بچوں کی تربیت کے لیے اہم کتاب

بچوں کے اسلامی آداب

تالیف

مولانا اِرشاد اَحمد فارُوقی

استاذ مدرسہ امداد العلوم مسجد باب الاسلام پرنس روڈ، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب .... بچوں کے اسلامی آداب

تألیف .... مولانا ارشاد احمد فاروقی

باہتمام............ حافظ ابوبکر

سن طباعت ۱۴۳۵

ناشر .... مکتبہ یادگارِ شیخ الحمد مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور

042-37248013-0321-4790313

کتاب کی دستیابی کے مراکز

✿ مکتبہ رحمانیہ	اردو بازار لاہور	✿ مکتبہ شیخ	بہادر آباد کراچی
✿ مکتبہ سید احمد شہید	اردو بازار لاہور	✿ بیت العلم	پشاور
✿ مکتبہ قاسمیہ	اردو بازار لاہور	✿ مکتبہ عمر فاروق	راولپنڈی
✿ مکتبہ حبیبیہ رشیدیہ	اردو بازار لاہور	✿ مکتبہ صفدریہ	المدد پلازہ راولپنڈی
✿ ادارہ اسلامیات	انار کلی لاہور	✿ مکتبہ سراجیہ	سرگودھا
✿ مکتبہ امدادیہ	ملتان	✿ مکتبہ الحرمین	سرگودھا
✿ مکتبہ احسان	بنوں	✿ مکتبہ اسلامیہ	لاہور/فیصل آباد
✿ مکتبہ تعلیم القرآن	چارسدہ	✿ مکتبہ العارفی	فیصل آباد
✿ دارالاشاعت	کراچی	✿ مکتبہ رشیدیہ	کوئٹہ/لاہور
✿ مکتبہ عمر فاروق	کراچی	✿ مکتبہ علمیہ	اکوڑہ خٹک

استدعا

ہر اچھے کتب خانہ سے ہماری کتب باصرار طلب فرمائیں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا، نشاندہی پر ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فہرست اجمالی

فہرست تفصیلی

☆☆☆

سائل کی بات

(ذرا کتاب سے پہلے پڑھیئے)

تمام تر تعریف جو قلم و علم سے عیاں ہو یا رمز غمز میں پنہاں ہو صرف اس ذات باری عز اسمہ ہے جو خالق کرد بیاں ہے جس نے تمام عالم کو ارتقائی مراحل سے گزار کر ایسا بے نظیر و بے مثل پیدا کیا کہ اس پر سارا عالم انگشت بدنداں ہے اور درود وسلام ہو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کی تربیت نے اک مشت خاک کو نکتۂ آغاز سے ایسا نکتۂ عروج عطا کیا کہ وہ ہمدوش رحماں ہے اور ان کی آل وازواج واولاد اصحاب اور تمام مفسرین، محدثین، فقہاء علماء اولیاء، اصفیاء، صلحاء اور شہداء پر جن کی جہد مسلسل سے یہ دین متین آج مستحکم اور محفوظ از زیاں ہے اور ہم پر اور ساری امت مسلمہ پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت دارین میں ہو کہ ہمارا وجود انکی اتباع پر شاداں وفرحاں ہے اور یوم معاد میں ان کی معیت کا خواہاں ہے۔

امابعد! بزرگوں کا ارشاد ہے "الدین کلہ ادب" "دین سراپا ادب ہے" تمام شعبہ ہائے زندگی میں آداب کو بجالانا ہی ان کے صحیح طور پر انجام پانے کی علامت ہے۔ جو ادب کا اہتمام کرتا ہے وہ فرائض وواجبات کا بھی پورا اہتمام کرتا ہے اسی لئے علماء نے کہا ہے کہ ادب کی سستی فرائض واجبات کی سستی کا سبب ہوتی ہے۔ آج ہم ان آداب

اور اخلاقی قدروں سے ناواقفی اور بے عملی کی وجہ سے بے سکون اور پراگندہ زندگی گزار رہے ہیں۔ اب یہ تاریک بادل ہم پر سے چھٹیں اور تاریک رات اپنی انتہا کو پہنچے اور ایک خوشگوار صبح ہم پر طلوع ہو اس کے لئے ایک کوشش اور جہد مسلسل کی ضرورت ہے۔

بچے قوم کا سرمایہ اور مستقبل میں قوم کے معمار اور معاشرے کے سپوت بنتے ہیں اگر انہیں ان کی ابتدائی عمر ہی سے ان آداب اور اسلامی و اخلاقی قدروں سے روشناس کرایا جائے اور ان پر مداومت سے عامل بنایا جائے تو ایک صحت منداور پاکیزہ معاشرے کا وجود ممکن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ''بچپن میں سیکھا ہوا علم پتھر کی لکیر کی طرح (مضبوط ہوتا) ہے۔ (الفقیہ والمتفقہ ص ۹۱)

اس صحیح تربیت ونگہداشت کا نتیجہ کیا ہوگا اس کے بارے میں اگلے اوراق میں ''والدین اور سرپرستوں سے چند گزارشات'' کے عنوان میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ اوراق جو آپ کے ہاتھ میں ہیں اسی تعلیم وتربیت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ بچوں کی تعلیم وتربیت کے مراحل میں والدین، سرپرستوں اور اساتذہ کیلئے معاونت کی ایک کوشش ہے۔ یہ تمام اصول وقوانین اور تربیتی قواعد وضوابط معاشرتی طور وطریقے اسلامی تہذیب وتمدن کے آداب زندگی مختلف کتب کے صدہا صفحات پر متفرق اور یکجا ہر طرح موجود ہیں۔ آئندہ اوراق میں ان ہی امور کو بچوں کی زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ان کی دلچسپی باقی رکھنے اور وابستگی پیدا ہونے کیلئے

ان کی نفسیات کے مطابق ان آداب کو بیان کیا گیا ہے۔

ع تاثیر کا سائل ہوں ۔ محتاج کو داتا دے

بندے نے ان اوراق کا نام "بچوں کے اسلامی آداب" یعنی بچوں کی زبان میں اسلامی معاشرت رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو محض اپنے فضل وکرم سے بلا استحقاق قبول ومنظور فرمائیں اور اس کو مقبولیت عامہ وخاصہ عطا فرمائیں اس کو میرے لئے، میرے والدین، اعزاء، اقرباء، مشائخ، اساتذہ، معاونین اور تمام امت مسلمہ کیلئے ذخیرہ آخرت فرمائیں اور عقبیٰ میں باعث نجات بنائیں۔

بندہ

ارشاد احمد فاروقی عفا اللہ عنہ وعافاہ

وفقه لما يحب ويرضا واجعل اخرته خير امن اولاه واجعل خيرا يا مه يو يلقاه

مدرسہ امداد العلوم مسجد باب الاسلام برنس روڈ کراچی

۵ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ

۱۶ دسمبر ۲۰۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

والدین اور سرپرستوں سے ابتدائی چند گزارشات

ایک درخت جسکی جڑیں مضبوط ہوں اسکا تنا طاقتور ہو اور اسکی شاخیں دور تک پھیلی ہوئی ہوں اسکے پتے گھنے تہ بتہہ ہوں جو مکمل سائباں کی شکل اختیار کئے ہوئے ہوں اور اس کے پھل پھول اس درخت کے نیچے ستانے اور آرام کرنے والوں کے لئے خوشبو بکھیرنے اور لطف اندوزی کا سبب ہوں۔

اسلام بالکل ایک ایسا ہی درخت ہے جسکی جڑیں ایمان ویقین کی طاقت سے مضبوط ہوں، اسکا تنا نماز کے اہتمام سے قوی ہو، اسکی شاخیں رواداری اور للّٰہیت لیے تمام شعبہائے زندگی میں پھیلی ہوئی ہوں، اسکے احسان، ہمدردی اور مواسات کے پتے سارے انسانوں کو جوڑے ہوئے ہوں اور عدل وانصاف، ایثار اور نفع رسانی کے جذبے والے پھل پھول جہاں تک یہ ممالک خداداد پھیلی ہوئی ہو وہاں تک بلا امتیاز مسلمان اور کافر سب ہی کیلئے امن واماں چین وسکون کی ضمانت بنے ہوئے ہوں اور سب ہی کیلئے نفع رساں ہوں۔

اسلام کا یہ تخم جب کسی انسان کے دل میں زرخیزی دکھاتا ہے تو اسکی سوچ وفکر کی سطح ہموار ہوتی ہے جسکی وجہ سے اس سے نکلنے والے تمام اعمال بالکل صحیح ہوتے ہیں اور اس کے احسان وتبرع کے پھل پھول ایثار وہمدردی، غمگساری، خیرخواہی اور نفع رسانی کے جذبات کا حامل معاشرہ تشکیل دیتے ہیں جس سے اغیار بھی احباء بن کر "انما المومنون اخوہ" کہ مسلمان سارے بھائی ہیں کا منظر پیش کرتے ہیں۔

یہ پاکیزہ معاشرہ چند خاندانوں پر مشتمل ہوتا ہے اور یہ خاندان چند افراد پر مشتمل ہوتے ہیں۔جسطرح کسی شئی کے اچھا اور عمدہ ہونے کیلئے اسکے اجزائے ترکیبی کا اچھا ہونا ضروری ہے بالکل اسی طرح معاشرے کے اچھا ہونے کے لئے خاندان اور افراد کا اچھا اور عمدہ ہونا ضروری ہے۔

افراد کی تعمیر کس کی ذمہ داری ہے:

افراد کی تعمیر میں سب سے زیادہ ذمہ داری ان افراد پر عائد ہوتی ہے جن سے فرد یعنی بچہ کو سب سے پہلے واسطہ پڑتا ہے۔ وہ اسکے والدین ہوتے ہیں۔ بچے پر سب سے پہلے جسکا اثر مرتب ہوتا ہے وہ اسکے والدین کا ہوتا ہے اور بچہ سب سے پہلا اثر جو قبول کرتا ہے وہ بھی اسکے والدین کا ہوتا ہے۔اسی ''الولد سرلابیہ'' بچہ اپنے باپ کا پرتو ہوتا ہے۔اسلئے اولاد (فرد) کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری سب سے پہلے والدین پر ہی عائد ہوتی ہے۔ان کے بعد خاندان کے دوسرے افراد ہوتے ہیں۔

غرض بچے کی پہلی درسگاہ اس کا گھر ہے جو اسکے والد کی تعلیمی وتربیتی سرپرستی

میں ہوتا ہے وہ سرپرست ایسا ہوتا ہے جو گھر کے تمام افراد پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہوتا ہے اور ماں باپ کی سرپرستی میں بچے کی پہلی استانی ہوتی ہے جو بچے پر حسن تربیت سے حسن سیرت کے نقوش بناتی ہے اور اس کا نکھار باپ کی توجہ سے ہوتا ہے باقی خاندان کے افراد ا(دادا دادی چچا وغیرہ) اس تربیتی مشن میں ماں باپ کے معاون ہوتے ہیں اور بھائی بہن اس بچے کے ہم جماعت ہوتے ہیں۔

شادی ذمہ داریوں کی ابتدا:

شادی صرف دو انسانوں مرد وعورت کے ملاپ کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ بندھن ہے جس سے ان دونوں کی آزاد زندگی پر نکاح کی بیڑیاں لگنے سے ایک ذمہ داریوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو انکی موت تک چلتا ہے اور روز بروزان ذمہ داریوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

شادی سے پہلے دونوں میاں بیوی آزاد ہوتے ہیں لیکن شادی کے بعد دونوں پر ذمہ داریاں آجاتی ہیں۔شوہر پر بیوی کی تمام تر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اسی طرح بیوی پر شوہر کو خوش رکھنے اسکی اطاعت فرمانبرداری کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

ابھی یہ دونوں اپنے اپنے حقوق خوش اسلوبی سے نبھا ہی رہے ہوتے ہیں کہ اولاد ہو جاتی ہے اب انکی زندگی میں ذمہ داری کے ایک نئے باب کا اضافہ ہوتا ہے۔ یہ ذمہ داری پہلی ذمہ داری سے کچھ اہم اور سخت ہوتی ہے اس سے انکی رہی سہی آزادی بھی ختم ہو جاتی ہے۔اب انکی ساری زندگی کی ترتیب بدل جاتی ہے اور اپنے بچوں کی

تعلیم وتربیت کے پروگرام کے مطابق انکی زندگی کے پروگرام طے ہوتے ہیں۔اگر بچوں کے امتحان ہیں تو کہیں آنا جانا بند ہوجاتا ہے۔ بچے کی طبیعت خراب ہوتو اپنی ساری مشغولیات چھوڑنی پڑتی ہیں۔انکی تربیتی نگہداشت سے کوئی لحہ فارغ نہیں ہوتا ہے کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، بات کرنے بات سننے، بڑوں کے آداب احترام کے سکھانے، پڑھنے پڑھانے، اسکول، ٹیوشن غرض ہر ہر کام میں پوری پوری نگرانی کرنی پڑتی ہے کبھی سختی کبھی نرمی کبھی سمجھا بجھا کر کبھی پیار ومحبت سے کام چلانا پڑتا ہے غرض ہر طرح سے پوری نگہداشت کی ضرورت پڑتی ہے۔

آدمی پر اولاد کی ذمہ داریاں یہاں تک سوار ہوجاتی ہیں کہ آدمی خرچ کرتے ہوئے بھی اپنی اولاد کو سامنے رکھ ہاتھ کھینچ لیتا ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''الولد مبخلة ومجنبة'' [1] کہ بچہ بخل اور بزدلی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ باپ خرچ کرتے وقت یا کہیں لڑائی جھگڑے میں یہ سوچ کر پیچھے ہٹ جاتا ہے کہ بچے ہیں ان پر خرچ کروں گا یا اگر مجھے کچھ ہوگیا تو بچوں کو کون سنبھالے گا۔ شادی سے جو ذمہ داریوں شروع ہوتی ہیں فارسی والوں نے اسکی اس شعر میں خوب عکاسی کی ہے۔

چونکہ بر میخت به بند و بسته باش

ترجمہ ''جب کھونٹے سے بندھ جاؤ تو پھر بندھے رہو''

یعنی جب شادی کرکے ان تمام ذمہ داریوں کو سر پر اٹھالیا ہے تو اب ان

[1] مشکوٰۃ:۴۰۳

ذمہ داریوں کو ہی پوری طرح نبھاؤ ورنہ اگر نبھانا نہیں تھا تو شادی ہی نہیں کرنی چاہیے تھی۔اب جواں مردی یہی ہے کہ تمام ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے نبھایا جائے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہی مطلوب ہے اور دونوں جہاں میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا ذریعہ بھی یہی ہے۔

تربیت کی وجہ سے والدین کا اکرام واعزاز:

اب یہی تربیت کی مشقتوں کو برداشت کرنا اور اپنی دھوپ چھاؤں سب کچھ بچے پر قربان کر دینے کی قدر دانی اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت ہے۔اولاد پر اس جانفشانی کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے حقوق واجب کئے ہیں اور اس کا بدلہ دنیا و آخرت میں یہ دیا ہے۔(مندرجہ ذیل میں ملاحظہ فرمایئے)

☆......سورۃ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حق کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرمایا ہے۔

☆......ماں باپ کو تکلیف نہ دینے نرمی سے بات کرنے اور ان سے تواضع کے ساتھ پیش آنے کا حکم فرمایا ہے۔[1]

☆......وقت پر نماز پڑھنے کے بعد سب سے بڑا عمل ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک ہے۔[2]

☆......باپ جنت کا بہترین دروازہ ہے۔[3]

---

[1] سورۃ بنی اسرائیل آیت:۲۳ [2] بخاری:۸۸۲/۲ [3] مشکوٰۃ ۴۱۹،۴۲۰

☆...... ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ [۱]

☆...... ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے عمر اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔ [۲]

☆...... ماں باپ کی خدمت نفلی جہاد سے افضل ہے۔ [۳]

☆...... مخلوق میں انسان کیلئے سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق اسکی ماں اور پھر باپ ہے۔ [۴]

☆...... ماں باپ کی نافرمانی بڑے گناہوں میں سے ہے۔ [۵]

والدین کے لئے یہ سارا اعزاز انعام اُن کی تربیت میں انتھک محنت اور جانفشانی سعی وکوشش کی وجہ سے ہے آخرت کا انعام اسپر مزید ہے۔

تربیت کیا ہے؟

''تربیت'' عربی کا لفظ ہے جسکے معنی ہیں ''کسی چیز کو اسکے ابتدائی مراحل سے انتہا تک پہنچانا اور ان تمام مراحل میں اسکی تمام ضرورتیں پوری کرنا'' اب بچہ کی پیدائش سے لے کر موت تک زندگی گزارنے میں جو جو مراحل پیش آتے ہیں ان تمام میں بچے کی پوری رہنمائی وتربیت کرنے کا نام تربیت ہے۔ آج بچہ ہے اس وقت کی ضرورتیں اور اس موقع کی مناسبت سے اسکی تربیت الگ ہے کل عمر کی ترقی کے ساتھ بڑھتی ہوئی نئی نئی ذمہ داریاں اور نئے نئے تربیتی باب کھلتے چلے جاتے ہیں اسی طرح

---

[۱] مشکوٰۃ:۴۱۹ [۲] (مشکوٰۃ:۴۱۹) [۳] (مشکوٰۃ:۴۲۱) [۴] (مشکوٰۃ:۴۱۸) [۵] (مشکوٰۃ:۴۱۹)

تعلیمی مراحل کے بعد عملی زندگی میں قدم رکھا جاتا ہے پھر شادی اور اس سے شروع ہونے والی نئی ذمہ داریاں غرض ان تمام ذمہ داریوں کو صحیح تعلیم وتربیت کے ساتھ پوری کرنا والدین کی پہلی ذمہ داری ہے۔

بچہ کو ان سارے کاموں کے طریقہ سکھانا پھر ان پر عمل کرانا پھر اس طریقہ پر عمل کرنے کی عادت بنانا ایک دیر طلب صبر آزما اور مستقل محنت طلب کام ہے۔ فارسی کا ایک شعر اس محنت کی یوں عکاسی کرتا ہے۔ ”صوفی نشود صافی تا درنکشد جامے ۔بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے“ ترجمہ: صوفی کے صافی ہونے کو جام مشقت چاہئے کچے کو پکا ہونے کو ایک وقت چاہئے، کہ صوفی مشقتوں کے جام پیئے بغیر صافی نہیں بن سکتا ہے۔ کچی چیز کے پکا ہونے کیلئے ایک مدت چاہیے۔ بالکل یہی حال بچہ کی تربیت کا ہے ایک وقت لگتا ہے لیکن جب یہ تربیت تکمیل کو پہنچتی ہے تو اس کا فائدہ بھی ایسا ہی دیرپا اور دور رس ہوتا ہے حتیٰ کہ نسلوں تک اس کا اثر پہنچتا ہے۔

تربیت کا فائدہ:

جب بچے کی تعلیم وتربیت صحیح نہج پر صحیح طریقے سے ہوگی تو یہ کل ایک بہترین صفات کا حامل فرد ہوگا۔ یہ بیٹا ہوگا تو اپنے والدین کا مطیع فرمانبردار ہوگا انکی رضا جوئی کے حصول لئے ہر وقت کوشاں اور ساعی رہے گا، یہ بھائی ہوگا تو اگر بڑا ہوگا تو اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شفقت محبت کا معاملے کرے گا اور اگر چھوٹا ہوگا تو بڑوں کے ساتھ ادب او احترام کا معاملہ کرے گا پھر اس کا حسن سلوک اسے اپنے

بڑوں کے ادب واحترام اطاعت وفرمانبرداری پر مجبور کریگا۔

گھر سے باہر جب اسکول میں ہوگا تو اپنے اساتذہ کا ادب و احترام اطاعت وفرمانبرداری کرنے والا ہوگا، اپنے ساتھیوں کے حقوق کو ادا کرنے والا ہوگا۔ پڑھائی اور کام کاج میں دل لگا کر ان امور کو انجام دینے والا ہوگا، اچھی باتوں کو سیکھنا اور بری باتوں سے بچنا اس کا شعار ہوگا۔

جب یہ اپنے تعلیمی مراحل سے فارغ ہوگا تو معاشرہ کا ایک بہترین فرد ہوگا۔ جب یہ اپنی عملی زندگی میں قدم رکھے گا اگر خود کوئی کاروبار کرے گا تو اس کا نصب العین نہ کسی کو دھوکہ دینا ہوگا اور نہ کسی سے دھوکہ کھانا ہوگا اپنے معاملات میں سچ، صداقت امانت وعدہ کی پاسداری غرض شرعی اور اخلاقی تمام اقدار کی رعایت کرنے والا ہوگا جس کی وجہ سے اسکا کاروبار کرنا اس کو قیامت کے دن نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ملادے گا۔

اگر یہ کہیں ملازمت کرے گا تو یہ جن کے ماتحت ہوگا انکی پوری طرح فرمانبرداری کرے گا، اپنا تمام کام ہمہ تن متوجہ رہ کر کریگا کام چوری اسکی کتاب میں نہیں ہوگی اور جو لوگ اسکے ماتحت ہوں گے انکے حقوق پوری طرح ادا کریگا۔

یہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنیوالا ہوگا ہر ایک کی خوشی میں انکا ہمنوا ہوگا انکی خوشی میں خود بھی خوش ہوگا اگر کہیں غم ہو تو ان کا غمگسار ہوگا اگر کوئی بیمار ہو تو اسکی عیادت کرنا اسکے دل کو خوش کرنا اسکا پہلا فرض ہوگا اگر کوئی پریشان حال ہو تو

اسکے ساتھ ہمدردی کرنا اسکے ہاں بڑا کام ہوگا اگر کوئی مدد کا طالب ہو تو خود اسکی مدد کریگا اگر کوئی برا سلوک کرے تو یہ اسکے ساتھ اچھا سلوک ہی کرے گا۔ کوئی اسکو برا بھلا کہے گا یہ جواب میں بھلا کہے گا۔ یہ ہر ایک کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہوگا اور ہر کسی میں خیر اور بھلائی کے پہلو ہی کو دیکھتا ہوگا۔ اگر اسے غصہ آئے گا تو شرعی اور اخلاقی اقدار کا دامن اسکے ہاتھ سے نہیں چھوٹے گا اور وہ تحمل اور بردباری کا اعلیٰ مظاہرہ کرے گا اپنے مقابل سے عفو ودرگزر کر کے دوستی کا ہاتھ بڑھائے گا۔

غرض یہ ہر ایک کیلئے نفع رساں ہوگا اور ان ساری باتوں سے اسکا مقصد صرف اور صرف اپنے اللہ کو راضی کرنا ہوگا یہ نہ کسی سے شکریہ کے دو بول چاہے گا اور نہ ہی کسی سے کسی قسم کے بدلے کا خواہاں ہوگا۔ یہ ایک مکمل حسن سیرت کا پیکر ہوگا یہ ہر ایک کیلئے خوشی اور خیر سگالی کا پیغام اور امن واماں کا امین ہوگا۔ زبان حال سے ہر ایک اسکے بارے میں یہی کہہ رہا ہوگا ''جو تم مسکراؤ تو سب مسکرائیں''۔

ان تمام فوائد کے حصول کیلئے تعلیم وتربیت بہت ضروری ہے۔ معاشرہ کا مال دولت میں زیادہ ہونے سے کئی گنا زیادہ بہتر یہ ہے کہ معاشرہ ایسے افراد کا حامل ہو جسکی تعلیم وتربیت صحیح ہوئی ہو رسول ﷺ نے فرمایا: کوئی باپ اپنے بیٹے کو نیک ادب اور صحیح تربیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دیتا ہے۔[1]

اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ انسان کا اپنے بیٹے کو ادب کی بات سکھانا

[1] (مشکوٰۃ: ۴۲۳)

ایک صاع (یعنی پونے دوکلوغلہ) خیرات کرنے سے بہتر ہے۔ [1]

ان احادیث سے تعلیم وتربیت کی اہمیت معلوم ہوتی ہے کہ مال دولت سے اولاد کا دامن بھر دینا یہ زیادہ بہتر ہے یا اسکو بہترین تعلیم وتربیت سے آراستہ کرنا زیادہ اچھا ہے حتی کہ مال کے صحیح استعمال سے بھی زیادہ اہم اولاد کی اچھی تعلیم وتربیت ہے۔

بچپن بچوں کی تربیت کا بہترین وقت ہے:

بچوں کی تربیت کی ابتداء انکی زندگی کی ابتداہی سے ہونی چاہیے۔ بچوں کی ابتدائی عمر میں وہ ہر بات کو سیکھ رہے ہوتے ہیں اور تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بچوں میں سیکھنے سمجھنے کی استعداد بہت تیز ہوتی ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے مبارک ہے: ''بچپن میں علم سیکھنا پتھر پر لکیر کی طرح ہوتا ہے'' [2]

اس سے معلوم ہوا کہ بچپن میں کسی چیز کے سیکھنے کے نتائج دیرپا ہوتے ہیں اور سیکھنا بھی سہل ہوتا ہے۔ اسکی مثال شاخوں کی طرح ہے کہ شاخیں جب نئی نئی نکلی ہوں تو جدھر چاہے موڑی جاسکتی ہیں لیکن اگر بڑی ہو جائیں اور مضبوط ہوجانے کے بعد اگر ان کو موڑا جائے گا تو وہ ٹوٹ جاتی ہیں مڑتی نہیں ہیں۔ اسی طرح بچے کے افعال کی ابتدا میں اصلاح وتربیت آسان ہوتی ہے لیکن بڑے ہوکر جب یہ افعال اسکی عادات میں تبدیل ہوجاتے ہیں تو ان کی اصلاح وتربیت بہت ہی مشکل ہوتی ہے۔ اسلئے تربیت ابتداہی سے کرنی چاہئے۔ بعض اوقات والدین سے یہ باتیں

---

[1] (مشکوۃ:۴۲۳) [2] (جامع بیان العلم:۱/۹۸)

سنی جاتی ہیں کہ ''ابھی بچہ ہے بڑا ہوگا تو خود سیکھ جائے گا، ابھی تو کھیلنے کی عمر ہے، ابھی ناسمجھ ہے بعد میں خود ہی سمجھ جائے گا وغیرہ'' اس بات پر خود ہی غور فرمائیں جب عادتیں پختہ ہو جائیں گی تو بڑے ہو کر فوراً کیسے چھوٹ جائیں گی بلکہ عام مشاہدہ ہے جو چیزیں ابتداً شوق میں شروع کی جاتی ہیں بعد میں جب وہ پختہ ہو جاتی ہیں تو باوجود چھوڑنے کے اور سمجھداری کے چھوٹتی نہیں ہیں۔ فارسی کا مقولہ ہے۔ ''جبل گردد جبلت نہ گردد'' کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ سکتا ہے مگر عادت نہیں بدلتی ہے۔

شریعت نے اسی لئے جو چیزیں بڑوں کے لئے حرام کی ہیں وہ بچوں پر بھی حرام کی گئیں ہیں جیسے سونا اور ریشم مردوں کے لئے حرام ہے تو یہ شیر خوار اور چھوٹے نابالغ بچوں کیلئے بھی حرام ہے۔ [1]

اس لئے ضروری ہے کہ بچوں کی تربیت بچپن ہی سے کی جائے اور انہیں شرعی احکام کا بچپن ہی سے پابند بنایا جائے تاکہ جب یہ سن بلوغ کو پہنچیں تو شرعی احکام کی پابندی انکے لئے مشکل نہ ہو اسی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے بچوں کو سات سال کی عمر سے نماز پڑھانے کا حکم فرمایا ہے (تاکہ سات سال سے آہستہ آہستہ یہ بچہ نماز کا عادی ہو جائے) پھر بھی عادت نہ بنے اور نماز میں سستی کرے تو دس سال کی عمر میں اس سستی پر مارنے کا حکم فرمایا ہے۔ [2]

اس حدیث سے ادب سکھانے کے بہترین اصول معلوم ہوئے کہ بچپن سے

---

[1] (عالمگیری ۵/۱۳۳) [2] (ابوداؤد: ۱/۷۰)

ہی تربیت کی جائے اور آہستہ آہستہ پیار ومحبت سے عادی بنایا جائے پھر آہستہ آہستہ اگر نرمی سے کام نہ چلے تو کچھ سختی کی جائے اور اس سختی کی عمر دس سال بتائی ہے کہ اس عمر میں کمی کوتاہی پر مناسب سزا دی جائے اور اسکے بعد تمام اعمال واحکام فرض ہو جاتے ہیں۔اس عمر کے آنے سے پہلے وہ احکام کی پابندی کیلئے تیار ہو جائے۔

یہاں یہ بات بھی سمجھ لینی چاہئے کہ نماز کا حکم سات سال سے کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ نماز کے علاوہ دوسرے اعمال میں بھی اسی عمر کو معیار بنایا جائے اس سے پہلے آزاد چھوڑ دیا جائے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ نماز ایک اہم عبارت ہے جو بہت سی شرائط اور بہت سے ارکان پر مشتمل ہے ان سب کا علم پھر انکی عملی تربیت ایک مشکل کام ہے اسکے لئے تو سات سال کی عمر ہی موزوں ومناسب ہے لیکن اسکے علاوہ دوسرے کام کھانا پینا، چلنا پھرنا، بات کرنا، مخاطب کرنا وغیرہ امور ایسے ہیں کہ ان کو تو بچپن ہی سے سکھایا جائے جیسے بچہ جو جو کام کرنے لگے اسکو اسی وقت سے سکھانا چاہیے حدیث میں ہے کہ جب بچہ بات کرنے لگے تو اسکو لا الہ الا اللہ سکھاؤ [1] اسکا بھی یہی مطلب ہے کہ جب بولنا شروع کرے بات کرنا سکھاؤ اسی طرح اگر بچہ قرآن پاک کی توہین کرے تو اسے یہ کہہ کر نہیں چھوڑا جا سکتا کہ بچہ ہے بلکہ چھوڑنے والا شرعاً مجرم ہوگا۔یہی حال دوسرے امور کا سمجھ لیا جائے۔

---

[1] (مصنف ابن عبدالرزاق:۴/۱۵۴)

والدین بچوں کے لئے بہترین عملی نمونہ ہوتے ہیں

بچے آنکھ کھول کر اپنے گھر کے لوگوں کو دیکھتے ہیں۔ ان کے افعال اعمال غیر محسوس طریقے سے اپناتے ہیں یہ ایک فطری عمل ہے۔ ان میں سیکھنے اور سمجھنے کی استعداد بہت تیز ہوتی ہے اور بہت جلدی جلدی سیکھتے ہیں۔ گھر والوں کو جو بولتے ہوئے سنتے ہیں وہی بولنے لگتے ہیں ایسے ہی جو کرتے دیکھتے ہیں وہی کرنے لگتے ہیں۔

اس لئے آپ انہیں جو کچھ سکھانے چاہتے ہیں ان تمام افعال واعمال کا آپ کے عمل میں ہونا بہت ضروری ہے۔ اس سلسلے میں انکے سامنے عملی مشق کا ہونا بہت ضروری ہے۔ آپ جو کہیں گے وہی بچہ کہے گا، آپ جو طرز مخاطبت اختیار کریں گے وہی بچہ بھی کرے گا۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بچہ آپ آپ جی جی کہہ کر باتیں کرے تو آپکو بھی یہی طریقہ اختیار کرنا ہوگا، اگر آپ چاہیں گے کہ بچہ کھانا صحیح طریقے سے کھائے تو آپ کو بھی کھانا صحیح طریقے سے کھانا ہوگا۔ آپ چاہیں کے بچہ کے اخلاق درست ہوں سلام وکلام سیکھے تو آپکو بھی اپنے سلام وکلام کو صحیح کرنا ہوگا۔

اسی طرح اگر آپ کو کسی بات پر غصہ آئے تو آپ کیلئے ضروری ہوگا کہ آپ شرعی اور اخلاقی اقدار کی تمام حدوں کی پابندی کریں، اس موقع پر آپ کا لب ولہجہ شائستہ ہونا چاہئے آپکی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ مہذب ہوں غیر مہذب اور غیر معیاری الفاظ سے آپکو اجتناب کرنا ہوگا۔ بچہ یہ سب باتیں آپ سے سیکھے گا غیر

محسوس طریقے سے وہ ان باتوں کواپنے اندر جذب کرے گا اور آپکو پتہ بھی نہیں ہوگا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک صحابی ہیں انہوں نے حضور ﷺ کی دس سال خدمت کی فرماتے ہیں آپ ﷺ کی خدمت میں میں دس سال رہا لیکن آپ نے مجھے کبھی کسی کام کے کرنے پر کیوں کیا یا نہ کرنے پر کیوں نہیں کیا تین بار فرمایا بلکہ اگر کوئی کہتا تو اسکو منع فرماتے[1] یہ بات حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کی اور اسکی اہمیت کے پیش نظر آگے امت کی رہنمائی کے لئے بیان فرمائی۔

آپکے تمام اعمال وافعال روشن اور تابندہ ہونے چاہئے تاکہ آپکا بچہ آپکی زندگی سے بھرپور تربیت حاصل کرلے عربی کا مقولہ ہے ''الولد سر لابیہ'' کہ بچہ باپ کا پرتو ہوتا ہے'' ہمارے ہاں یہ مقولہ بہت مشہور ہے۔جیسی ماں ویسی اولاد،لوگ ماں باپ کے رہن سہن کو دیکھ کر اولاد کا اندازہ کرتے ہیں۔اسی لئے جہاں انکی تربیت واصلاح میں انکو اچھی باتیں اچھے اعمال ہر کام کا صحیح طریقہ سکھانا،انکی نگرانی کرنا داخل ہے وہاں سب سے اہم چیز ان کے سامنے اپنا عملی نمونہ پیش کرنا بھی ضروری ہے۔ اسلئے ہم زندگی کے اس اہم باب کو فراموش نہیں کرسکتے ہیں اگر بچہ ابتدائی عمر میں آپکی بات مان بھی لے تو سن شعور کو پہنچ کر اس عملی تضاد کو دیکھ کر یقیناً اعراض کرے گا یا اس کا ذہن ایک تشویش میں مبتلا ہوگا جس سے محنت کے ضائع ہونے کا امکان ہوجاتا ہے۔

---

[1] (کنز العمال بحوالہ بہشتی زیور ص۵۲۱)

بچوں کے ساتھ نرمی کا سلوک:

یہ ایک فطری عمل ہے جو بات نرمی اور پیار محبت سے سمجھائی اور سکھائی جاتی ہے وہ اس بات سے کہیں زیادہ دل میں جگہ پیدا کرتی ہے جسکو سختی کے ساتھ سمجھایا یا سکھایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے "اللہ تعالیٰ نرمی کو پسند فرماتے ہیں اور نرمی پر وہ چیز عطا فرماتے ہیں جو سختی پر نہیں عطا فرماتے ہیں۔ [۱]

اس کا مطلب یہ ہے کہ حصول مقصد کیلئے نرمی بہت بہترین چیز ہے اس سے مطلب کا حصول آسان ہو جاتا ہے اگر اسی مقصد کو سختی کے ذریعے سے حاصل کیا جائے تو یہ زیادہ مفید نہیں ہوتا ہے۔ [۲]

ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس چند یہودی آئے اور انہوں نے آپ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت چاہی اور بددعا کے الفاظ کہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی وہی الفاظ ان کو کہے آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ! اللہ تعالیٰ نرمی و محبت کرنے والا ہے اور ہر کام میں نرمی و محبت کو پسند کرتا ہے۔ [۳]

سمجھانے کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے۔ ایک دیہاتی آدمی مسجد میں آیا اور پیشاب کرنے لگا لوگ اسکو روکنے کیلئے دوڑے آپ ﷺ نے فرمایا چھوڑو اسکو پیشاب کرنے دو۔ جب وہ پیشاب کر چکا تو آپنے پیشاب پر پانی بہانے کو فرمایا اور اس کو بلا کر نرمی سے فرمایا: یہ مسجد ہے یہاں پیشاب اور گندگی نہیں کرتے ہیں بعد میں

---

۱ (مشکوٰۃ:۴۳۱) ۲ (مظاہر حق ۴/۶۰۶) ۳ (مشکوٰۃ:۳۹۸)

وہ فرمایا کرتے تھے: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں آپ نے نہ مجھے ڈانٹا نہ برا بھلا کہا۔[1]

اسی طرح بہت سے مواقع پر آپ نے انتہائی نرمی سے سمجھایا جسکا نتیجہ یہ نکلا اس نصیحت سے جو مقصد تھا وہ بخوبی پوری طرح حاصل ہوا۔ اسلئے بچوں کی غلطیوں پر بھی اسی طرح نرمی کے ساتھ تنبیہ کرنا چاہیے اور ان کو بار بار سمجھاتے رہنا چاہیے۔ اگر ضرورت ہو تو کبھی کبھی ہلکی پھلکی مار میں بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن اس مارنے میں دو چیزیں ضروری ہیں ایک تو اسکی بالکل عادت نہیں بنانی چاہئے بلکہ کبھی کبھی مارنا چاہئے اور مارتے وقت یہ بھی دھیان رکھنا چاہئے کہ بہت سخت مار نہیں ہونی چاہئے۔

دوسری بات یہ کہ سمجھانے کی مقدار ڈانٹ ڈپٹ سے زیادہ ہونا چاہئے۔ یہ ایک محنت طلب اور صبر آزما کام ہے لیکن اس کا نتیجہ بہت دورس اور دیرپا ہوتا ہے۔ کسی غلطی پر صرف ڈانٹ دینے سے بچہ میں اس غلطی کو نہ کرنے کا احساس پیدا نہیں ہوتا ہے بلکہ اس ڈانٹ کے نتیجے میں وہ یہی سمجھتا ہے غلطی ہوئی تھی جس پر ڈانٹ پڑ گئی قصہ ختم مگر سمجھانے سے اسکو غلطی کا احساس ہوتا ہے آئندہ غلطی کرتے ہوئے اس کو غلط سمجھے گا اور آئندہ بچنے لگے گا اگر غلطی کرنے سے نہ بھی بچا مگر اسکو اس غلطی کا احساس رہے گا جو آئندہ کیلئے رکاوٹ بنے گا۔

اسی طرح بچے میں احساس ذمہ داری پیدا کرنا چاہیے کہ یہ بہت ہی اہم اور

---

[1] (فتح الباری: ۱/ ۳۲۴، ۳۲۵)

ضروری چیز ہے جیسے اگر اس نے جھوٹ بولا تو اسکو یہ سمجھایا جائے اس جھوٹ بولنے سے تمہارے اندر ایک بری عادت پیدا ہوگی اور جب کسی میں ایک بری عادت ہوگی تو دوسری بری عادتیں بھی پیدا ہونگی جس سے تمہیں بری عادتیں جمع ہو جائیں گی ایسے ہی جھوٹ بولنا کسی کو دھوکہ دینا ہے لوگ ایسے آدمی کی سچی بات بھی جھوٹ ہی سمجھتے ہیں اور لوگ ایسے آدمی کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اور ہمارے پیارے نبی ﷺ بھی ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جس سے آپ جھوٹ بولیں گے وہ آپ کی بات کو سچ سمجھے گا۔ پھر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک جھوٹ کی وجہ سے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ یہ کتنی بری بات ہے۔ اسلئے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔ جس چیز میں اتنی برائیاں ہوں اس سے کتنا بچنا چاہیے اچھے بچے جھوٹ نہیں بولتے ہیں اسلئے آپ بھی آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے جھوٹ بولنا مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔

اگر بچوں میں احساس ذمہ داری پیدا کر دیا جائے تو یہ بہت ہی اہم اور ضروری چیز ہے اس سے جس غلطی پر اسکو سمجھایا جائے اور غلطی کے نقصانات اور نہ کرنے کے فائدے بتائے جائیں اور اس سے ذمہ داری کا احساس کیا جائے تو اس سے اچھی عادت کو اپنانا اور بری کو چھوڑنا اور آئندہ غلطی نہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

ضرورت کی وجہ سے مارنا اور اسکی حد:

لیکن پھر بھی کبھی کبھی مارنا بھی پڑتا ہے۔ لیکن اسمیں بھی احتیاط ضروری ہے شرعی حدود سے تجاوز اچھا نہیں ہے۔ مارنے میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ مارنے کی

عادت نہیں بنانی چاہیے۔ صرف ادب سکھانے کیلئے ہلکی پھلکی مار کی اجازت ہے جس سے مار کا ڈر رہے۔ بہت زیادہ سخت تکلیف دہ مار یا زخمی کرنے والی مار جائز نہیں ہے۔ اسی طرح چہرے پر مارنا بھی جائز نہیں ہے۔ [1]

ایسی مار جس سے جلد پر نشان پڑ جائیں اسکو بھی منع فرمایا ہے۔ [2]

بچوں کو طعن وملامت نہ کرنا:

جب بچے سے کوئی غلطی ہو تو اس وقت ان کو طعنہ دینا اور اس سے پہلے ان کو سمجھانے کا ذکر کر کے طعنہ دینا اور برا بھلا کہنا بالکل صحیح نہیں ہے۔ کبھی کبھی تو اس موقع پر یہ جملے بھی کہے جاتے ہیں "اسکو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے" اگر جانور کو سکھایا جائے تو وہ بھی سیکھ جاتا ہے مگر یہ پھر بھی نہیں سیکھتا ہے۔ جب بتایا جاتا ہے اسوقت تو خوب سر ہلاتا ہے مگر کام کچھ نہیں کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ان جملوں سے بہت ہی بچنا چاہیے۔ اس سے بچہ کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اور وہ ذلت محسوس کرتا ہے علماء نے بچے کو بھی ذلیل کرنے سے منع لکھا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک تو اسکے دل میں بڑوں کی قدر قیمت ختم ہو جاتی ہے دوسرے اپنی ذلت کے احساس میں وہ اپنی اصلاح اور تربیت کو بھول جاتا ہے اور اس غلطی کا احساس بھی نہیں رہتا جسکی وجہ سے اسکو ڈانٹ پڑی ہے اس سے اصلاح کا دروازہ بھی بند ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی تو جان بوجھ کر ضد میں اسکے خلاف کرتا ہے۔

[1] (دلیل الفالحین: ۶/۱۳۳) [2] (ردالمحتار، عن التاتارخانیہ بحوالہ اصلاح انقلاب امت ص۲۲۰)

اسلئے اس سے بہت بچنا چاہئے۔اس وقت اپنے غصہ کو برداشت کر کے بچہ کو نرمی سے سمجھانا چاہئے اور غلطی کا حساس دلانا چاہیے۔آئندہ نہ کرنے کا عزم کرانا چاہئے اور ہمت بڑھانی چاہئے جس سے آئندہ غلطی نہ کرنے کا ارادہ ہوگا اور اس غلطی کا احساس اس کے دل میں پیدا ہوگا اور بڑوں کی قدر و قیمت بھی باقی رہے گی جب تک انکی قدر و قیمت رہے گی انکی بات مانتا رہے گا۔

بہر حال بچوں کی تربیت گنبد پر خربوزہ رکھنے کے برابر ہے کہ بہت مشکل کام ہے لیکن جب یہ مہم سر کرلی جاتی ہے تو اس کا نتیجہ اتنا اچھا ہوتا ہے کہ آدمی ساری زندگی سکون سے رہتا ہے حتیٰ کہ موت بھی سکون سے آتی ہے۔

ع　جس لئے آئے تھے سو کر چلے

کا مصداق ہوتا ہے۔ یہ صبر آزما اور مستقل مزاجی سے کرنے والا ایک اہم کام ہے زندگی کے چیلنج میں سے ایک چیلنج یہ بھی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کی مدد فرمائیں اور اپنی مرضیات پر چلنے اور چلانے کو آسان فرمائیں کہ وہی کارساز ہیں۔اور دعا کو قبول کرنے کے لائق ذات بھی وہی اور ان ہی سے امیدیں باندھی جاسکتی ہیں۔

وعلیه التکلان۔

☆☆☆

کچھ باتیں بچوں سے

پیارے بچو! اس دنیا کو جس میں ہم رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ یہ زمیں یہ آسمان یہ چاند سورج ستارے، یہ بڑے بڑے اور اونچے اونچے پہاڑ، یہ بڑے بڑے دریا اور سمندر، یہ اونچے اونچے درخت یہ بڑے بڑے صحراء، یہ ریگستان، یہ پھل پھول، مختلف قسم کے اناج اور غلے اللہ تعالیٰ ہی نے بنائے ہیں۔

اسی طرح بچو! ہمیں بھی اللہ تعالیٰ ہی نے بنایا ہے۔ دنیا میں ہمارے لئے بہت ساری چیزیں بنائی ہیں تا کہ ہم آرام اور چین سکون کے ساتھ زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کھانے کیلئے اچھے اچھے مختلف قسم کے مزیدار کھانے دیئے۔ اگر ایک ہی کھانا کھاتے رہتے تو ہماری طبیعت اس سے بھر جاتی اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے گوشت مختلف قسم کی سبزیاں مختلف قسم کے مزیدار پھل عطا فرمائے۔ اسی طرح ہمیں پہننے کیلئے لباس دیا اچھے اچھے مختلف قسم کے کپڑے ہم پہنتے ہیں۔ سونے کیلئے ہمیں بستر دیا گھر دیا۔ اسی طرح ہمیں اپنی بہت ساری نعمتوں سے مالا مال کیا۔

ایک بڑی نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیارے پیارے والدین عطا فرمائیں ہیں۔ جو ہم سے بہت محبت کرتے ہیں۔ ہماری ساری ضرورتوں کا خیال کرتے ہمیں

اچھی تعلیم وتربیت دیتے ہیں۔ ایسے ہی ہمیں پیارے پیارے دادا جان، دادی جان، نانا جان، نانی جان، اور خالہ و ماموں، چچا، پھوپھی وغیرہ رشتہ دار دیتے جو ہم سے پیار کرتے ہیں اور ہماری اچھی تعلیم وتربیت میں امی، ابو کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔

پیارے بچو! یہ ساری نعمتیں بہت بڑی ہیں لیکن ایک نعمت جو ان ساری نعمتوں سے بڑی اللہ تعالیٰ نے ہم کو دی ہے وہ ایمان کی دولت ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنایا اور ایمان عطا فرمایا یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ پیارے بچو! جس شخص کو ایمان واسلام کی نعمت مل گئی گویا اسکو سب کچھ مل گیا اور جسکو ایمان واسلام کی دولت نہیں ملی گویا اسکو کچھ نہیں ملا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: لا الہ الا اللہ (کہہ کر ایمان لانا) میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے وہ میرے عذاب سے محفوظ رہتا ہے۔[1]

پیارے بچو! اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ کتنے اچھے ہیں انہوں نے ہمیں اتنی ساری نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔ آپ کو معلوم ہے جو بھی ہمارے سے اچھا سلوک کرتا ہے تو ہم بھی اسکے احسان کے بدلے میں اسکے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں اور ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بھی ہمیں یہی سکھایا ہے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ ایسا اچھا سلوک کیا کہ ہمیں اپنی کتنی ساری نعمتیں عطا فرمائی ہیں اسکے بدلے ہم پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ تاکہ ہم

---

[1] (ابن عساکر احادیث القدسیہ:۱۱۹)

اسکوادا کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کریں جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنی ساری نعمتیں عطا فرما کر خوش کیا ہے۔

اسی طرح پیارے بچو! ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ جیسے یہ پنکھا جو آپ کے اوپر چل رہا ہے اس کا مقصد آپ کو ہوا دینا ہے تا کہ آپ گرمی سے بچے رہیں۔ ایسے ہی یہ بلب جو آپ کے کمرے میں لگا ہوا ہے، اس کا مقصد روشنی پہنچانا ہے تا کہ آپ اندھیرے سے بچے رہیں، اسی طرح یہ پانی جس کو آپ پیتے ہیں اس کا مقصد آپ کی پیاس بجھانا ہے تا کہ آپ کے جسم میں پانی کی ضرورت پوری ہو اور آپ صحت مند زندگی گزاریں۔ جب اتنی چھوٹی چھوٹی چیزوں کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے تو ہمارے دنیا میں آنے کا بھی کوئی مقصد ہوگا آخر وہ کیا مقصد ہے؟

ہماری زندگی کا مقصد:

پیارے بچو! اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ آخر اللہ تعالیٰ کا ہم پر کیا حق ہے تا کہ ہم اس کو ادا کر کے اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کو خوش کریں اور ہمارے دنیا میں آنے کا مقصد کیا ہے؟ چلئے ہم آپ کو یہ دونوں باتیں بتاتے ہیں غور سے سنیں اور ان کو سن کر عمل کریں۔ ہمیں آپ جیسے پیارے بچوں سے یہی امید ہے شاباش۔

پیارے بچو! ہم پر اللہ تعالیٰ کا حق یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو کام کرنے کے لئے کہے ہیں ان کو کریں اور جن کاموں کو کرنے سے منع فرمایا ہے اس

کو نہ کریں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو بھی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہیں۔

پیارے بچو! ہماری زندگی کا مقصد بھی یہی ہے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور ان کے حکم پر چلیں اور ان کی ہر نعمت پر ان کا شکریہ ادا کریں۔ اگر ہماری زندگی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے اور ان کے حکموں پر چلتے ہوئے گزر رہی ہو تو ہم اپنی زندگی میں کامیاب ہو جائیں گے اور اگر ایسا نہ ہو تو ناکام ہو جائیں گے۔ اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ آپ کو اپنی زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ وہ کون سا طریقہ ہے جس سے آپ اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔

زندگی کے مقصد کے حاصل ہونے کا طریقہ:

پیارے بچو! ہمارے اللہ تعالیٰ بہت ہی اچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری یہ مشکل بھی آسان کر دی اور ہمیں ہماری زندگی کا مقصد بتانے اور اپنے حکم بتانے کے لئے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا ہے۔ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں ہماری زندگی کا مقصد بھی بتایا اور اس مقصد کے حاصل ہونے کا طریقہ بھی بتایا ہے۔ اب ہمیں یہ کرنا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے جو بھی فرمایا اس پر عمل کریں اور آپ نے جو کام جس طرح کیا اسی طرح کریں۔

ہمارے نبی کی اتباع کی ضرورت:

اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی ﷺ کو نمونہ بنایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقے سے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اپنی زندگی گزاری ہے، ہم بھی اس طریقے سے اپنی زندگی گزاریں۔ جتنا ہماری زندگی ہمارے نبی ﷺ کے طریقے پر گزرے گی ہم اللہ تعالیٰ کو اتنا ہی راضی کرنے والے ہوں گے اور اپنی زندگی کے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اب ہم آپ کو پیارے نبی ﷺ کے طریقے کے بارے میں بتاتے ہیں:

پیارے نبی ﷺ کے پیارے پیارے طریقے:

پیارے بچو! ہم اپنی زندگی میں جو کچھ بھی کرتے ہیں بس ان ساری چیزوں کو پیارے نبی ﷺ کے طریقوں سے کریں گے تو وہ کام اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا سبب ہوگا اور اس سے ہماری زندگی کا مقصد حاصل ہوگا۔

پیارے بچو! اب ہمیں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کس طرح زندگی گزاری تاکہ ہم بھی آپ کی طرح زندگی گزاریں۔ آپ نے صبح اٹھتے وقت کیا عمل کیا تاکہ ہم بھی وہی کریں اور ہم دن بھر میں جو بھی کام کرتے ہیں وہ حضور اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق کریں جیسے صبح ہم بیت الخلا جاتے ہیں تو حضور ﷺ کے طریقے کے کے مطابق عمل کریں، نماز کے لئے مسجد جائیں تو ہمارے پیارے نبی ﷺ کے طریقے سے جائیں، مسجد میں جائیں اگر پیدل چل کر جائیں تو

پیدل چلنے کے آداب، سواری میں جائیں تو سواری کے آداب، کھانا کھانے پانی پینے سے ان سب کاموں کو پیارے نبی ﷺ کے طریقوں سے کریں تا کہ ہماری پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق گزر جائے اور ہمیں ہماری زندگی کا مقصد حاصل ہو جائے۔اور ہم کامیاب ہو جائیں۔

پیارے بچو! ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ کتنے اچھے ہیں کہ انہوں نے ہمیں ایسا پیارا دین دیا ہے کہ جس میں اپنے کام کریں (یعنی کھائیں، پیئیں، اور سوئیں) مگر اس پر بھی ہمیں ثواب ملے اور ہمارے پیارے نبی ﷺ کتنے اچھے ہیں کہ انہوں نے ہمیں سارے کام کرنے کے طریقے بتائے تا کہ ہم ہر کام کو آپ ﷺ کے طریقوں سے کر کے خوب ثواب حاصل کریں۔

اب آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ہر کام میں حضور ﷺ کے طریقے کیا ہیں تا کہ آپ اس پر عمل کریں۔اس لئے اب ہم آپ کو یہ طریقے بتاتے ہیں تا کہ آپ ان پر عمل کر کے اچھے بچے بن جائیں۔لیکن اس سے پہلے ہم آپ کو ایک اہم بات بتاتے ہیں تا کہ آپ جو بھی عمل کریں اس پر آپ کو خوب ثواب ملے ایسا نہ ہو کہ آپ عمل بھی کریں اور ثواب بھی نہ ملے، چلیں آپ غور سے سنیں اور عمل کی نیت سے سنیں۔

کتاب پڑھنے کا طریقہ

☆...... بچوں کو جمع کر کے ان کو کتاب سنائی جائے۔

☆......محبت پیار سے ان کو دین کی بات ادب کے ساتھ سننے کے لئے تیار کیا جائے۔ کہ جب دین کی بات ادب سے سنیں گے تو اللہ تعالیٰ اس بات پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں گے اور جو دین پر عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہیں اور اس کو کامیاب کرتے ہیں دنیا میں سب سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور سب سے بری چیز اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم دین کی بات ادب اور دھیان کے ساتھ سنیں۔

☆......اب بچوں کو سننے کے چند آداب بتائیں جائیں کہ سب سے پہلے دوزانو بیٹھ کر سننا چاہئے، جو پڑھ رہا ہو اسکی طرف دیکھنا چاہئے ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہئے یہ بہت بری بات ہے، عمل کرنے کی نیت سے سننا چاہئے۔

☆......کتاب پڑھنے والا بچوں کو بار بار متوجہ کرتا رہے، درمیان میں اگر مشکل بات ہو تو سمجھا دینا چاہئے۔

☆......کبھی کبھی بچوں سے پوچھتے بھی رہیں اور عمل کی نیت کراتے رہیں۔

☆......جب کسی عمل کا موقع آئے تو اس عمل کا طریقہ یاد دلائیں اسکی نیت بھی یاد دلا کرا نکا جذبہ بنائیں جیسے کھانے کا موقع ہو تو ان کو یاد دلائیں کہ آپ نے کھانے کے آداب پڑھے تھے اب ان آداب کے عمل کا وقت سب عمل کریں گے نا آپ نے عمل کی نیت بھی کی تھی اب اس کا عملی وقت ہے کون کون کھانا پورے آداب کے ساتھ کھائے گا تا کہ اللہ تعالیٰ اس کھانے سے خوش ہو جائیں وغیرہ۔

☆......اگر بچے عمل نہ کریں تو ان کو پیار و محبت سے یاد دلایا جائے ملامت نہ کی جائے طعنہ نہ دیا جائے، اس سے بچہ کا حوصلہ و ہمت پست ہو جاتی ہے شرمندگی ہو کر اصلاح مفید نہیں رہتی ہے۔

☆......اگر بڑوں کے درمیان پڑھنا ہو تو پیارے بچو کی جگہ پیارے بھائیوں کہیں۔

☆......آخر میں دعا کرائیں۔

اچھی نیت سے عمل کرنا

پیارے بچو! شیطان انسان کا بڑا دشمن ہے، یہ چاہتا ہے کہ انسان کبھی بھی کوئی نیک اور اچھا عمل نہ کرے،، جب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آدمی اچھا عمل کر لیتا ہے تو پھر شیطان چاہتا ہے کہ عمل کرتے ہوئے اس کی نیت خراب ہو جائے تا کہ اس کو عمل کا ثواب نہیں ملے۔ اس لئے جب بھی آپ عمل کریں اس وقت یہ نیت کریں کہ ''یہ عمل اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کرتا ہوں'' اس نیت سے عمل کرنے سے عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ ثواب بھی دیتے ہیں اور خوش بھی ہوتے ہیں۔ اس نیت سے عمل کرنے کو ''اچھی نیت سے عمل کرنا کہتے ہیں''۔

اگر آپ عمل کرتے وقت یہ سوچیں اور اس لئے کریں کہ اس عمل کو لوگ دیکھیں گے اور مجھے اچھا سمجھیں گے جیسے آپ نماز پڑھتے وقت یہ سوچیں کہ نماز پڑھوں گا تو لوگ نمازی کہیں گے اور مجھے اچھا سمجھیں گے تو اس عمل پر ثواب نہیں ملے گا بلکہ اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں، اس نیت سے عمل کرنے کو دکھاوے کے لئے عمل کرنا کہتے ہیں۔

پیارے بچو! اسی لئے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے: ''اعمال پر ثواب (کا ملنا یا نہ ملنا) نیت کی وجہ سے ہوتا ہے''۔[1]

---

[1] (مشکوٰۃ ۱۱)

اس کا مطلب ہے عمل کرتے وقت جیسی نیت ہوتی ہے اسی طرح آدمی کو ثواب یا گناہ ملتا ہے یعنی اگر عمل کرتے وقت نیت اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسرے کو خوش کرنے یا اس کو دکھانے کی ہوتی ہے تو اس عمل پر ثواب نہیں ملتا ہے ہاں اگر عمل کرتے وقت نیت صرف اللہ کو خوش کرنے یا اللہ تعالیٰ کو دکھانے کی ہو تو اس پر ثواب ملتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک آواز دینے والا بلند آواز سے کہے گا: جس شخص نے (کسی) عمل میں (اللہ تعالیٰ کے علاوہ) دوسرے کو شریک کیا ہو تو وہ اس (عمل) کا ثواب اور بدلہ بھی اسی سے مانگے۔[1]

بچو! قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بدلہ نہیں دے گا تو اس عمل کا ثواب تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں دے گا تو یہ عمل ضائع ہو جائے گا۔ کیسی عجیب بات ہے کہ عمل بھی کیا جائے اور اسکا ثواب بھی نہ ملے۔ بچو! یہ اس وجہ سے ہے کہ جس آدمی نے عمل کیا اس کو اس نیک عمل کی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور یہ عمل کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو عمل دکھاتا ہے اور اس کو خوش کرنے کے لئے کرتا ہے۔ یہ کیسی ظلم اور زیادتی کی بات ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اتنا ناراض ہوتے ہیں کہ عمل کا ثواب نہیں دیتے ہیں۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ ایک آدمی کے کئی ملازم نوکر ہوں اور وہ پیسے اس مالک سے لیں اور کام لوگوں کے کریں تو کیا ایسے نوکروں کو کوئی پیسے دے گا۔

---

[1] (مشکوۃ عن احمد، ص: ۴۰۴)

اس لئے بچو! آگے جتنے عمل کے طریقے بھی آئیں گے آپ ان سب کو صرف اللہ ہی کو راضی کرنے کی نیت کریں۔ ہر عمل کے وقت یہی سوچیں یہ عمل صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی نیت قبول کریں اور ہم سب کو اچھی نیت کے ساتھ سارے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

☆☆☆

صبح نیند سے بیدار ہونے کے آداب

پیارے بچو! صبح سو کر اٹھنا موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی طرح ہے۔ اس وقت سے آدمی اپنے نئے دن کا آغاز کرتا ہے اگر دن کی ابتداء اچھی ہو تو باقی دن بھی انشاء اللہ تعالیٰ اچھا ہی گزرے گا۔ ہر صبح ایک امتحان لئے آتی ہے اور اس میں آپ کو اپنے تمام کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ اس اہم موقع پر مسلمان کو کیا کرنا چاہیے، نیند سے اٹھنے کی شکر گزاری کے لئے اپنے رب کریم کا نام کس طرح لینا چاہیے۔ اس شکر گزاری کا طریقہ کیا ہے۔ چنانچہ اب ہم آپ کو سو کر اٹھنے کے آداب بتاتے ہیں۔

پیارے بچو! ہمیں امید ہے کہ آپ آداب صرف سنیں گے نہیں بلکہ عمل کی نیت سے سنیں گے اور پھر عمل بھی کریں گے۔ بچو! عمل کے بغیر علم سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے اس لئے سننے کے بعد عمل ضروری ہے۔ ارے بچو! بات تو لمبی ہوگئی۔ ہم آپ کو جاگنے کے آداب بتا رہے تھے سنئے اور............جی ہاں عمل کیجئے۔

☆......جب سو کر اٹھیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ [1]

---

[1] (بخاری: ۹۳٤/۲، ابوداؤد: ۳۳۲/۲)

☆......بچو! اٹھنے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر کسی پانی وغیرہ کے برتن میں نہ ڈالیں۔ اسی طرح نہ کسی چیز کو ہاتھ لگائیں اور نہ ہی کسی سے مصافحہ کریں کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نیند سے اٹھو تو اپنے ہاتھ کو دھونے سے پہلے (پانی کے) برتن میں ہاتھ مت ڈالو کیونکہ معلوم نہیں کہ ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔[1]

پیارے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ پتہ نہیں آپ نے رات کو کہاں کہاں کھجایا ہو، ممکن ہے آپ کا ہاتھ کسی ناپاک یا زہریلی چیز پر لگ گیا ہو اور آپ کو معلوم نہ ہوا ہو جیسے آپ نے اپنے زخم کو کھجالیا، آپ کا ہاتھ اس کے خون پیپ یا گندگی پر لگ گیا ہو، رات کو آپ نے سوچا ہو کہ صبح ہاتھ دھولیں گے، مگر صبح اٹھ کر آپ بھول گئے۔ اس لئے اس سے بچنا چاہیے۔ اچھے بچے اٹھنے کے بعد سب سے پہلے ہاتھ دھوتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی ایسا ہی کریں گے۔

☆......صبح اٹھنے کے بعد جو بھی آپ کو ملے اس کو سلام کریں، خصوصاً بڑوں کو اہتمام سے سلام کرنا چاہیے۔ اسی طرح خیریت معلوم کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ کرام صبح ایک دوسرے کا حال پوچھا کرتے تھے۔[2]

☆......اسی طرح بچو! صبح اٹھنے کے بعد اپنی چادر، کمبل اور لحاف کو خود تہہ

---

[1] (بخاری، مسلم، بالفاظ مختلفہ روایہ، ص:۱۳۰) [2] (عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی، رقم:۱۸۴، ابن ماجہ، ص:

کر کے رکھنا چاہیے۔ اپنا کام خود کرنا چاہیے۔ اس سے آدمی کو کسی کی محتاجگی نہیں ہوتی ہے۔ صبح امی جان کو بہت سے کام ہونے ہیں ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے یہ کام آپ خود کرلیا کریں، اس سے آپ کو امی جان کی خدمت کا ثواب بھی ملے گا۔

☆......اٹھنے کے بعد مسواک کرنی چاہیے۔ وضو میں الگ مسواک کی جاتی ہے۔ یہ سو کر اٹھنے کی الگ سنت ہے۔ [1]

[1] (بذل المجہود:۱/۳۵،۳۶)

بیت الخلا کے آداب

پیارے بچو! بیت الخلاء جانے کی حاجت ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ کھانے کا ہضم ہونا اور جسم کو نفع دینا پھر جو زائد ہو اور بے کار چیز بچ جائے اس کا آسانی سے جسم سے نکل جانا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ اگر کھانا ہضم نہ ہو تو کھٹی کھٹی ڈکاریں آئیں اور پیٹ میں بوجھ اور تکلیف ہو اور بہت ہی پریشانی ہو۔ اس لئے پیشاب پاخانہ کا ہونا بہت بڑی نعمت ہے۔ حضرت علیؓ جو ایک بڑے صحابی اور خلفاء راشدین میں سے ہیں، وہ جب بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر فرماتے: پیٹ کے لئے اللہ کی کتنی ہی نعمتیں ہیں، کاش ہم اس کی قدر جانیں۔[1]

بچو! ہم اس پر آپ کو واقعہ سناتے ہیں اس سے انشاءاللہ تعالیٰ آپ اس نعمت کی قدر و قیمت کا اندازہ آسانی سے لگالیں گے۔ سنئے!

''ہارون الرشید ایک خلیفہ گزرے ہیں۔ ایک دن انہوں نے ایک بزرگ حضرت شقیق بلخی رحمہ اللہ سے نصیحت کی درخواست کی۔ حضرت

[1] (فتوحات ربانیہ: ۱/۴۰۴)

شقیق رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر تم ایک جنگل بیاباں میں ہو اور تمہیں پیاس لگے یہاں تک کہ تمہاری حالت ہلاکت کی ہو جائے پھر تمہیں ایک گھونٹ پانی ملے تو اسے کتنی قیمت پر خریدو گے؟ ہارون الرشید نے کہا: جس قیمت پر بھی ملے۔ انہوں نے فرمایا اگر آدھی سلطنت دے کر ملے تو ہارون نے کہا: ہاں خریدوں گا۔ پھر فرمایا اگر وہ پانی تمہارے پیٹ میں رہ جائے اور پیشاب بند ہو جائے یہاں تک کہ مرنے کا خوف ہو جائے پھر کوئی علاج کے بدلے باقی آدھی سلطنت مانگے تو اس کو دے گے، ہارون نے کہا ہاں۔

پھر آگے حضرت شقیق نے ہارون الرشید رحمہ اللہ کو نصیحت فرمائی۔ [1]

دیکھا بچو! آپ نے خلیفہ ہارون الرشید صرف پانی پینے اور پیشاب کرنے کے لئے ساری سلطنت دینے کے لئے راضی ہو گئے۔ ان کی سلطنت بہت بڑی تھی۔ اس سے آپ کو پاخانے پیشاب کا آسانی سے آجانا کتنی بڑی نعمت ہے معلوم ہوا ہوگا۔

بچو! اب اس بڑی نعمت کے شکریہ کا طریقہ ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا بتایا ہے؟ اس موقع پر ہمیں کون سی دعائیں اور کن اعمال کو اختیار کرنا چاہیے اور کن آداب کی رعایت کرنی چاہیے۔ آیئے اب ہم آپ کو بیت الخلاء کے آداب بتاتے ہیں۔

---

[1] (مخزن اخلاق، ص: ۲۶۸)۔

☆......سب سے پہلے تو بچو! یہ بات بہت ہی اچھی ہے کہ پاخانہ پیشاب کے زور سے لگنے سے پہلے جانا چاہئے [1] بعض بچے دوسرے کاموں میں لگ جاتے ہیں یا کھیلتے رہتے ہیں، اور پاخانہ پیشاب جب زور سے لگتا ہے تو بھاگے بھاگے آتے ہیں، جس سے کبھی بڑی تکلیف ہوجاتی ہے اور اگر کپڑے خراب ہوگئے تو اس سے آپ کو اور امی کو بھی تکلیف ہوتی ہے اس لئے زور سے لگنے سے پہلے ہی جانا چاہیے۔ اچھے بچے ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپ بھی ایسا ہی کریں گے ناں......شاباش۔

☆......مستحب (یعنی دین میں پسندیدہ بات) یہ ہے کہ بیت الخلاء میں سر ڈھانک کر اور چپل پہن کر جائیں [2] کیونکہ پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو جوتے پہن لیتے اور سر ڈھانک لیتے تھے۔ [3]

☆......داخل ہونے سے پہلے باہر ہی یہ دعا پڑھے بسم اللہ اللھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث۔

اگر داخل ہوتے وقت دعا پڑھنا بھول جائیں تو دل میں پڑھنا چاہیے، زبان سے نہیں پڑھنا چاہیے۔ [4]

یہ دعا بسم اللہ کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔ بسم اللہ کی فضیلت یہ ہے کہ بسم اللہ کی برکت سے جن جو اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے، جن انسان کی شرمگاہ کو دیکھتے نہیں

[1] (شامی:۱/۳۴۵) [2] (معارف السنن:۱/۷۷) [3] (اعلاء السنن:۱/۳۲۳) [4] (طحطاوی، ص:۲۸)

ہیں۔ [1]

☆......بائیں پاؤں سے داخل ہونا چاہیے۔ [2]

کشادہ ہوکر بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھنا چاہیے۔ [3]

بچو! اس طرح بیٹھنے سے فراغت (یعنی پاخانہ کرنے) میں آسانی ہوتی ہے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب پیشاب کے لئے بیٹھتے تو اسی طرح کشادہ ہوکر اکڑوں بیٹھے تھے۔ [4]

بچو! بیٹھنے میں اس بات کا خیال بھی رکھنا چاہیے کہ آپ کا منہ یا پیٹھ قبلے کی طرف نہ ہو۔ [5] کیونکہ بچو! اللہ تعالیٰ کے گھر کا اکرام واحترام ضروری ہے اور اس طرح بیٹھنے میں بے اکرامی اور بے احترامی ہے، اس سے بچنا چاہیے۔

☆......فراغت کے بعد جو کچھ گندگی ہو، اسکو بہادینا چاہیے۔ [6]

بچو! اگر فضلہ (پاخانہ) کو بہایا نہ جائے تو بعد میں آنے والے مسلمان بھائی کو تکلیف ہوگی کیونکہ اس کو برا لگے گا، ہوسکتا ہے کہ وہ غصہ میں کچھ برا بھلا کہے تو اس کا گناہ بھی آپ کو ہوگا۔ کتنی بری بات ہے کسی مسلمان بھائی کو پریشان کرنا، اچھے بچے ایسا نہیں کرتے۔

---

[1] (ترمذی:۱/۲) [2] (نورالایضاح، ص:۳۰، بحرالرائق:۱/۲۴۳ وغیرہ) [3] (البحرالرائق:۱/۲۴۳ وغیرہ)
[4] (اسوہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ص:۱۶۰، بحوالہ ابن سعد) [5] (بحر:۱/۲۴۳، شامی:۱/۳۴۰)
[6] (شامی:۱/۳۴۰)

اسی طرح بعض بچے پاخانہ پھیلا دیتے ہیں، اور ادھر ادھر لگا دیتے ہیں۔ بھئی یہ بھی بہت ہی بری عادت ہے، اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔[1]

بچو! یہاں ہم آپ کو ایک بزرگ کا واقعہ سناتے ہیں۔ یہ بزرگ ہیں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ علیہ۔ آپ بڑے عالم تھے اور حدیث کی کتابیں پڑھاتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ ٹرین پر سفر کر رہے تھے، بچو! یہ ہندوستان کی تقسیم سے پہلے کی بات ہے۔ کچھ ہندو بھی آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ ایک ہندو کو حاجت ہوئی، وہ بیت الخلاء گیا اور فوراً ہی برا بھلا کہتا ہوا واپس آ گیا۔ معلوم ہوا کہ بیت الخلاء میں گندگی پھیلی ہوئی ہے، جس کی وجہ سے یہ ہندو فارغ نہ ہو سکا۔ حضرت مولانا کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو اٹھ کر تشریف لے گئے اور تھوڑی دیر بعد واپس آ کر ہندو سے کہا: آپ اب چلے جائیے۔ وہ ہندو گیا دیکھا کہ بیت الخلاء بالکل صاف ہے، جب یہ معلوم ہوا کہ اس کو مولانا نے صاف کیا ہے تو اس ہندو نے کہا: اگر میں ان کے ساتھ تھوڑی دیر اور رہوں گا تو مسلمان ہو جاؤں گا، چنانچہ وہ قریبی اسٹیشن پر اتر گیا۔

پیارے بچو! اس واقعہ سے ہمیں چند باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو یہ کہ پاخانہ ادھر ادھر نہیں پھیلانا چاہیے، اس سے آدمی کو تکلیف ہوتی ہے دوسرے مسلمان

---

[1] (مسلم: ۱/۱۲۳)

کافر سب کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے تیسرے یہ کہ اگر غلطی سے دوسرا بھی کرے تو اس کو بھی خود ہی صاف کر دینا چاہیے کیونکہ گندگی کسی اور نے پھیلائی تھی مگر مولانا رحمہ اللہ علیہ نے خود صاف کر دی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بعض بچے کہتے ہیں یہ کام ہم نے نہیں کیا تو ہم کیوں صاف کریں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ کسی کی غلطی کو چھپائیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری غلطی کو معاف فرمائیں گے۔ اسی طرح بچو! مولانا رحمہ اللہ علیہ نے تو دوسرے کی گندگی صاف فرمائی اس لئے ہمیں اتنا تو کرنا چاہیے کہ کم از کم خود نہ پھیلائیں اور خود تو صفائی رکھیں۔ امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ بھی صفائی کا خاص خیال رکھیں گے۔

☆...... فارغ ہونے کے بعد جب پیشاب کے رکنے کا اطمینان ہو جائے تو پانی سے استنجا کر کے باہر آنا چاہیے۔

☆...... کپڑے بیت الخلاء کے اندر ہی پہن لینے چاہیے۔ بعض بچے باہر نکل کر پہنتے یا ازار بند باندھتے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔

☆...... جب باہر آئیں تو دایاں پاؤں پہلے باہر نکالیں پھر جب پورا باہر آئیں تو یہ دعا پڑھیں: الحمدللہ الذی اذھب عنی الاذی و دا فانی۔ [1]

دعا اندر سے پڑھتے ہوئے باہر نہ آئیں بلکہ باہر آ کر پڑھیں۔

پیارے بچو! یہ تو بیت الخلا میں داخل ہونے اور باہر آنے کا طریقہ تھا اور اس

[1] (عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی رقم ۲۲، طبرانی کتاب الدعا رقم ۳۷۱ نتائج الافکار: ۱/۲۷۱)

کے علاوہ اور بھی کچھ آداب ہیں اب ہم آپ کو کچھ اور آداب مختصراً بتاتے ہیں تا کہ آپ سارے آداب سے واقف ہو کر پوری طرح ان پر عمل کریں۔

بیت الخلاء میں کسی ایسی چیز کو لے جانا جس پر اللہ تعالیٰ کا نام ہو پسندیدہ نہیں ہے لیکن اگر جیب میں ہو یا کسی کپڑے میں لپٹی ہوتی ہو، تو صحیح ہے۔ [1]

بیت الخلاء میں سے سلام واذان کا جواب نہیں دینا چاہیے، اسی طرح گندگی اور اپنی شرمگاہ کو بھی نہیں دیکھنا چاہیے۔

ضرورت کے بغیر بات بھی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو ناپسند فرماتے ہیں۔ [2] ہاں اگر ضرورت ہو تو بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بچو! ہمیں امید ہے کہ آپ ان آداب پر خوب عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں اور عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

---

[1] (علیہ، ص:۵۸، بحوالہ بہشتی گوہر، ص:۱۱) [2] (شامی:۱/۳۴۰، بحر الرائق:۱/۲۴۳)

کپڑے پہننے کے آداب

پیارے بچو! کیا آپ کو معلوم ہے کہ جانوروں کے جسم پر موٹی کھال یا بال کیوں ہوتے ہیں؟ چلئے ہم آپ کو بتاتے ہیں، جانوروں کے جسم پر موٹی کھال یا بال اس لئے ہوتے ہیں کہ جانور اپنے جسم کو سردی گرمی سے بچا سکیں۔ انسان کو سردی گرمی سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے لباس بنایا ہے تا کہ لباس سے انسان اپنے جسم کو ڈھانپ سکے اور خود کو سردی گرمی سے بچا سکے۔

پیارے بچو! لباس بھی اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔ جس سے ہم اپنے جسم کو چھپاتے اور سردی گرمی سے بچاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں ہر نعمت کی طرح اس نعمت کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہیے۔ اب ہم آپ کو لباس پہننے میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ اور آداب بتاتے ہیں تا کہ آپ ان پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر سکیں، سنیئے۔

☆...... لباس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، کتنے لوگ ہیں جن کے ہاں یہ نعمت نہیں ہے، جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ نعمت دی ہے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے۔ جب کپڑے پہنے تو جو کپڑا پہنے اس کا نام لے کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے، جیسے

جب آپ کرتا، قمیض، شلوار، عمامہ وغیرہ پہنیں تو ان الفاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ کرتا، قمیض، شلوار، عمامہ جو چیز بھی پہنیں اس کا نام لے کر کہیں پھر اس کے بعد یہ دعا پڑھیں۔ [1]

☆...... جو چیز بھی پہنیں دائیں طرف سے ابتداء کریں۔ جیسے پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں، یا شلوار پہنیں تو دائیں پیر میں پہلے پہنیں۔ [2] پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سے کپڑے پہننے کو پسند فرماتے تھے۔ [3]

☆...... کپڑے جب بھی اتاریں تو بسم اللہ پڑھ کر اتاریں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھنے سے جن انسان کی شرمگاہ کو نہیں دیکھتا ہے۔ [4] اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ شیطان انسان کی شرمگاہ سے کھیلتا ہے اور اس سے بچنے کا طریقہ کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ پڑھنا ہے۔ [5]

اس لئے بچو! کپڑے اتارتے وقت بسم اللہ ضرور پڑھنا چاہیے۔

☆...... پیارے بچو! اسی طرح جب کپڑے تبدیل کریں تو ایسی جگہ تبدیل کرنا چاہیے جہاں آپ کو کپڑے پہنتے ہوئے کوئی نہ دیکھے۔ اسی طرح اگر کوئی کپڑے تبدیل کر رہا ہو تو اس کو دیکھنا بھی نہیں چاہیے۔

---

[1] (ابوداؤد: ۲/۲۰۲، ترمذی: ۱/۳۰۶) [2] (ابوداؤد: ۲/۲۱۵، ابن ماجہ: ص۳۲) [3] (صحیح ابن خزیمہ: ۱/۱۲۲)
[4] (ابن ماجہ: ص۲۶، بزار مسند: ۲/۱۲۸) [5] (درس ترمذی: ۱/۱۷۲)

یہ بہت ہی بری بات ہے، نہ خود ہی کسی کو اپنا ستر دکھانا چاہیے اور نہ ہی کسی کا ستر دیکھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ بات بہت ناپسند تھی آپ سراپا رحمت تھے، اس کے باوجود آپ نے ایسے لوگوں کے بارے میں فرمایا ان دونوں (ستر دکھانے والے، اور دیکھنے والے) کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دور رکھیں۔ [1]

پیارے بچو! کتنی بری بات ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی سے تو ہمارے کام بنتے ہیں اگر یہ ہی ہمارے ساتھ نہ ہو تو پھر کیا ہوگا۔ اس لئے اس سے بچنا چاہیے۔

☆...... کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آئی۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بندہ کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے تو ابھی وہ کپڑا اس کے ٹخنوں تک بھی نہیں پہنچتا کہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ [2] اس کا مطلب یہ ہے کہ جب آدمی کپڑے پہن کر شکرانہ کے طور پر کوئی دعا پڑھتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ ہم آپ کو ایک دعا بتاتے ہیں جو بھی کپڑے پہننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ﴾ [3] پیارے بچو! چھوٹی سی دعا ہے اور اس کا اتنا بڑا ثواب ہے۔ آپ جلدی سے اس کو یاد کر لیں اور کپڑے پہننے کے بعد ہمیشہ

---

[1] (مشکوٰۃ ص ۲۷۰) [2] عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رقم ۱۵) [3] (ابوداؤد: ۲/۲۰۲)

اس کو پڑھا کریں۔

☆...... پیارے بچو! جب آپ نئے کپڑے پہنیں تو جمعہ کے دن پہنا کریں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن نئے کپڑے پہنتے تھے۔ [۱] اس لئے جمعہ کے دن نئے کپڑے پہننا سنت ہے۔ آپ بھی جمعہ کے دن سے نئے کپڑے پہنا کریں تا کہ سنت کا ثواب حاصل ہو۔

☆...... پیارے بچو! جب آپ نئے کپڑے پہنیں تو یہ دعا پڑھا کریں۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَاأُوَارِیْ بِہٖ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ﴾ [۲]

☆......اسی طرح جب کسی بھی مسلمان کو نئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں: ﴿تبلی ویخلف اللہ﴾ [۳] اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کپڑے کو اتنا پہنو کہ یہ بوسیدہ ہو جائے اور اللہ تمہیں اور نئے کپڑے عطا فرمائیں۔ پیارے بچو! کیسی اچھی دعا ہے اس سے عمر کا لمبا ہونا مراد ہے۔

☆...... جب کسی کو کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو اس کو یہ دعا دینی چاہیے۔

﴿اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَعِشْ حَمِیْدًا وَمُتْ شَہِیْدًا﴾ ۔ [۴]

☆...... پیارے بچو! اسی طرح لڑکوں کو چاہیے کہ وہ لڑکیوں کا لباس نہ پہنیں اسی طرح لڑکیوں کو بھی چاہیے کہ وہ لڑکوں کا لباس نہ پہنیں۔ ہمارے دین نے

---

[۱] (مظاہر حق:۴/۱۷۵) [۲] (ترمذی:۲/۱۹۶) [۳] (حصن حصین ص ۱۵۸)

[۴] (ابن ماجہ ص ۲۵۴)

ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا ہے۔توبہ توبہ یہ تو بہت ہی بری بات ہے۔ پیارے بچو! یہ تو ایسا ہے جیسا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر اعتراض کریں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں لڑکا یا لڑکی کیوں بنایا اور اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنا تو اللہ تعالیٰ کے اچھے بندوں کا کام نہیں ہے۔اس لئے اس سے بہت بچنا چاہیے۔

☆......اسی طرح مردوں کو سرخ (اورشوخ) رنگ کے کپڑے نہیں پہننے چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند نہیں فرمایا ہے۔ ۱

☆......مردوں کو ریشم کے کپڑے بھی نہیں پہننے چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ۲

☆......مردوں کے لئے بہترین رنگ سفید رنگ ہے۔ ۳

☆......ایسے ہی پیارے بچو! ایسا لباس پہننا چاہیے جو اتنا باریک نہ ہو کہ اس سے جسم نظر آئے۔اسی طرح اتنا تنگ لباس بھی نہیں پہننا چاہیے جس سے جسم کے اعضاء کا ابھار نظر آئے۔ پیارے بچو! یہ تو ایسا ہے کہ گویا کپڑے ہی نہیں پہنے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت ناراض ہوتے ہیں، اس لئے بچو! اس سے بہت بچنا چاہیے۔

☆...... پیارے بچو! جو بھی کپڑا پہنیں وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے شکریہ کے

---

۱ (ابوداؤد وترمذی معارف الحدیث:۱/۲۹۳) ۲ (ترمذی بحوالہ معارف الحدیث:۶/۲۹۳)

۳ (معارف الحدیث:۶/۲۹۳)

لئے پہنیں۔فخر اور شہرت کے لئے (کہ لوگ کہیں کتنا قیمتی لباس پہنا ہے یا لوگوں میں بڑائی دکھانے کے لئے) نہیں پہننا چاہیے۔ پیارے بچو! اللہ تعالیٰ اس بات کو تو پسند کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کے شکریہ کے لئے آدمی اچھی کپڑے پہنے مگر اس کو بالکل نہیں پسند کرتے کہ آدمی لوگوں کے دکھانے کے لئے کپڑے پہنے بلکہ اس سے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا: جو شخص دنیا میں شہرت کیلئے لباس پہنے گا اسکو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے۔ [1] اس لئے ہمیں اس سے بہت بچنا چاہیے۔اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں اور آپ بھی .... جی ہاں! اچھے بچے ہیں اس لئے آپ بھی ایسا نہیں کریں گے۔شاباش۔

☆...... پیارے بچو! اللہ تعالیٰ خود ہی اچھے اور جمیل ہیں اور اچھائی کو پسند فرماتے ہیں۔اس لئے میلے کچیلے کپڑے نہیں پہننے چاہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: کیا اس کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جس سے یہ اپنے کپڑے دھوئے۔ [2]

پیارے بچو! جس طرح میلے کپڑے نہیں پہننے چاہیں اسی طرح کپڑوں کو میلا بھی نہیں کرنا چاہیے۔ یہ بھی بہت بری عادت ہے بلکہ احتیاط سے کپڑے استعمال کرنے چاہیں۔ بے احتیاطی سے آپ کے کپڑے بھی گندے ہوتے ہیں اور آپ کی

---

[1] (مشکوٰۃ:۳۷۵) [2] (مشکوٰۃ:۳۷۵)

امی کو بھی کپڑے دھونے میں تکلیف ہوتی ہے اور اچھے بچے امی جان کو تکلیف نہیں دیتے اور اپنے کپڑے گندے نہیں کرتے ہیں۔آپ بھی ایسا نہیں کریں گے نا۔

☆......اسی طرح لڑکوں کو چاہیے کہ وہ اپنی شلوار یا پائجامہ کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر رکھیں۔ پیارے بچو! اس کی عادت ابھی سے بنانی چاہیے۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے۔اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں اور ان لوگوں کی طرف قیامت کے دن دیکھیں گے بھی نہیں۔ [۱]

☆......پیارے بچو! جب آپ کپڑے تبدیل کریں تو جو کپڑے، آپ نے اتارے ہیں ان کو ادھر ادھر نہیں پھینکنا چاہیے۔ بعض بچے کپڑے بدل کر شلوار ایک جگہ ،کرتا ایک جگہ پھینک دیتے ہیں، یہ بہت ہی بری بات ہے۔ بلکہ کپڑوں کو تہہ کرکے ایک جگہ رکھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی کپڑا اتارے تو کپڑوں کو تہہ کرکے رکھے۔ [۲]

---

[۱] (مشکوٰۃ: ص ۳۷۴) [۲] (کنز العمال، شمائل کبریٰ: ۱/۳۱۴)

جوتا چپل پہننے کے آداب

پیارے بچو! آپ نے جانوروں کے پاؤں میں کُھر تو دیکھے ہونگے۔ یہ اصل میں انکے جوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو چلنے کیلئے پیدائیشی جوتے دیئے ہیں۔ گھوڑوں کے کُھروں کے نیچے تو نعل بھی لگاتے ہیں تا کہ زیادہ دوڑنے کی وجہ سے انکے کھر گھس نہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو چلنے کیلئے پاؤں بنائے ہیں اور اسکے پاؤں بہت خوبصورت بنائے اور ان میں کھر نہیں بنائے بلکہ پاؤں میں پہننے کیلئے خوبصورت اور مختلف ڈیزائن کے پیارے پیارے جوتے بنائے ہیں۔

پیارے بچو! ان جوتوں سے چلنا پھرنا آسان ہوجاتا ہے۔ اسی لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتے پہنے ہوئے شخص کو سوار فرمایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سوار آدمی آسانی کے ساتھ سفر کرتا ہے اسی طرح جوتے پہنا ہوا آدمی آسانی سے سفر کرتا ہے۔ پیارے بچو! اگر جوتے چپل نہ پہنے جائیں تو چلنا پھرنا کتنا مشکل ہو راستہ میں پڑے پتھر، کانچ کے ٹکڑے، کانٹے، کنکر، کیچڑ اور پانی وغیرہ کی موجودگی میں ننگے پیر چلنا کتنا مشکل ہوجاتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں ان سے بچاؤ کیلئے جوتے عطا فرمائے ہیں۔ جوتوں کی مدد

سے ہم بآسانی چل پھر سکتے ہیں اور دور دور تک جا سکتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے جوتے پہننے والا سوار کی طرح ہے [1]

اس نعمت کے شکریہ کیلئے ہمیں پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا آداب بتائے ہیں اب ہم آپ کو ان ہی آداب کے بارے میں بتاتے ہیں غور سے سنئے اور عمل کیجئے۔

۱- جوتے کا استعمال کرنا۔

کیونکہ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوتے کو پہننے کا حکم فرمایا ہے۔ [2]

۲- جوتے چپل پہننے سے پہلے جھاڑ لینا۔

پیارے بچو! آپ جب بھی جوتے چپل پہنیں تو جھاڑ کر پہنیں کیونکہ نا معلوم کوئی موذی کیڑا وغیرہ اسکے اندر ہو اور آپ بغیر دیکھے پہنیں اور وہ آپکو نقصان پہنچا دے۔ ہم آپکو ایک واقعہ سناتے ہیں ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے موزہ پہننے کیلئے منگوایا ابھی ایک موزہ پہنا ہی تھا کہ ایک کوا آیا اور موزے کو اٹھا کر لے گیا اور پھر پھینک دیا تو اسمیں سے سانپ نکل آیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ موزے کو بغیر جھاڑے نہ پہنے۔ [3]

دیکھا بچو! آپ نے اسلئے موزہ یا جوتے کو جھاڑ کر پہننا چاہئے تاکہ اگر

---

[1] (مجمع الزوائد ۵/۱۴۱) [2] (مجمع الزوائد ۵/۱۴۱) [3] (مجمع الزوائد ۵/۱۴۳)

اسمیں کوئی موذی چیز ہوتو کھل جائے اور آپکو نقصان نہ پہنچانے۔

۳- جب جوتے، چپل، موزے جو بھی پہنیں تو پہلے دائیں پیر میں پہنیں اور جب اتاریں تو بائیں پیر سے پہلے اتاریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ [۱]

۴- اگر جوتے کے تسمے باندھتے ہیں یا جوتا تنگ ہوتو بیٹھ کر پہنیں ورنہ اگر آسانی سے پہنا جاسکتا ہو یا چپل وغیرہ کو کھڑے ہوکر بھی پہن سکتے ہیں۔

۵- پیارے بچو! جب آپ مسجد میں جائیں گھر میں داخل ہوں تو پہلے باہر اچھی طرح جوتے جھاڑ لینا چاہئے تاکہ آپ کے جوتے میں لگی ہوئی مٹی یا کیچڑ وغیرہ سے مسجد یا گھر خراب نہ ہوجائے۔

۶- جب آپ جوتے اٹھا کر لے جائیں تو بائیں ہاتھ سے جوتے اٹھائیں اور جوتے اٹھانے کیلئے بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور اسکے برابر والی انگلی کو استعمال کرنا چاہئے۔ [۲]

۷- جب آپ مسجد میں یا کہیں بھی جوتے اٹھا کر لے کر جائیں تو چپل کو بائیں جانب رکھیں مسجد میں قبلہ کی طرف نہ رکھیں۔ [۳]

۸- جب آپ کسی جگہ بیٹھ جائیں اور چلنے کا ارادہ نہ ہوتو اچھا ہے کہ پیروں کو آرام دینے کیلئے جوتے اتار دیں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

---

[۱] (مشکوٰۃ ص۳۷۹، ۳۸۰) [۲] (طبرانی، بحوالہ شمائل کبریٰ: ۴/۳۲۶) [۳] (مرقات ۴/۱۴۳)

ہمیں ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ [۱]

۹- پیارے بچو! اگر آپ کی چپل ٹوٹ جائے تو اسکو سی لینا بھی سنت ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی چپل خود سی لیا کرتے تھے۔ [۲]

۱۰- پیارے بچو! بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ اپنے جوتے چپل سنبھال کر رکھتے ہیں اور دوسروں کے استعمال کرتے ہیں یہ بہت ہی بری عادت ہے کسی کی چیز بغیر اجازت استعمال کرنا تو بہت بڑا گناہ ہے۔ ایسا بالکل نہیں کرنا چاہیے۔

۱۱- بعض بچے گھر میں آ کر جوتے موزے جگہ پر نہیں رکھتے ہیں بلکہ ادھر ادھر پھینک دیتے ہیں یہ بہت ہی بری عادت ہے۔ پیارے بچو! گھر میں جو جگہ جوتے رکھنے کی بنی ہوئی ہے وہیں جوتے رکھنے چاہیے۔ اس سے ایک جوتے چپل کی حفاظت رہتی ہے دوسرے گھر بھی صاف ستھرا رہتا ہے۔ اسلئے اسکی ہمیشہ عادت بنائیں کہ جس چیز کی جو جگہ ہو اسکو وہیں رکھیں۔

۱۲۔ اسی طرح اگر دیر تک کھڑا رہنا ہو تو جوتے اتار لینے چاہئے اور جوتے اتار کر کھڑا ہونا چاہئے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر کھڑے رہنے کو منع فرمایا ہے۔ [۳]

---

[۱] (مجمع الزوائد ۵/۱۳۳) [۲] (زاد المعاد ۱/۱۶۴، فتح الباری ۱۰/۳۶۱) [۳] (کنز العمال: ۱۵/۴۱۷)

فجر کی سنتوں کے آداب

پیارے بچو! اب آپ وضو کر چکے ہیں اور نماز کے لئے تیار ہو چکے ہیں۔ اب آپ نے فجر کی سنتیں پڑھنی ہیں کیونکہ فرض تو جماعت کے ساتھ مسجد ہی میں پڑھتے ہیں لیکن پہلے جو سنتیں پڑھنی ہیں ہم آپ کو ان کی اہمیت کے بارے میں بتاتے ہیں۔ لیجئے، سنئے! فجر کی سنتیں بہت اہم ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی بہت ہی اہمیت وفضیلت بیان فرمائی ہے۔اب......ہم آپ کو پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے ارشادات سناتے ہیں، غور سے سنیئے:

ایک حدیث میں ہے کہ فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے، اس سے بہتر ہے۔ [1]

پیارے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ فجر کی دو رکعت سنت کا ثواب آخرت میں جو ملے گا وہ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ملے گا، اس سب سے زیادہ قیمتی اور کام آنے والا ہے۔ دنیا اور دنیا میں جو کچھ ہے، سب ختم ہو جانے والا ہے اور آخرت کا ثواب باقی رہنے والا اور ختم نہ ہونے والا ہے۔ [2]

ایک حدیث میں ہے کہ تم فجر کی دو سنتوں کو نہ چھوڑو، اگر چہ تمہاری یہ حالت

---

[1] (مسلم:۱/۲۵۱) [2] (معارف الحدیث:۳/۳۲۲)

ہو کہ گھوڑے تمہیں دوڑا رہے ہوں۔ [1]

اچھے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم سفر میں ہو اور گھوڑوں کی پیٹھ پر سوار ہو کر منزلیں تیزی سے طے کر رہے ہو تب بھی تم فجر کی سنتیں نہ چھوڑو۔ [2]

فجر کی سنتوں کی بہت ہی اہمیت کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے (کسی وجہ سے) فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں، تو وہ سورج نکلنے کے بعد ان کو پڑھ لے۔ [3]

علماء نے لکھا ہے کہ ظہر کے وقت کے شروع ہونے پر پڑھ لینی چاہیے، اسکے بعد نہیں پڑھنا چاہیے۔

پیارے بچو! یہ تو تھی سنتوں کی اہمیت اب ہم آپ کو فجر کی سنتوں کے بارے میں مزید سنتیں بتاتے ہیں۔ آپ ذرا کان لگا کر غور سے سنیں تا کہ موقع پر عمل کر سکیں۔

فجر کی سنتوں کے بارے میں سنیں:

(۱) فجر کی سنتیں گھر پر پڑھنا چاہئے۔

(۲) اول وقت میں پڑھنا چاہئے (یعنی جیسے ہی وقت شروع جلدی پڑھنا)

(۳) فجر کی سنتیں مختصر پڑھنا چاہئے۔

(۴) پہلی رکعت میں قل یا ایھا الکافرون اور دوسری رکعت میں قل ھو الاحد پڑھنا چاہئے۔ [4]

[1] (ابوداؤد: ۱/۱۷۹) [2] (معارف الحدیث: ۳/۳۲۳) [3] (ترمذی: ۱/۹۶) [4] (بحر: ۱/۴۸)

(۵) فجر کی سنتوں کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا چاہئے ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ﴾ [1]

[1] (ابن سنی رقم ۱۰۳)

ماز کے لئے مسجد جانے کے آداب

پیارے بچو! اب آپ وضو کر کے نماز کے لئے تیار ہو گئے ہیں بلکہ آپ فجر کی سنتیں بھی پڑھ چکے ہیں۔ اور اب آپ نے مسجد جانا ہے۔ مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جب کسی بڑے کے دربار میں جاتے ہیں تو وہاں اس دربار کے کچھ آداب بجا لانا (یعنی آداب کی رعایت کرنا) ضروری ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ جو سب بڑوں کے بڑے اور سب کے حاکم و مالک ہیں ان کے دربار میں جانے کے لئے یقیناً کچھ آداب ہیں تو آیئے اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ ہمیں پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں مسجد جاتے ہوئے، کن آداب کو کرنے اور کن دعاؤں کے مانگنے کا حکم فرمایا ہے؟

☆...... پیارے بچو! سب سے پہلے تو مسجد جانے کیلئے گھر سے (یا دوکان یا جہاں سے بھی آپ مسجد کی طرف جا رہے ہیں) وضو کر کے جانا چاہیے۔ احادیث میں گھر سے وضو کر کے جانے کے بہت فضائل آئے ہیں۔ ہم آپ کو مختصر طور تھوڑے سے بتا دیتے ہیں تا کہ آپ خوب ذوق وشوق سے اس پر عمل کریں۔ چلئے سنئے:

جو شخص وضو کر کے گھر سے مسجد جائے تو فرشتے اس کے لئے ہر قدم پر نیکیاں لکھتے ہیں۔ [1] وہ ایسا ہے جیسے حاجی احرام کی حالت میں ہوتا ہے۔ [2]

---

[1] (ابن خزیمہ:۳۷۴)۔ [2] (ابوداؤد:۱/۲۱۴)۔

ایک حدیث میں اس کو اللہ تعالیٰ کا مہمان کہا گیا ہے۔ [1]

ایک حدیث میں ہے کہ وہ گویا نماز ہی میں ہے۔ [2]

جو شخص اچھی طرح وضو کر کے مسجد جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ایسے خوش ہوتے ہیں جس طرح کوئی غائب شخص کے آنے سے خوش ہوتا ہے۔ [3]

جو مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر نماز کے لئے (مسجد) جاتا ہے اس کے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی لئے مسجد جاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم لیتے تھے۔ [4]

دیکھا پیارے بچو آپ نے! وضو کر کے جانے کے کیسے اچھے اچھے فضائل ہیں۔ آپ بھی ضرور وضو کر کے جائیں گے نا، جی ہاں بولئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں۔

☆...... جب آپ گھر سے نکلیں تو گھر سے نکلتے وقت جو دعا پڑھی جاتی ہے، وہ پڑھیں (جو ہم آپ کو آگے بتائیں گے، وہاں دیکھ لیں)۔

پھر اس دعا کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

﴿"اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْأَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ

---

[1] (ترغیب:۱/۲۱۴) [2] (ترغیب:۱۰۶) [3] (ابن خزیمہ، ص:۳۲۴) [4] (مسند طیالسی:۱/۴۰، ابن ماجہ،۵۶)

عَلَيْكَ، وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا فَأَنِّيْ لَمْ أَخْرُجْهُ أَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً، خَرَجْتُ اتِّقَاءَ سَخَطِكَ، وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ، أَسْأَلُكَ أَنْ تُنْقِذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرْلِيْ ذُنُوبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ"﴾.[1]

پیارے بچو! آپ یہ دعا ضرور یاد کریں کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس دعا کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نماز کے لئے اپنے گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر فرما دیتے ہیں جو اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نماز سے فارغ ہونے تک اس کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس دعا کی کتنی بڑی فضیلت ہے۔ آپ بھی اس دعا کو یاد کر کے پڑھیں تا کہ آپ بھی اس فضیلت کو حاصل کرنے والے ہو جائیں۔

اسی طرح حدیث میں ایک اور دعا آئی ہے علماء نے اس دعا کو پڑھنا بھی مستحب لکھا ہے:

﴿"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَلِسَانِيْ نُوْرًا

[1] (ابن سنی رقم ۸۵)

وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا
وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ
فَوْقِيْ نُوْرًا وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَأَعْطِنِيْ نُوْرًا "۔[1]

اس دعا کے پڑھنے کے بعد خشوع وخضوع کے ساتھ (اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے) اور سکون و وقار سے جانا چاہیے۔ اگر اقامت کی آواز سن (بھی) لیں تو بھی دوڑ کر نہیں جانا چاہئے۔ امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تکبیر اولیٰ کی لالچ میں تیز چل کر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ کوئی بری بات نہ ہو (یعنی چلنے میں جسم وغیرہ بری طرح نہ ہلے کہ برا محسوس ہو، اس طرح کسی کو پھلانگ کر نہ جانا پڑے)۔

اسی طرح راستے میں چلتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم رکھے تاکہ نیکیاں زیادہ ہوں۔ راستے میں چلتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اپنے پنجے کی شکل میں نہیں ملانا چاہیے۔[2]

پیارے بچو! یہ تھے مسجد جانے کے آداب، آپ بھی جب مسجد جائیں تو ان آداب کے ساتھ جائیں کیوں بھئی جائیں گے نا؟ جی............! جی ہاں شاباش ہمیں آپ جیسے پیارے بچوں سے یہی امید ہے کہ آپ ایسا ہی کریں گے۔

پیارے بچو! اب آپ مسجد پہنچیں گے تو وہاں آپ کن آداب کے ساتھ داخل ہوں گے اور مسجد میں آپ کو کن آداب کی رعایت کرنا چاہئے، اس لئے اب ہم آپ کو مسجد کے آداب بتاتے ہیں۔

[1] (المغنی لابن قدامہ:۱/۲۷۱) [2] (المغنی لابن قدامہ:۱/۲۷۱)

مسجد کے آداب

پیارے بچو! مسجد اللہ تعالیٰ کا گھر ہے، مسجد جانا بڑے نصیب کی بات ہے۔ یہ دو جہاں کے مالک اللہ تعالیٰ کا دربار ہے۔ دنیا کے تمام بادشاہوں کے درباروں سے زیادہ محترم و مکرم ہے، اس لئے تمام درباروں سے زیادہ اس کے آداب ہیں۔ ان آداب کی رعایت اللہ تعالیٰ کے دربار میں اور زیادہ قربت (قریب ہونے) کا ذریعہ ہے۔ یہاں ہم آپ کو مسجد کے آداب بتاتے ہیں تاکہ آپ ان پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل کر سکیں۔ لیکن اس سے پہلے ہم آپکو مسجد کی اہمیت وفضیلت بتاتے ہیں۔

مسجد کی اہمیت وفضیلت:

☆...... ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مساجد زمین پر اللہ تعالیٰ کا گھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو شخص اس کی زیارت کے لئے مسجد آئے اس کے اکرام کا ذمہ لیا ہے۔ [1]

☆......ایک جگہ ارشاد مبارک ہے مسجدیں آخرت کے بازاروں میں سے ہیں جو اس میں آتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہمانی مغفرت ہے۔ اور اس کا تحفہ تکریم و تعظیم ہے۔ [2]

[1] (معجم طبرانی بحوالہ آداب المساجد ص ۷) [2] (آداب المساجد ص ۸)

☆...... ایک حدیث میں ہے کہ تمام جگہوں میں بدترین جگہ بازار ہے اور سب سے بہترین جگہ مسجد ہے۔[1]

☆...... مسجد کو آباد رکھنے والے اللہ والے ہیں۔[2]

☆...... جس کے لئے مسجد گھر کی طرح ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کی ضمانت لی ہے کہ وہ پل صراط پر امن سے گزر جائے گا۔[3]

☆...... جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد بنائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے۔[4]

پیارے بچو! یہ چند احادیث ہم نے آپ کو بتائی ہیں بڑی بڑی کتابوں میں اور بہت سی فضیلتیں آئی ہیں۔ اس سے آپ کو مسجد کی اہمیت اس میں آنے جانے کا ثواب وغیرہ معلوم ہو گیا ہوگا۔ اب آپ نے مسجد جانے کا پکا ارادہ کرلیا ہوگا کیوں بھئی کرلیا نا؟ شاباش۔۔آیئے اب ہم آپ کو مسجد کے آداب بتاتے ہیں۔

مسجد میں داخل ہونے کا طریقہ:

جب مسجد کے دروازے کے پاس جائیں تو تھوڑی دیر کھڑے ہو کر سوچیں کہ کس کے گھر میں داخل ہو رہا ہوں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ مسجد کے دروازے پر پہنچتے تو تھوڑی دیر ٹھہر جاتے، پھر دعا پڑھ کر مسجد میں داخل ہوتے

---

[1] (مشکوۃ ۱/ ۶۸) [2] (مجمع الزوائد بحوالہ شمائل کبریٰ: ۵/ ۲۱۹) [3] (بزار، ص: ۲۱۸، مطالب عالیہ: ۱/ ۱۰۳، بحوالہ شمائل کبریٰ: ۵/ ۳۱۸) [4] (بخاری، ص: ۶۴، مسلم، ۲۰۱)

تھے۔ پھر یہ دعا پڑھتے:

﴿"بِسْمِ اللهِ أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ"﴾ [1]

پھر یہ دعا پڑھتے: ﴿أَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَافْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾ [2]

پھر دائیں پاؤں سے مسجد میں داخل ہوں، یہ دعا مسجد داخل ہونے سے پہلے پڑھنی چاہیے، اگر بھول جائیں تو مسجد میں داخل ہونے کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ [3]

تحیۃ المسجد:

اب مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے جیسے فجر سے پہلے یا مغرب کی نماز سے پہلے کا وقت نہ ہو، اسی طرح سورج نکلنے کے بعد دس منٹ گذرنے سے پہلے کا وقت اور عین سورج کے درمیان میں ہونے کا وقت جو زوال کے وقت سے پانچ سات منٹ پہلے ہوتا ہے نہ ہو کیونکہ ان اوقات میں نفل نماز پڑھنا منع ہے۔ اگر یہ اوقات نہ ہوں تو مسجد میں داخل ہو کر سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھنا چاہیے۔ یہ نماز پڑھنا مستحب ہے۔

یہ نماز بیٹھنے سے پہلے پڑھ لینا اچھی بات ہے۔ جیسا کہ احادیث میں آیا ہے لیکن بچو! اگر بیٹھ بھی جائیں تو کوئی بات نہیں، بیٹھنے کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں [4] اس لئے بچو! آپ اسکی ابھی سے عادت ڈالیں اور جن نمازوں سے پہلے سنت موکدہ ہیں

---

[1] (ابن سنی رقم ۸۸) [2] (ابن سنی، ۸۹) [3] (فتوحات ربانیہ: ۲/۴۳) [4] (اتحاف: ۳/۲۸)

ان میں اتنی دیر پہلے مسجد جانا چاہیے کہ تحیۃ المسجد پڑھ کر سنتیں پڑھ سکیں۔ آپ بھی ایسا ہی کریں گے نا شاباش۔

بچو! اب ہم آپ کو مسجد کے مختلف آداب بتاتے ہیں۔ غور سے سنیئے اور جی ہاں......... آپ ٹھیک سمجھے عمل کیجئے۔

مسجد کے مختلف آداب

☆...... پیارے بچو! جیسا کہ آپ اپنے گھر کو صاف رکھتے ہیں اسی طرح مسجد کو بھی صاف رکھنا چاہیے۔ بلکہ مسجد کو تو اپنے گھر سے بھی زیادہ صاف رکھنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجدوں کو صاف رکھنے اور ان میں خوشبو لگانے کا حکم فرمایا ہے۔ [۱]

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود کھجور کی ٹہنی سے مسجد صاف فرمایا کرتے تھے۔ [۲]

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں تھوک دیکھا تو اسکو خود اپنے ہاتھ سے صاف فرمایا۔ [۳]

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے قبا میں نماز پڑھی، پھر ایک ٹہنی منگوا کر ساری مسجد کی صفائی کی۔ [۴]

---

۱ (مشکوۃ: ص۶۹) ۲ (مصنف ابن ابی شیبہ بحوالہ آداب المساجد) ۳ (مشکوۃ: ص۷۱)

۴ (مصنف ابن ابی شیبہ بحوالہ آداب المساجد)

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے سارے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے حتی کہ کسی شخص نے ایک تنکا مسجد سے نکال دیا تو اس کا ثواب بھی پیش کیا گیا۔ [1]

ایک عورت کا انتقال ہو گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رات کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاع نہیں دی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا انتقال ہو جائے تو مجھے اطلاع دیا کرو میں نے اس عورت کو جنت میں دیکھا ہے کیونکہ وہ مسجد سے کوڑا کباڑ صاف کر دیتی تھی۔ [2]

دیکھا بچو آپ نے! کہ مسجد کو صاف رکھنے کی کتنی اہمیت ہے، کہ اس کا ثواب بھی دوسرے اعمال کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دکھایا گیا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود مسجد کی جھاڑو دیا کرتے تھے اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی خود مسجد کی جھاڑو دی۔ اس لئے پیارے بچو! جب مسجد جائیں تو خود تو کوئی گندگی نہ پھیلائیں (کہ ٹافی وغیرہ کا ریپر پھینک دیا یا مسجد میں جو چیزیں قرینہ سے رکھی ہوئی ہیں، ان کو بکھیر دیا) بلکہ آپ اگر کوئی چیز کوڑا، تنکا وغیرہ ہو تو اس کو صاف کر دیں۔ امید ہے کہ آپ ایسا ہی کریں گے۔

☆...... اسی طرح بچو! کوئی بدبودار چیز کھا کر بھی مسجد نہیں آنا چاہیے۔ اس سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اسی لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] (مشکوۃ: ص ۶۹) [2] (طبرانی کبیر: بحوالہ آداب المساجد ص ۲۰)

نے اس سے منع فرمایا ہے۔ [1]

جیسے کہ پیاز، لہسن کھا کر مسجد نہیں جانا چاہیے۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ مولی کھا کر بھی نہیں آنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک ان چیزوں کی بدبو نہ جائے تو اس وقت تک نہ آئے، جب بدبو ختم ہو جائے تو پھر جانا صحیح ہے۔ [2]

اسی طرح پسینے سے بھرے ہوئے کپڑوں سے جن سے بدبو آ رہی ہو، مسجد میں نہیں جانا چاہیے۔ [3]

بعض بچے کھیلنے کے بعد فوراً پسینہ والے کپڑوں سے مسجد چلے جاتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ کھیل کے کپڑے الگ رکھنا چاہیے اور کپڑے بدل کر مسجد جانا چاہیے۔

☆...... مسجد کی کوئی چیز لے جانا منع ہے۔ [4]

کیونکہ مسجد کی چیز سب کے استعمال کے لئے ہے، کسی ایک کو لے جانا صحیح نہیں ہے۔

☆...... مسجد میں تھوکنا نہیں چاہیے۔

☆...... مسجد کو گذرنے کے لئے استعمال نہیں کرنا چاہیے کہ ایک دروازے سے گئے اور دوسرے دروازے سے نکل گئے۔ ایسا کرنا دین میں اچھی بات نہیں ہے۔ [5]

☆...... مسجد میں کوئی چیز خریدنا، بیچنا جائز نہیں ہے۔ [6]

☆...... مسجد میں کھانا پینا اور سونا جائز نہیں، صرف معتکف کو اجازت ہے۔ [7]

☆...... مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا بھی منع ہے۔ پیارے بچو! کتابوں میں

---

[1] (مسلم: ۱/۲۰۹) [2] (آداب المساجد، ص: ۲۱) [3] (آداب المساجد ص: ۲۱) [4] (آداب المساجد، ص: ۲۸)
[5] (آداب مساجد، ص: ۲۹) [6] (آداب مساجد، ص: ۳۲) [7] (الاشباہ والنظائر، آداب مساجد، ص: ۳۲)

لکھا ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح کھالیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھالیتی ہے۔ ایک کتاب خزانۃ الفقہ میں لکھا ہے کہ جو شخص مسجد میں دنیا کی باتیں کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے چالیس دن کے اعمال ضائع کر دیتے ہیں۔ [1]

اس لئے پیارے بچو! مسجد میں صرف دین کی باتیں، ذکر، تسبیح ہی کرنا چاہیے۔ دنیاوی باتیں نہیں کرنی چاہییں۔ دنیاوی باتیں جیسے ایک دوسرے کی پڑھائی کے بارے میں، اسکول کے بارے میں یا کپڑوں وغیرہ اور اسی طرح کی دوسری باتیں کرنا ہیں۔ پیارے بچو! ہم آپ کو ایک بزرگ کا قصہ سناتے ہیں کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کا نام حضرت خلف رضی اللہ عنہ تھا۔ یہ بزرگ صحابی تھے۔ یہ مسجد میں تھے کہ ان کا غلام ان کے پاس آیا اور کچھ دنیا کی بات پوچھنے لگا۔ آپ وہاں سے اٹھ کر مسجد سے باہر آگئے پھر اس غلام کی بات کا جواب دیا۔ [2]

دیکھا بچو! آپ نے، ان صحابی نے کس طرح مسجد سے باہر آکر جواب دیا۔ ہمیں بھی اسی طرح مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے سے بچنا چاہیے۔

☆ پیارے بچو! مسجد کی دیوار پر لکھنا بھی جائز نہیں ہے۔ [3]

بعض بچے جہاں بھی موقع ملے لکھتے ہیں اس لئے مسجد کی دیوار پر تو خصوصی طور پر نہیں لکھنا چاہیے۔ اچھے بچو! آپ کو یاد ہوگا کہ جب آپ گھر کی دیوار پر لکھتے تھے تو امی۔۔۔۔ جی ہاں آپ سمجھ گئے ہوں گے تو اچھے بچو! یہ تو اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس کا

---

[1] (اشباہ والنظائر بحوالہ آداب مساجد، ص:۳۳) [2] (آداب المساجد ص۳۴) [3] (آداب المساجد ص ۳۸)

ادب اپنے گھر سے زیادہ کرنا چاہئے، اس لئے مسجد میں ایسا بالکل بھی نہیں کرنا چاہئے۔

☆ مسجد میں شور کرنا اور بلند آواز سے باتیں کرنا سب منع ہے۔ پیارے بچو! حدیث میں مسجد میں شور کا ہونا قیامت کی علامت بتایا ہے۔ [۱]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو مسجد میں زور سے باتیں کرتا ہوا دیکھا تو ان کو منع فرمایا۔ [۲]

بعض بچے مسجد میں ادھر ادھر بھاگتے ہیں شور مچاتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے اللہ تعالیٰ کے گھر میں شور مچانا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔ پیارے بچو! علماء نے لکھا ہے کہ مسجد میں اتنی بلند آواز سے ذکر و تلاوت کرنا منع ہے جس سے کسی کو تکلیف ہو۔ [۳]

اچھے بچو! جب اللہ تعالیٰ کا ذکر اور قرآن پاک کی تلاوت بلند آواز سے منع ہے تو ویسے ہی باتوں میں شور مچانا کتنا برا ہوگا۔ اس لئے اس سے بچنا بہت ضروری ہے آپ ایسا بالکل نہ کیجئے گا۔ شاباش

---

[۱] (ترمذی ۲/۴۴) [۲] (بخاری/ ۶۷) [۳] (شامی ۱/ ۶۹۱ بحوالہ آداب المساجد ص ۵۱)

گھر میں آنے جانے کے آداب

پیارے بچو! آپ امی ابو کے ساتھ کہیں جانے کے لئے نکلتے ہیں بلکہ آپ تو روزانہ اسکول یا مدرسہ جانے کے لئے بھی نکلتے ہوں گے۔ بچو! گھر تو امن و عافیت کی جگہ ہوتا ہے۔ جب آدمی کسی ضرورت کی وجہ سے گھر سے نکلتا ہے تو اس کا تعلق (اور واسطہ) مختلف لوگوں اور مختلف حالات سے پڑتا ہے گھر کے باہر ہر قسم کے معاملات پیش آتے ہیں۔ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ہر معاملے میں خیر و عافیت کو طلب کرنا اور ہر کام کے انجام (ونتیجہ) میں بھلائی چاہنا ضروری ہے۔

ایسے موقع پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں جو طریقہ، اعمال اور دعائیں بتائیں ہیں، وہی ان ساری چیزوں کے حاصل ہونے کا اصل ذریعہ ہیں۔ پیارے بچو! آیئے اب ہم آپ کو اس اہم موقع کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے بتاتے ہیں تا کہ آپ اس موقع کی سنتوں، آداب پر عمل کر کے دنیا میں خیر و عافیت طلب کر سکیں اور آخرت میں ذخیرہ بنا سکیں غور سے سنیئے اور خوب عمل کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

☆...... بچو! جب آپ گھر سے نکلیں تو گھر والوں کو سلام کر کے

نکلیں۔ [1]

☆...... جب گھر سے باہر نکلنے لگیں تو یہ دعا پڑھیں:

﴿"بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ"﴾ [2]

پیارے بچو! اس دعا کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنے سارے کام اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیئے اور اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کرلیا اور میں ہر کام کی بھلائی و برائی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھتا ہوں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتا ہے تو فرشتے اس کو کہتے ہیں: ''تمہاری ہر شر سے حفاظت کی گئی، تمہارے کام بنا دیئے گئے اور تمہاری کفایت کی گئی''۔

پیارے بچو! آپ نے دیکھا یہ کتنی اچھی دعا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اعلان فرشتہ کے ذریعے سے ہو گیا ہمیں اس دعا کی برکت سے کیسی چیز ملے گی۔ اس لئے بچو! ہمیشہ گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو پڑھنے کی عادت بنا لیں۔ اسی طرح ایک اہم بات جس کو آپ خصوصی طور سے اپنے ذہن میں بٹھا لیں وہ یہ کہ یہ دعا صرف گھر سے نکلنے کے وقت پڑھنے کی نہیں ہے بلکہ آپ جہاں بھی ہیں اور وہاں سے کہیں جانے کے لئے نکلیں تو یہ دعا پڑھیں جیسے اسکول سے جب گھر آنے کے لئے نکلیں، کسی جگہ جہاں گئے ہوں، وہاں سے جب واپس ہونے کے لئے نکلیں، غرض

---

[1] (مشکوٰۃ: ص ۳۹۹) [2] (ابوداؤد: ۲/۳۴۷، ترمذی ۲/۱۸۰)

جہاں سے بھی کہیں جانے کے لئے نکلیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

پیارے بچو! اب گھر سے نکلنے کے بعد آپ یا تو پیدل چل کر اپنی منزل مقصود تک پہنچیں گے یا آپ اس کے لئے سواری استعمال کریں گے۔ ان دونوں صورتوں میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کیا آداب تعلیم فرمائے ہیں اور کن دعاؤں کو پڑھنے کے لئے فرمایا ہے؟ اب ہم آپ کو ان دونوں صورتوں کی الگ الگ سنتیں اور آداب بتاتے ہیں۔ غور سے سنیئے تا کہ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

☆☆☆

راستے میں چلنے کے آداب

پیارے بچو! پیدل چلنا صحت کے لئے بھی بہت مفید ہے، اگر آپ کا اسکول گھر سے قریب ہے تو پیدل جانا ہی اچھی بات ہے۔ ارے بھئی یہ سستی تو بالکل اچھی نہیں کہ دس منٹ کے سفر کے لئے دس منٹ سواری کا انتظار کیا جائے۔

☆...... پیارے بچو! راستے کے دائیں طرف چلنا چاہیے۔ بچو! آپ کو معلوم ہے کہ ہر اچھا کام دائیں طرف سے کرنا چاہیے۔

☆...... پیارے بچو! جو لوگ ملیں انہیں سلام کرنا چاہیے۔

☆...... راستے میں بعض بچے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چلتے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے بلکہ اپنی نگاہوں کو نیچے رکھ کر چلنا چاہئے۔

☆...... راستے میں اگر کوئی تکلیف دینے والی چیز جیسے بڑا پتھر، کیلے کا چھلکا، کوئی کانچ یا کانٹا وغیرہ ہو تو اس کو ہٹا دینا چاہیے۔ یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔ [1]

☆...... اگر کوئی راستہ پوچھے تو اس کو راستہ بتانا چاہیے۔ مگر صحیح راستہ بتانا چاہیے اگر راستہ معلوم نہ ہو تو غلط راستہ نہیں بتانا چاہیے یہ بہت بری بات ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتے ہیں۔

---

[1] (مشکوٰۃ: ص۱۲)

☆......راستے میں ذکر کرتے ہوئے چلنا چاہیے۔ [1]

☆......اگر آپ اپنے امی ابو کے ساتھ ہوں تو ان کو بتائے بغیر کہیں نہیں جانا چاہیے۔ اگر آپ بتائے بغیر چلے جائیں گے تو وہ پریشان ہوں گے، آپ کو ڈھونڈیں گے اس سے ان کو تکلیف ہوگی یہ بہت ہی بری بات ہے۔ اس سے آپ کو والدین کی نافرمانی اور تکلیف دینے کا گناہ ملے گا۔ اچھے بچے ایسا نہیں کرتے ہیں آپ بھی اچھے بچے ہیں آپ بھی ایسا نہیں کریں گے نا! شاباش۔

☆...... پیارے بچو! ایک اور بات یہ بھی ہے کہ گھر سے کبھی بھی امی ابو جان سے پوچھے بغیر کہیں نہیں جانا چاہیے۔ تاکہ اگر ان کو کسی ضرورت کی وجہ سے آپکو بلانا ہو تو وہ آپ کو بلا سکیں۔ اس لئے بتائے بغیر جانا یا ایک جگہ بتا کر دوسری جگہ جانا، یہ بہت ہی بری بات ہے۔ پیارے بچو! اس میں تو کئی گناہ اکھٹے ہوئے۔ امی ابو کو تکلیف دینا، ان کی نافرمانی کرنا، جھوٹ بولنا وغیرہ۔ اس لئے بچو ایسی بری بات سے ضرور بچنا چاہیے۔

☆......بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے راستے میں اونچی آواز سے باتیں کرتے ہوئے چلتے ہیں، یا زور سے چیخ کر آواز نکالتے ہیں یا سیٹی بجاتے ہیں۔ پیارے بچو! یہ سب بری باتیں ہیں، اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بازاروں میں چلّا کر نہیں بولتے تھے۔ [2]

☆......بعض بچے ایک دوسرے کے گلے میں ہاتھ ڈال کر چلتے ہیں۔

---

[1] (۴۴۲/۲) [2] (دلائل النبوۃ لابی نعیم ص۵۵۶)

پیارے بچو! یہ بھی اچھی عادت نہیں ہے۔ اچھے بچے ایسا نہیں کرتے ہیں۔ یہ سنجیدگی اور وقار کے خلاف ہے۔ اس لئے اس سے بچنا چاہیے۔

☆......بعض بچے زور زور سے باتیں کرتے ہیں جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ یہ بھی بری بات ہے، اس سے بھی بچنا چاہیے۔

☆......اسی طرح پیارے بچو! بہت تیز تیز جس سے آدمی کی ہیئت اور چال بدل جائے اور برا لگے نہیں چلنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: (بہت) تیز چلنے سے آدمی کا وقار ختم ہو جاتا ہے۔[1] اسلئے آہستہ آہستہ کچھ تیز چلنا چاہئے۔[2]

☆......اگر راستے میں سامنے سے عورتیں آرہی ہوں تو عورتوں کے درمیان نہیں گزرنا چاہئے بلکہ دائیں یا بائیں طرف سے گزرنا چاہئے۔[3] اسی طرح کسی نامحرم عورت کے ساتھ بھی نہیں چلنا چاہئے۔[4]

☆......اگر راستے میں تھوکنے کی ضرورت پیش آجائے تو بائیں طرف تھوکنا چاہئے اگر بائیں طرف جگہ نہ ملے تو قدموں میں تھوکنا چاہئے۔[5]

اسی طرح ناک صاف کرنے میں بھی کرنا چاہئے۔[6]

☆......تکبر اور فخر سے اکڑتے ہوئے نہیں چلنا چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو بہت

---

[1] (کنزالعمال: ۱۵/۱۷۵) [2] (مظاہر حق: ۴/۳۹۷) [3] (کنزالعمال ۱۵/۱۷۵)
[4] (مظاہر حق: ۴/۴۰۵) [5] (کنزالعمال ۱۵/۱۷۷) [6] (کنزالعمال: ۱۵/۱۷۷)

ناپسند ہے۔ بلکہ تواضع اور وقار اور سکون سے چلنا چاہئے۔ [1]

☆...... عورتوں کو راستے کے کنارے پر چلنا چاہئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم فرمایا ہے۔ [2]

☆...... پیارے بچو! اگر کوئی راستے میں زیادہ بوجھ لئے جارہا ہو تو اگر آپکے پاس وقت ہو اور بوجھ اٹھا سکتے ہوں تو اچھی بات ہے کہ بوجھ اٹھانے میں انکی مدد کرنی چاہئے۔ ہم آپکو اس موقع پر ایک بزرگ کا واقعہ سناتے ہیں۔

یہ راستے میں جارہے تھے کہ ایک آدمی جو کچھ سامان اٹھائے ہوئے تھا۔ اس نے ان سے پوچھا کہ مولانا مظفر حسین کا گھر کہاں ہے۔ انہوں نے پوچھا تمہیں ان سے کیا کام، اس نے کہا ان سے ملنا ہے۔ ان بزرگ نے کہا اچھا میں تمہیں لے چلتا ہوں اور اس سے کچھ سامان لے کر خود اٹھالیا۔ جب گھر پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہی صاحب جو اس شخص کو یہاں لائے اور اس کا سامان بھی اٹھایا یہی مظفر حسین صاحب تھے۔ اس پر وہ آدمی بہت شرمندہ ہوا۔ آپ نے فرمایا شرمندہ ہونے کی کوئی بات نہیں ہے آپ کے پاس بوجھ تھا اور میں خالی ہاتھ تھا۔ [3] دیکھا بچو! آپنے ان بزرگ نے کیسا اچھا کام کیا ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔

---

[1] (مشکوۃ ص ۴۰۴) [2] (مشکوۃ ص ۴۰۵) [3] (ارواح ثلاثہ ص ۱۹۵)

سواری کے آداب

پیارے بچو! آپ کو معلوم ہے سواری اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ آپ سواری کے ذریعے کتنی جلدی اور آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتے ہیں۔ اگر اس فاصلہ کے لئے آپ کو چل کر جانا پڑے تو آپ کو بہت مشقت کرنی ہوگی۔ پیارے بچو! سواری کے جانوروں اور لوہے کے چھکڑے اور کل پرزوں کی گاڑی کو قابو کرنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے یہ صرف خالص اللہ تعالیٰ کا انعام واحسان ہے ورنہ اپنے سے کئی گنا زیادہ طاقت ور جانوروں کو اور اسی طرح لوہے جیسی سخت ومضبوط دھات کو اپنی چاہت کے مطابق ڈھالنا انسان کی قوت وطاقت میں نہیں تھا، صرف اللہ تعالیٰ نے ہی ان جانوروں کو قابو میں دیا اور لوہے کو نرم فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کی اس بڑی نعمت کی شکرگزاری کے لئے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا طریقہ بتایا ہے؟ ہم کیسے اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں اور اپنے بدن سے کن اعمال کے ذریعے شکر ادا کریں۔ اس لئے اب ہم آپ کو سواری کے آداب بتاتے ہیں تا کہ آپ اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کا شکر اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے سے ادا کریں اور دین ودنیا کی کامیابی حاصل کریں۔ چلیں سنیں اور عمل کے

لئے اس موقع کا (یعنی سواری پر سوار ہونے کے موقع کا) انتظار کریں۔

☆...... جب آپ سواری پر سوار ہونے لگیں اور گاڑی کے پائیدان یا اونٹ، گھوڑے وغیرہ کی رکاب پر قدم رکھیں تو بسم اللہ کہیں۔

☆...... پھر جب سواری پر بیٹھ جائیں یا جہاں کھڑا ہونا ہے وہاں پہنچ جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

﴿"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ"﴾

☆...... پھر اس کے بعد، تین مرتبہ الحمدللہ اور تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں، پھر ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھیں اسکے بعد یہ دعا پڑھیں:

﴿"سُبْحَانَکَ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ".﴾[1]

☆...... پیارے بچو! اگر آپ امی ابو کے ساتھ ہیں تو وہ جہاں کہیں وہیں بیٹھ جائیں۔ اگر اسکول کی وین میں ہوں تو اگر آپ کی سیٹ مقرر ہے تو وہیں بیٹھیں، دوسروں کی سیٹ پر نہ بیٹھیں۔

☆...... بعض بچے سیٹوں پر جوتے پہنے ہوئے پاؤں رکھ دیتے ہیں، یہ بری بات ہے، اس سے سیٹیں خراب ہو جاتی ہیں اور دوسرے مسلمان بھائی کو تکلیف ہوتی

---

[1] (حصن حصین ص ۱۷۱)

ہے۔ایسا بالکل نہیں کرنا چاہیے۔

☆......گاڑی جب اونچی جگہ پر چڑھنے لگے تو پیارے بچو! اس وقت اللہ اکبر پڑھنا چاہیے اور جب نیچے اترنے لگے تو سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں یہی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[1]

☆...... پیارے بچو! آپ کبھی کشتی پر بیٹھے ہیں، اگر بیٹھے ہیں تو کیا آپ نے کشتی پر سوار ہونے کی دعا پڑھی تھی، یا نہیں؟؟ چلیں اگر پڑھی تھی تو بہت اچھی اگر نہیں تو آئندہ ضرور پڑھیئے، کشتی میں سوار ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿"بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ الرَّحِيْمٌ"﴾ [2]

---

[1] (ابن سنی رقم ۵۱۶) [2] (ابن سنی رقم:۵۰۰)

اسکول کے آداب

پیارے بچو! آپ جب اسکول جائیں تو وہاں بھی آپ کو اچھے اچھے آداب کے ساتھ رہنا چاہیے، تاکہ اسکول میں بھی آپ کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے کے خلاف نہ ہو اور نہ ہی کسی کے لئے تکلیف کا سبب ہو۔ اب آپ انتظار کر رہے ہوں گے کہ ہم آپ کو اسکول کے آداب بتائیں تاکہ آپ ان پر عمل کر کے اچھے بچے بن جائیں اور اللہ تعالیٰ اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے خوش ہو جائیں۔ چلیں انتظار چھوڑیں، اب ہم آپ کو اسکول کے آداب بتاتے ہیں غور سے سنیں۔

پیارے بچو! اسکول میں آپ کا تعلق اسکول کے ساتھ ساتھ کچھ اور چیزوں سے بھی ہوتا ہے آپکو ان سب کا ادب کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم ان سب کے آداب آپ کو بتاتے ہیں۔ جیسے اسکول کا ادب، اساتذہ کا ادب، اسکول کے ساتھیوں کا ادب اور اپنے جماعت ساتھیوں کا ادب اور ان کے حقوق وغیرہ۔

سب سے پہلے ہم آپ کو اسکول کے آداب بتاتے ہیں:

پیارے بچو! اسکول آپ کی تعلیم گاہ ہے یہی وہ جگہ ہے جہاں آپ علم حاصل کرتے ہیں اس لئے اسکول کا ادب بہت ضروری ہے۔ اسکول کے آداب یہ ہیں:

☆...... پیارے بچو! سب سے پہلے تو اسکول کے قوانین ہیں ان کا ادب و احترام اور ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ آپ نے داخلہ لیتے وقت اسکول کی انتظامیہ سے یہ عہد کیا تھا کہ آپ اسکول کے تمام قوانین پر چلیں گے۔ اب نہ چلنے کی صورت میں آپ کو عہد توڑنے کا گناہ ہوگا جو بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ اس لئے اس سے ضرور بچنا چاہیے۔ آپ جیسے اچھے بچے ایسا نہیں کرتے ہیں۔

☆...... اسکول کی ساری چیزوں کا ادب و احترام ضروری ہے۔ ڈیسک، ٹیبل، کرسی، تختہ سیاہ (بلیک بورڈ)، کھڑکی دروازے، چاک، ڈسٹر اسی طرح اور دوسری چیزوں کا ادب کرنا چاہیے۔ پیارے بچو! یہ ساری چیزیں آپ کو ضرورت کے لئے استعمال کرنے کے لئے دی گئی ہیں، اس لئے یہ آپ کے پاس امانت ہیں، ان کو خراب کرنا بہت ہی بری بات ہے اور امانت میں خیانت ہے۔ جو بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو امانت میں خیانت کرے اس کا دین (اچھا) نہیں ہے۔[1]

یعنی وہ اچھا دین دار آدمی نہیں ہے پیارے بچو! کیسی افسوس کی بات ہے کہ خیانت کرنے سے آدمی کا دین خراب ہو جاتا ہے اس لئے خیانت کرنے سے بچنا چاہئے۔

اس لئے بچے! اسکول کی چیزوں کو خراب نہیں کرنا چاہیے ہمیں آپ جیسے

---

[1] (مشکوٰۃ ص ۱۵)

پیارے بچوں سے امید ہے کہ آپ ایسا نہیں کریں گے۔

☆......اسی طرح اچھے بچو! اسکول کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اسکول کو صاف رکھیں جس طرح آپ اپنے گھر کو صاف رکھتے ہیں، اسی طرح اپنے اسکول کو صاف رکھنا چاہیے ادھر ادھر کچرا پھیلانا اچھی بات نہیں ہے۔ ہمیشہ سے یہ عادت بنائیں کہ کچرا صرف کوڑے دان میں ڈالیں اور ادھر ادھر نہ پھیلائیں۔ پنسل چھیل کر اس کا کچرا بھی کلاس روم میں نہ ڈالیں بلکہ یا تو اس کو کلاس میں رکھے ہوئے کوڑے دان میں ڈالیں یا پھر اپنے بیگ میں چھوٹی سی ڈبیا رکھیں اور کچرا اس میں ڈالیں۔

☆......ایسے ہی پیارے بچو! صفائی میں یہ بات شامل ہے کہ آپ اسکول اور خصوصی طور پر اپنی کلاس کی دیواروں پر چاک، پنسل یا پین سے نہیں لکھیں۔ لکھی ہوئی دیواریں کتنی بری لگتی ہیں۔ بعض بچے تو دیواروں پر سیاہی چھڑک دیتے ہیں یہ بہت ہی بری بات ہے۔ پیارے بچو! آپ یہ سوچیں کہ کیا آپ اپنے گھر کی دیواروں کو بھی ایسا ہی خراب کرتے ہیں؟ نہیں تو پھر اسکول کی دیواریں کیوں خراب کرتے ہیں۔ مسلمان تو جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے پسند کرتا ہے۔ اس لئے اسکول کی دیواروں کو بھی خراب نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح بعض بچے ایک دوسرے کے کپڑوں پر سیاہی چھڑکتے ہیں یہ تو اور بھی بری بات ہے۔ پیارے بچو! ان ساری باتوں میں بہت سے گناہ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ جیسے کسی کو تکلیف دینا، یہ حرام ہے، سیاہی کو ضائع کرنا یہ اسراف ہے، کپڑوں پر

سیاہی ڈالنے سے آپ کی امی کو کپڑے دھونے میں زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اس سے
امی کو تکلیف دینے کا گناہ ہوتا ہے۔ امی ابو نے آپ کو یہ سیاہی، چاک اور پینسل وغیرہ
لکھنے پڑھنے کے استعمال کے لئے دی ہے اس کا غلط جگہ پر استعمال خیانت ہے اور اس
سے امی ابو کو تکلیف ہوتی ہے یہ بھی والدین کی نافرمانی وغیرہ کا گناہ ہوتا ہے، گندی
عادت پڑتی ہے اس سے برے اخلاق پیدا ہوتے ہیں، برے اخلاق والا ہونے کا
گناہ ہوتا ہے اس کے علاوہ اور بھی بہت سے گناہ ہیں۔ اس لئے پیارے بچو! ان
عادتوں سے بہت بچنا چاہئے۔ اچھے بچے ایسے کام نہیں کرتے ہیں اور آپ تو اچھے بچے
ہیں اس لئے آپ.............جی ہاں! آپ تو ایسا نہیں کریں گے نا،، شاباش۔

☆......بعض بچے اسکول کے بیت الخلاء کی دیواروں پر من پسند نعرے
لکھتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ انہیں لکھنے کے لئے کوئی اور جگہ ہی نہیں ملی ہے۔ پیارے بچو!
یہ بھی بہت ہی گندی عادت ہے اس سے آلات علم (یعنی علم سیکھنے کی چیزوں) کی بے
ادبی ہوتی ہے (کہ پنسل، پین وغیرہ کو غلط جگہ استعمال کرنا ہے)۔

دوسری بات یہ کہ بچو! ایسی جگہ عموماً فضول باتیں لکھی ہوتی ہیں کیونکہ اچھی
باتیں لکھنے کی یہ جگہ نہیں ہے۔ اس لئے اس بری عادت سے بھی آپ بہت دور
رہیں۔ شاباش۔

☆......بعض بچے چھالیہ، ببل اور ٹافی وغیرہ کھا کر اس کے ریپر اور کھائی
ہوئی ببل ٹیبل یا ڈیسک کے نیچے چپکا دیتے ہیں یہ بھی بہت بری بات ہے۔

ویسے بھی چھالیہ اور ببل وغیرہ کھانا کوئی اچھی بات نہیں ہے پھر اس کے بعد ایسا کرنا تو اور بھی بری بات ہے۔ اس سے دوسروں کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور آلات علم (یعنی ڈیسک ٹیبل وغیرہ) کی بے ادبی بھی ہوتی ہے۔

☆...... بعض بچے ٹیبل، ڈیسک وغیرہ پر اپنا بڑا بڑا نام لکھتے ہیں۔ یہ بھی غلط ہے کیونکہ یہ چیزیں آپ کی اپنی (ملکیت) نہیں ہیں بلکہ یہ تو صرف آپ کو ضرورت کے لئے امانت کے طور پر دی گئیں ہیں۔ اس سے امانت میں خیانت ہوگی جو بہت بڑا گناہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر ہر لڑکا لکھنے لگے تو ٹیبل وغیرہ کالی ہو جائے گی اور بہت ہی بری لگے گی۔ اس لئے پیارے بچو! اس سے بھی بچنا چاہیے۔

اساتذہ کا ادب واحترام

پیارے بچو! اس علم کے سفر میں دو چیزیں سب سے زیادہ محترم ہیں:

(۱) استاد، (۲) کتاب۔

استاد آپ کے علم حاصل ہونے کے ذرائع میں سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ استاد کے ادب سے علم میں برکت ہوتی ہے اور بے ادبی سے محرومی ہوتی ہے [۱] اب استاد کے ادب واحترام کا حق کس طرح پورا ہو اور اس کی ادائیگی کا طریقہ کیا ہے۔ اس کے لئے ہم آپ کو اب استاد کے ادب کے بارے میں بتاتے ہیں تاکہ آپ ان باتوں پر عمل کریں اور بے ادبی سے خوب بچیں۔ چلیں اب یہ ساری باتیں سننے کے لئے تیار ہو جائیں۔

☆...... پیارے بچو! جب بھی استاد کے پاس جانا ہو تو اجازت لے کر جائیں اسی طرح جب واپس آنا ہو تو اجازت لے کر واپس آئیں۔ [۲]

☆......استاد کو سلام کرنے میں پہل کرنا چاہیے۔

☆...... جب استاد کے پاس بیٹھیں تو حاضر ذہن سے بیٹھنا چاہیے۔ [۳] تاکہ استاد جو بات کہیں وہ پوری طرح سمجھ میں آئے۔

[۱] (استاد شاگرد کے حقوق، ص:۲۶) [۲] (تذکرۃ السامع، ص:۹۵،۹۶) [۳] (تذکرۃ السامع، ص:۱۰۷)

☆......استاد کے پاس بیٹھ کر ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہیے۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے، اس سے بچنا چاہیے۔ [1]

☆......جب استاد بات کریں تو پوری طرح متوجہ ہو کر بات سننی چاہیے۔

☆......استاد کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ بعض بچے استاد کی غیر موجودگی میں استاد کی کرسی پر بیٹھ جاتے ہیں۔ یہ استاد کے ادب کے خلاف ہے۔ [2]

☆......استاد کا نام نہیں لینا چاہیے بلکہ ادب سے مخاطب ہونا چاہیے۔ امام احمد جو ایک بڑے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے کبھی استاد کا نام نہیں لیا۔ [3]

☆......استاد کے آگے بھی نہیں چلنا چاہیے۔ یہ بھی ادب کے خلاف ہے۔ [4]

☆......اگر استاد سے کوئی غلطی ہو جائے تو اس کے لئے اچھا عذر (بہانہ) تلاش کرنا چاہیے کہ شاید اس وجہ سے استاد محترم نے ایسا کیا ہو یا شاید کوئی شرعی مجبوری کی وجہ سے کیا ہو وغیرہ۔

☆......جب استاد کو کاپی یا کتاب دیں تو جو جگہ دکھانی ہو کتاب کو کھول کر دینا چاہیے اور وہ جگہ دکھانی چاہئے۔ اسی طرح اگر قلم دیں تو قلم بھی کھول کر دینا چاہیے۔ [6]

☆......تواضع تو سب ہی سے اختیار کرنا چاہیے، مگر استاد کے ساتھ خصوصیت سے تواضع کرنا چاہیے کیونکہ بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] (اصلاح وانقلاب امت، ص:۲۸۴ تذکرۃ السامع، ص:۹۷،۹۸) [2] (تعلیم المتعلم ص:۲۲)
[3] (آداب المتعلمین: ص۲۹) [4] (تعلیم المتعلم، ص:۲۲) [5] (مفتاح السعادہ ومصباح ایسا، ص:۲۶)
[6] (تذکرۃ السامع والمتعلم، ص:۱۰۹)

نے فرمایا ہے جن سے علم سیکھو، ان سے تواضع کے ساتھ پیش آؤ۔ [1]

☆...... اگر استاد کسی بات پر سختی کرے تو اس کو خوشدلی سے برداشت کرنا چاہیے۔ [2] ایسے موقع پر استاد سے ناراض ہونا یا منہ بنانا یا کسی طریقے سے ناراضگی کا اظہار کرنا سب بے ادبی ہے، اس سے بہت بچنا چاہیے۔

☆...... جب استاد کوئی کام کرنے کے لئے کہے تو اس کو فوراً کرنا چاہیے۔ اسی طرح گھر کا کام (ہوم ورک) دیں تو اس کو بھی کرنا چاہیے یہ بھی استاد کے حق میں شامل ہے۔ [3]

☆...... استاد کی خدمت کرنی چاہیے، پانی پلانا یا کوئی کام کرنا یہ سب خدمت میں داخل ہے۔

☆...... اسی طرح استاد کے لئے دعا بھی کرنی چاہیے۔ امام ابوملیقہ رحمہ اللہ ایک بزرگ ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں نے کوئی نماز ایسی نہیں پڑھی جس کے بعد اپنے استاد کے لئے دعا نہ کی ہو۔ [4]

دیکھا بچو! ان امام صاحب نے استاد کا کیسا ادب کیا اسی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو علم و بزرگی عطا فرمائی تھی۔ پیارے بچو! آپ کو بھی اپنے استادوں کے لئے دعا کرنی چاہیے۔

---

[1] (جامع بیان العلم:۱/۱۰۱) [2] (مفتاح السعادہ و مصباح السیادہ:۱/۲۲) [3] (اصلاح انقلاب، ص:۲۸۴)
[4] (آداب المتعلمین، ص:۴۰)

ساتھیوں کے حقوق

پیارے بچو! اسکول میں آپ کے اور بھی ساتھی پڑھتے ہوں گے کچھ آپ کی کلاس میں بھی پڑھتے ہوں گے۔ ان میں سے بعض کے ساتھ تو آپ کی بہت اچھی دوستی ہوگی اور کچھ سے دعا سلام کا تعلق ہوگا۔ کچھ بھی ہو سب کے حقوق آپ کے ذمہ ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان حقوق کو ادا کرنے ہی سے راضی و خوش ہوں گے۔ اس لئے ان کو ادا کرنا ضروری ہے۔

پیارے بچو! ہم آپ کو آپ کے ساتھیوں کے حقوق بتانے سے پہلے یہ بتادیں کہ اچھے ساتھی کتنی بڑی نعمت ہیں۔ بچو! یہ ساتھی آپ کے تعلیمی سفر کے مسافر ساتھی ہیں اور استاد آپ کے رہنما اور رہبر ہیں۔ جس طرح دنیا کا سفر ساتھیوں کے ساتھ الفت (پیار) ومحبت کے بغیر اچھا نہیں گذرتا ہے، اسی طرح آپ کا یہ علمی سفر بھی ساتھیوں کے ساتھ الفت ومحبت (اور ان کے حقوق کی ادائیگی) کے بغیر اچھا نہیں ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ساتھیوں میں ایک دوسرے سے الفت ومحبت ہو۔ [1]

پیارے بچو! اگر آپ کا اسکول نہ ہوتا، آپ کے ساتھی نہ ہوتے اور آپ اکیلے ہی پڑھتے تو آپ کو کتنی مشکل ہوتی۔ اسکول سے آپ کو پڑھائی کا ماحول ملتا ہے

[1] (مفتاح السعادۃ ومصباح السیادہ، ص ۴۰)

آپ جیسے اور بھی بچے مختلف کلاسوں میں پڑھ رہے ہوتے ہیں آپ کے ساتھی بھی آپ کے ساتھ پڑھ رہے ہیں۔ان سے پڑھائی کا ایک ماحول بن رہا ہے جس سے پڑھنا آسان ہوجاتا ہے۔ اسی طرح آپ کے ساتھی جو آپ کے ہم جماعت (Class Fellow) آپ کے بہت کام آتے ہیں۔اگر آپ کسی دن کسی مجبوری کی وجہ سے اسکول نہ جاسکیں تو تمام پڑھے ہوئے اسباق آپ کو بتاتے ہیں۔آپ کے چُھوٹے ہوئے کام کے پورا ہونے میں آپ کی مدد کرتے ہیں، اپنی کاپی پر کام اتارنے کے لئے آپ کو اپنی کاپی دیتے ہیں۔اگر آپ کو استاد کی بات سمجھنے میں کوئی کمی رہ گئی ہو تو آپ ان سے پوچھ سکتے ہیں اور اپنی کمی پوری کر سکتے ہیں۔آپ کی جماعت میں بعض ساتھی اچھا پڑھتے ہیں آپ بھی ان سے مقابلے کے لئے ہمت باندھ کر اپنی محنت بڑھاتے ہیں اور بعض ساتھی آپ سے کم پڑھتے ہیں آپ ان کو سبق یاد کرا کر اور سمجھا کر ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں اور اپنا سبق پکا کرتے ہیں اور ساتھ میں خوب ثواب حاصل کرتے ہیں۔

پیارے بچو! یہ سارے فائدے ان ہی ساتھیوں کی وجہ سے ہیں اس لئے اپنے ساتھیوں کی قدر کرنا چاہیے اور ان کا ادب واحترام اور ان سے الفت ومحبت کرنی چاہیے، بچو! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک بڑے صحابی ہیں۔کسی نے ان سے پوچھا آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محترم اور عزت والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا: میرا وہ ساتھی جو (میرے پاس بیٹھنے کے لئے میری محبت میں) لوگوں کو پھلانگ کر

میرے پاس آکر بیٹھے اگر میں (اس کے اکرام میں) اس پر مکھی نہ بیٹھنے دے سکتا، تو ایسا کرتا۔ [1]

دیکھا بچو! آپ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھی کے اکرام میں کتنی اچھی بات فرمائی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کے اکرام کا خیال رکھتے ہوئے اگر مکھی بھی نہ بیٹھنے دیتا تو ایسا کرتا یعنی جو چیز میرے بس میں نہیں وہ کرسکتا تو کرتا مگر جو بس میں ہے وہ تو ضرور کرنا چاہیے۔ آیئے اب ہم آپ کو ساتھیوں کے آداب بتاتے ہیں:

☆...... ہر ساتھی کا ادب واحترام کرنا چاہیے (اور ہر ایک کو اپنے سے اچھا سمجھنا چاہیے)۔ [2]

☆...... جب کوئی ساتھی آئے تو اس کے لئے جگہ بنانا چاہیے۔ [3]

☆...... کوئی ساتھی اگر سبق میں نہ آسکا تو اس کو سبق بتانا اور اس کام میں اس کی مدد کرنا چاہیے۔ [4]

☆...... ساتھی کی طرف پیر پھیلا کر نہیں بیٹھنا چاہیے کہ یہ اس کے اکرام کے خلاف ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ [5]

☆...... ساتھی کی چیز بغیر اجازت کے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اسی طرح

---

[1] (الفقیہ والمتفقہ، ص:۱۱۱، ۱۱۲) [2] تعلیم المتعلم، ص:۶۷ [3] (اصلاح انقلاب امت، ص:۳۰۶)
[4] (اصلاح انقلاب امت، ص:۳۰۵) [5] (الفقیہ والمتفقہ، ص:۱۱۲)

خود اگر استعمال کے لئے لی ہے تو دوسرے کو نہیں دینا چاہیے۔

☆......دوسرے کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔

☆......بعض بچے ساتھیوں کی چیزیں چھپا کر انہیں پریشان کرتے ہیں، یہ بھی بہت بری بات ہے اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے کسی مسلمان کو تکلیف دینا حرام ہے، اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں۔

☆......ساتھیوں کی شکایتیں بھی نہیں کرنا چاہیے۔

☆......کسی ساتھی کا مذاق بھی نہیں اڑانا چاہیے۔ یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے: کوئی کسی کا مذا نہ اڑائے ہوسکتا ہے جس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے وہ اس مذاق اڑانے والے سے اچھا ہو۔ [1]
اللہ تعالیٰ اس کو اس عیب سے نجات عطا فرمائیں اور تمہیں اس میں مبتلا کر دیں۔ بچو! ہمیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں کون بہتر ہے اور ہمارا کیا درجہ ہے اسلئے اس سے بہت بچنا چاہیے۔

کس کو دوست بنانا چاہئے:

پیارے بچو! اچھی بات تو یہ ہے کہ آپ دوست نہ بنائیں کیونکہ اس سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے اور آدمی کا کام پورا نہیں ہوتا ہے۔ اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ طالب علم کو چاہیے کہ وہ اپنے تعلقات، دوستیاں اور میل جول کم رکھے خصوصاً ایسا

---

[1] (سورہ حجرات آیت نمبر ۱۱)

دوست جو کھیل کود میں لگا رہے اور فکر (وسمجھداری) میں کمی ہو کیونکہ طبیعتیں چور ہوتی ہیں (یعنی دوسروں کی عادتیں اپنا لیتی ہیں)۔

پیارے بچو! زیادہ دوستیوں کا نقصان عمر کا بے فائدہ ضائع ہونا ہے۔[1]

اچھے بچو! اس کے باوجود بھی آدمی کو دوست بنانے کی ضرورت ہوتی ہے، اچھا دوست اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر ضروت ہو تو کیسے ساتھی کو دوست بنانا چاہیے۔ ہم آپ کو دوست بنانے کے آداب سکھاتے ہیں۔

☆...... اگر ضرورت ہو تو ایسے ساتھی کو دوست بنانا چاہئے جو نیک ہو، دیندار ہو، متقی ہو، ذہین ہو اور اس میں خیر زیادہ اور شر کم ہو۔ (یعنی اس میں اچھی عادتیں زیادہ ہوں اور بری عادتیں کم ہوں) اگر وہ ایسی اچھی عادات کا مالک ہو کہ اگر آپ کوئی کام کی بات بھول جائیں تو آپ کو یاد دلانے والا ہو، اسی طرح دوسرے کاموں میں آپ کی مدد کرنے والا ہو تو ایسے ساتھی کو اپنا دوست بنائیں۔[2]

پیارے بچو! ایک بزرگ گزرے ہیں ان کا علامہ زرنوجی رحمہ اللہ وہ فرماتے ہیں: دوست ایسا بنانا چاہیے جو خوب محنتی ہو، نیک اور پرہیز گار ہو، سست نہ ہو، کام کو ادھورا نہیں چھوڑتا ہو بے کار باتیں کم کرتا ہو، لڑائی جھگڑا کرنے والا نہ ہو۔[3]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک بڑے صحابی ہیں، جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی ہیں۔ ان سے کسی نے پوچھا

---

[1] (تذکرۃ السامع، ص:۸۳) [2] (تذکرہ السامع والمتکلم، ص:۸۴) [3] (تعلیم المتعلم، ص:۱۹)

بہترین ساتھی کون ہے کہ جس کے ساتھ آدمی بیٹھے؟ آپ نے فرمایا: ایسا آدمی جس کو دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کی یاد آئے، جس کے بولنے سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل سے آخرت کی یاد آئے۔ [1]

دیکھا بچو! آپ نے آدمی کو کیسا دوست بنانا چاہیے۔ جو دیندار ہو، اس میں خیر اور بھلائی زیادہ ہو وغیرہ۔

پیارے بچو! دوست انسان کی پہچان ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا امتحان ان کے ساتھیوں سے کیا کرو (یعنی یہ دیکھنے کے لئے کہ یہ آدمی کیسا، اس کے دوست کو دیکھا کرو) اس لئے کہ ہر آدمی دوست ایسے آدمی کو بناتا ہے جس کا طور طریقہ (عادت وغیرہ) اس کو پسند ہو۔ [2]

بچو! ایک شاعر نے کہا ہے اشعار عربی میں ہیں، ہم آپ کو ان کا ترجمہ بتاتے ہیں:

(۱) جب تم لوگوں کے ساتھ بیٹھو تو لوگوں میں بہترین لوگوں کے ساتھ بیٹھو، برے اور بے کار لوگوں میں نہ بیٹھو تا کہ تم بھی بروں کے ساتھ بیٹھنے کی وجہ سے برے سمجھے جاؤ۔

(۲) کسی کے حالات اچھے ہیں یا برے خود اس سے نہ پوچھو بلکہ اس کے دوستوں کو دیکھو کیونکہ آدمی اپنے دوست کی چال ہی چلتا ہے (یعنی وہی کرتا ہے جو دوست کرتا ہے، اگر وہ برا ہے تو یہ بھی برائی کرے گا، اگر وہ اچھا ہے تو

---

[1] (تعلیم المتعلم، ص:۳۰) [2] (حاشیہ تعلیم المتعلم، ص:۲۰)

یہ بھی اچھائی کرے گا)۔

(۳) اس لئے اگر دوست برا ہے تو فوراً اس کا ساتھ چھوڑ دو اگر دوست اچھا ہے تو اس کو دوست بناؤ اور اس کی اچھی عادتیں اپناؤ۔

پیارے بچو! بات یہ ہے کہ صحبت کا اثر آدمی میں آہستہ آہستہ پیدا ہوتا ہے اور آدمی دوست جیسا ہی ہو جاتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بات مختلف طریقوں سے بتائی ہے۔ ایک جگہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ مسلمان ہی پیدا ہوتا ہے مگر اس کے ماں باپ اس کو یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ [۱]

پیارے بچو! اس کا مطلب یہ ہے کہ بچہ ماحول کے اثر سے بدل جاتا ہے جیسے ماں باپ ہوتے ہیں یہ بچہ بھی ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس لئے ماحول کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ حکیم لقمان رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا! نیک لوگوں کی مجلس میں بیٹھا کرو تمہیں اس سے فائدہ ہوگا اگر ان پر رحمت نازل ہوگی تو تمہیں بھی ملے گی اور برے لوگوں کی صحبت میں کبھی نہیں بیٹھا کرو، ان سے فائدہ کی کوئی امید نہیں ہے اگر کسی وقت ان پر کوئی آفت نازل ہو تو تم بھی اس میں شریک ہو گے۔ [۲]

ان ساری باتوں سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھنا چاہیے اور کن لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اسی طرح کن لوگوں کو دوست بنانا

---

[۱] (تعلیم المتعلم، ص:۳۰) [۲] (جامع بیان العلم:۱/۱۲۹)

چاہیے اور کن لوگوں کو نہیں بنانا چاہیے۔ ہمیں آپ جیسے پیارے بچوں سے پوری امید ہے کہ آپ اس پر خوب عمل کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

بچو! اب تو لگتا ہے کہ آپ کے اسکول کی چھٹی ہونے والی ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ ہم آپ کو اب گھر میں داخل ہونے کے آداب بتائیں۔ پیارے بچو! آپ کو اسکول سے نکلتے وقت بھی ان سارے آداب کا خیال رکھنا چاہیے جو آپ گھر سے نکلتے وقت رکھتے ہیں پھر پیدل یا سواری کے آداب بھی وہی ہیں۔ چلئے ایسا نہ ہو کہ آپ کا گھر آجائے کیونکہ آپ کا گھر آنیوالا ہے اس لئے ہم آپ کو گھر میں داخل ہونے کے آداب بتاتے ہیں۔

گھر میں داخل ہونے کے آداب

پیارے بچو! گھر گوشۂ عافیت (یعنی چین سکون اور عافیت کی جگہ) ہوتا ہے۔ آدمی گھر میں چین وسکون حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اب اس خانۂ سکون (سکون کی جگہ) میں آدمی کوکن آداب کی رعایت کرنا چاہئے جسکی وجہ سے گھر کا سکون اور چین باقی رہے گھر امن وامان کی جگہ بنا رہے اور شیطان کا اس میں کوئی عمل دخل (حصہ) نہ رہے۔ اس کے بارے میں ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا طریقے بتائے ہیں۔ اب ہم آپ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے وآداب بتاتے ہیں غور سے سنیئے اور عمل کیجئے۔

☆...... پیارے بچو! جب آپ گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھ کر داخل ہوں:

﴿"أَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا وَتَوَكَّلْنَا"﴾[1]

☆...... مستحب ہے کہ آدمی گھر میں ذکر کرتا ہوا جائے۔

یہ دعا پڑھیں یا کوئی بھی ذکر کریں دونوں صحیح ہے۔[2]

---

[1] (ابوداؤد:۲/۶۹۵) [2] (شرح مسلم:۲/۱۷۲)

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی گھر میں داخل ہوتے اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے کہ یہاں تمہارے لئے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور رات کا کھانا ہے۔ اگر گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر نہیں کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے یہاں تمہارے لئے رات ٹھہرنے کی جگہ ہے اور جب کھانا کھاتے وقت ذکر نہیں کرتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے یہاں تمہیں رات ٹھہرنے کی جگہ بھی مل گئی اور کھانا بھی مل گیا۔ [۱]

پیارے بچو! ایک مزے کی بات بتائیں اس شیطان کا نام راسم ہے۔ [۲]

اس دعا کے پڑھنے کے بعد سلام کرنا چاہیے۔ [۳] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ چلیں ہم آپ کو تھوڑے فضائل بتاتے ہیں:

(۱) گھر کی بھلائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ [۴] (۲) گھر والوں کے لئے برکت کا سبب ہے [۵] (۳) شیطان گھر میں داخل نہیں ہوگا [۶] (۴) ایسا آدمی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں آجاتا ہے۔ [۷]

پیارے بچو! آپ نے سنا سلام گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنے سے

---

[۱] (مسلم:۲/۱۷۴) [۲] (فتوحات ربانیہ:۱/۳۵۱) [۳] (ابوداؤد:۲/۳۳۹) [۴] (ترمذی:۲/۹۹)
[۵] (ترمذی:۲/۹۹) [۶] (مکارم الاخلاق للخرائطی:ص۱۸۷، منتقی) [۷] (ابوداؤد:۲/۳۳۷)

کتنے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔اب آپ ہمیشہ سلام کر کے گھر میں داخل ہوں گے اور کبھی نہیں بھولیں گے۔

☆......اسی طرح پیارے بچو! گھر میں چپکے سے داخل نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ بتا کر داخل ہونا چاہیے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیشہ بتا کر داخل ہوتے کبھی چپکے سے داخل نہیں ہوتے تھے۔[1]

پیارے بچو! کبھی گھر میں کوئی اس حالت میں ہوتا ہے کہ اس کو ناپسند ہو کہ اس حالت میں کوئی اس کو نہ دیکھے اسی طرح اور بہت سی باتیں ہوسکتی ہیں اس لئے بتا کر داخل ہونا چاہیے۔ذرا سا کھٹکا کر، کھنکھار کر یا کسی بچے کا نام لے کر داخل ہونے چاہیے تاکہ گھر والوں کو معلوم ہو جائے کہ کوئی آرہا ہے اور وہ اپنی ہیئت درست کرلیں یا عورتیں پردہ کرلیں وغیرہ بغیر بتائے گھر میں داخل ہونا گویا گھر والوں کی جاسوسی کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جاسوسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اسی طرح بچو! گھر میں داخل ہوتے وقت زیادہ اونچی آواز سے سلام نہیں کرنا چاہیے بلکہ اتنی اونچی سے سلام کرنا چاہئے کہ جو لوگ جاگ رہے ہوں وہ سن لیں اور جو لوگ سو رہے ہوں ان کی نیند خراب نہ ہو۔ پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں داخل ہوتے وقت اتنی آواز سے سلام کرتے کہ جاگنے والے سن لیتے اور سونے والوں کی نیند خراب نہیں ہوتی تھی۔[2]

---

[1] (زاد المعاد:۲/۱۹)　[2] (ابن سنی، رقم:۴۵۶)

پیارے بچو! اب آپ گھر پہنچ گئے ہیں اور آپ نے ان سارے آداب پر گھر میں داخل ہوتے وقت عمل بھی کریں گے شاباش۔ پیارے بچو! اگر ظہر آپ نے ابھی پڑھ لی ہے تو ٹھیک ورنہ پہلے آپ جلدی سے اپنا یونیفارم بدل کر وضو سے فارغ ہو کر نماز پڑھیئے، چھوٹے بچے اور بچیاں تو گھر میں پڑھیں اور بڑے بچے مسجد سے پڑھ کر آئیں۔ پھر اب آپ کیا کریں گے بولئے .... جی ہاں آپ کو بہت بھوک لگی ہے ، چلیئے کھانا کھانے سے پہلے کھانے کے آداب تو سن لیجئے تا کہ آپ کا کھانا بھی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوش کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ چلیئے جلدی سنیئے اور عمل کیجیے ...... یعنی ان آداب کے ساتھ کھانا کھایئے۔

کھانا کھانے کے آداب

پیارے بچو! کھانا انسان کی ضرورت ہے لیکن اگر ہم اس کھانا کھانے میں بھی اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق عمل کریں گے تو یہ کھانا کھانا ہمارا دین بن جائے گا۔ جس طرح ہر لقمہ پر ہمارا پیٹ بھرے گا اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوتے چلے جائیں گے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بندے سے (اس بات پر بھی) راضی ہو جاتے ہیں کہ جب وہ (کھانے کا) لقمہ کھاتا ہے یا (پانی کا ایک) گھونٹ پیتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے (یعنی الحمد للہ کہتا ہے)۔ [۱]

ایک حدیث میں ہے کہ (جو آدمی کھانے کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ) اس کو جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ [۲]

سنا پیارے بچو! آپ نے اللہ تعالیٰ کھانے پر تعریف کرنے والے سے کتنے خوش ہوتے ہیں اسی لئے علماء نے لکھا ہے کہ کھانے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا مستحب ہے۔ [۳] چلئے اب ہم آپ کو باقی آداب بتاتے ہیں۔

---

[۱] (مسلم: ۲/۳۵۲) [۲] (فتوحات ربانیہ: ۵/۲۲۸) [۳] (شرح مسلم: ۲/۳۵۲)

☆......کھانا اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کھانا چاہیے۔ اس نیت سے کھانا چاہیے کہ اس سے عبادت کی قوت حاصل کی جائے صرف لذت اور پیٹ بھرنے کے لئے نہیں کھانا چاہیے۔ پیارے بچو! حضرت ابراہیم رحمہ اللہ ایک بزرگ گزرے ہیں وہ فرماتے ہیں: میں نے اسی سال کی عمر میں کبھی اپنی خواہش کے لئے نہیں کھایا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر کھایا ہے۔ [۱]

پیارے بچو! ہمیں بھی اسی طرح اللہ ہی کا حکم سمجھ کر کھانا چاہیے۔ [۲]

☆......اکھٹے سب کیساتھ بیٹھ کر کھانا کھانا چاہئے۔ اس کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ہم کھانا کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہو گے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ کھانا اکھٹے بیٹھ کر کھایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھایا کرو تو اس میں برکت ہوگی۔ [۳]

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اکیلے بیٹھ کر نہیں کھانا چاہئے۔ بعض بچے الگ الگ بیٹھ کر کھاتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ بلکہ سب کے ساتھ ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا چاہئے اس سے برکت بھی حاصل ہوتی ہے اور ایک دوسرے سے آپس میں محبت بھی ہوتی ہے۔ ایک اور پیاری بات یہ کہ ہمارے پیارے نبی صلی

---

[۱] (احیاء العلوم: ۲/۴)　[۲] (احیاء العلوم ۲/۴)　[۳] (مشکوۃ ص۔ ۳۶۹)

اللہ علیہ وسلم اکیلے کھانا نہیں کھاتے تھے۔ [1]

ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے ہاں اگر سب کھا چکے ہیں یا کوئی مجبوری ہو تو دوسری بات ہے مگر اچھا یہی ہے کہ سب اکھٹے بیٹھ کر کھائیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ ''سب کامل کر ایک ساتھ کام کرنا تمدن کی بنیاد اور حسن معاشرت کا ذریعہ ہے اسی لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند فرمایا ہے۔ دوست احباب یا گھر کے لوگ کھانا ایک ساتھ مل کر کھائیں اس میں برکت بھی ہوتی ہے دوسرے اس سے کھانا زیادہ برباد بھی نہیں ہوتا ہے۔ کوئی کم کھاتا ہے کوئی زیادہ کھاتا ہے سب مل کر برابر ہو جاتا ہے۔ اور کھانا سب کو مل جاتا ہے۔ اسی طرح اس سے گھر والوں کا ایثار ثابت ہوتا ہے (جو ایک دوسرے سے محبت پیدا کرتا ہے) [2]

☆...... کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کی برکت کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے میں ہے۔ [3]

اس سے فقر (محتاجگی اور تنگی) بھی دور ہوتی ہے۔ [4]

پیارے بچو! ہاتھ گٹوں تک دھونا چاہیے صرف انگلیوں کو نہیں دھونا چاہیے کیونکہ سنت ہاتھوں کو گٹوں تک دھونے سے حاصل ہوگی۔ ہاتھ دھونے کے ساتھ کلی

[1] (مکارم اخلاق منتقیٰ للخرائطی: ص ۷۵) [2] (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۳۸۱/۸)
[3] (ترمذی: ۳/۲) [4] (احیاء: ۳/۲) [5] (عالمگیری: ۳۳۷/۵)

بھی کر لینی چاہئے۔ [1]

☆...... زمین پر دستر خوان بچھا کر کھانا چاہیے۔ یہ سنت طریقہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے دستر خوان بچھایا جاتا تھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ [2]

پیارے بچو! اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں بھی زمین پر بیٹھ کر دستر خوان بچھا کر کھانا چاہیے تاکہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والے ہوں۔ دستر خوان کی فضیلت بھی ہے کہ جب تک دستر خوان بچھا رہتا ہے فرشتے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ بچو! آپ نے سنا دستر خوان پر کھانے کی کتنی فضیلت ہے، اسی طرح حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دستر خوان چمڑے کا ہوتا تھا اور گول ہوتا تھا۔ [3]

☆...... ہمیں بھی چاہیے کہ چمڑے کا دستر خوان بنائیں تاکہ اس میں بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع ہو سکے۔

☆...... ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا ہوں۔ [4]

پیارے بچو! ہمیں بھی ٹیک لگا کر نہیں کھانا چاہیے۔ ہاتھ سے ٹیک لگا کر کھانا، کسی پہلو پر ٹیک لگانا، دیوار یا تکیہ سے ٹیک لگانا یہ سب ٹیک لگانے کے طریقے ہیں۔ [5]

☆...... کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ

---

[1] (بہشتی زیور:۵۱۷) [2] (زادالمعاد، احیاء العلوم:۳/۲) [3] (عمدۃ القاری:۲۱......۳۵، بحوالہ شمائل کبریٰ:۱/۷۹) [4] (ترمذی:۵/۲) [5] (مظاہر حق:۸۴/۴)

تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دائیں ہاتھ سے کھانے کا حکم فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔ [1]

ایک حدیث میں ہے کہ جو بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے شیطان اس کے ساتھ (کھانے میں) شریک ہو جاتا ہے اور کھاتا ہے۔ [2]

پیارے بچو! سنا آپ نے کیسی بری بات ہے کہ شیطان ہمارے کھانے میں شریک ہو جائے جب شیطان شریک ہو گیا تو برکت کہاں سے آئے گی۔ اس لئے دائیں ہاتھ سے کھانا چاہیے۔ اس کی عادت بنانی چاہیے۔

پیارے بچو! بیٹھنے کے دو طریقے ہیں، ایک طریقہ یہ ہے کہ دو زانو بیٹھ کر کھانا چاہیے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کیا جائے اور بائیں پاؤں پر بیٹھا جائے۔ [3]

کھانا تین انگلیوں سے کھانا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت تین انگلیوں سے کھانا کھانے کی تھی۔ [4] اگر ضرورت ہو تو پانچ انگلیاں بھی استعمال کر سکتے ہیں جیسے چاول وغیرہ کیلئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (ضرورت کی وجہ سے) پانچ انگلیوں سے بھی کھایا ہے۔ [5]

☆......کھانے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ پڑھنا چاہیے۔ [6] اگر صرف بسم اللہ پڑھ لیا جائے تو بھی صحیح ہے لیکن اگر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پورا

[1] (ترمذی:۲/۲) [2] (مسنداحمد:۱/۶۸) [3] (مظاہر حق:۴/۸۴) [4] (مسلم:۲/۱۷۵)
[5] (فتح الباری:۱۱/۵۷۸) [6] (حاکم عن ابی حصین اردو مترجم مولانا عاشق الٰہی

پڑھا جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ [1]

پیارے بچو! بسم اللہ ضرور پڑھنا چاہیے، اس سے برکت ہوتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کھانے میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے اس میں برکت نہیں ہوتی ہے۔ [2]

☆...... برتن کے درمیان سے نہیں کھانا چاہیے بلکہ کنارے سے کھانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کھانے کے درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے، اس لئے درمیان سے مت کھاؤ، کنارے سے کھاؤ۔

اسی طرح (اگر کھانا کسی بڑی ٹرے یا بڑے برتن میں چوٹی تک ہے جس میں چار پانچ آدمی کھاتے ہوں تو اس وقت) چوٹی سے کھانا نہیں کھانا چاہئے بلکہ اس طرح کنارے سے کھانا کھانا چاہئے کیونکہ درمیان میں برکت نازل ہوتی ہے۔ [3]

پیارے بچو! بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ سے بے برکتی ہونے کا ایک قصہ ہم آپ کو سناتے ہیں غور سے سنئے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں مدینہ میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف سب سے پہلے ان ہی کو حاصل ہوا تھا۔ وہ فرماتے ہیں: ایک دن ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ کھانا پیش کیا گیا۔ کھانا کے شروع میں اتنی برکت ہوئی کہ ہم نے ایسی برکت نہیں دیکھی، پھر آخر میں اتنی بے برکتی ہونے لگی کہ ہم نے ایسی بے برکتی

---

[1] (شرح مسلم للنووی:۲/۱۷۱، کتاب الاذکار ص۲۱۶) [2] (کنز العمال:۱۹/۱۸۰، بحوالہ شمائل کبریٰ:۱/۶۶)

[3] (احیاء العلوم ملحق:۲/۱۷۶)

نہیں دیکھی۔ ہم نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا یہ کیا بات ہوئی۔ (کہ پہلے تو برکت ہوئی اور بعد میں بے برکتی ہوئی) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب (شروع میں) ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے تو ہم بسم اللہ پڑھ چکے تھے اور بعد میں ایک شخص (ہمارے ساتھ) کھانا کھانے لگا اس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی شیطان اس کے ساتھ کھانا کھانے لگا (اس وجہ سے بے برکتی ہوئی)۔ [۱]

پیارے بچو! اس واقعہ سے آپ کو خوب اچھی طرح بسم اللہ پڑھنے کی برکت سمجھ میں آگئی ہوگی۔ اس لئے کسی ساتھی کو بسم اللہ بلند آواز سے پڑھ لینا چاہیے تا کہ اگر کوئی بھول جائے تو اس کو یاد آجائے۔ [۲]

پیارے بچو! اگر آپ کبھی شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو جب درمیان میں یاد آجائے تو بَسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَ آخِرَهٗ پڑھ لیا کریں۔ [۳]

☆...... کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے سامنے سے کھانے کا حکم فرمایا ہے۔ [۴]

پیارے بچو! اس کا ایک فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ سالن سے زیادہ گندہ نہیں ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جب اپنا حصہ سامنے والا متعین ہوگیا تو دوسرے کی طرف کوئی اچھی بوٹی وغیرہ ہو تو اسکی لالچ نہیں ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہم وہی

---

[۱] (مجمع الزوائد:۵/۲۶، مسند احمد) [۲] (شرح مسلم للنوی:۲/۱۷۱، کتاب الاذکار ص۲۱۶)
[۳] (ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ رقم ۴۵۹) [۴] (بخاری:۲/۸۱۰)

کھائیں گے اور اسی پر اللہ تعالیٰ سے راضی رہیں گے بس یہی ہمارا حصہ ہے۔ [۱]

اگر مختلف چیزیں ہوں جیسے کھجور، سیب اور دوسرے پھل یا دوسری چیزیں تو پھر اجازت ہے کہ جس طرف سے بھی جو چیز لینا چاہے لے سکتے ہیں مگر ایک ہی قسم کی چیز ہو تو پھر صرف اپنے سامنے سے کھانا چاہیے۔ [۲]

☆......اسی طرح اگر پلیٹ میں کھجور ہوں، خربوزے یا تربوز کی پھانکیں ہوں، مٹھائی کی ڈلیاں ہوں ایسے ہی دوسری چیزیں ہوں اور سب لوگ ایک ایک لے کر کھا رہے ہوں تو ایک ایک اٹھا کر کھانا چاہئے اکٹھے دو دو یا کئی ساری اٹھا کر نہیں کھانا چاہئے۔ [۳]

پیارے بچو! اس طرح کرنے میں حرص اور لالچ کا اظہار ہوتا ہے (جو ایک بہت بری بات ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کھانے والا کا مقصد یہ ہے کہ جلدی جلدی وہ چیز کھالے اور دوسرے ساتھیوں سے زیادہ اسکول جائے یہ جذبہ ایثار (دوسرے ساتھی کو اپنے اوپر ترجیح دینے) کے خلاف ہے جو حرص اور لالچ کی بات ہے۔ (اور یہ مسلمان کی شان کے بالکل بھی مناسب نہیں ہے) اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ایسا کرنا ہو تو ساتھیوں سے پوچھ لینا چاہئے۔ [۴]

☆...... پلیٹ میں کھانا بھر کر زیادہ نہیں نکالنا چاہیے۔ یہ حرص اور لالچ کی

---

[۱] (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۶/۳۸۲۴) [۲] (مرقات:۸/۱۹۶) [۳] (بہشتی زیور:ص۵۱۶)
[۴] (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:ص۶/۳۸۱)

بات ہے جو ایک بری عادت ہے۔اس کے علاوہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کبھی اتنا کھایا نہیں جاتا اور کھانا چھوڑنا پڑتا ہے یہ کھانے کو ضائع کرنا ہے جو بڑے گناہ کی بات ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ تھوڑا نکالیں پھر جب وہ ختم ہو جائے تو دوبارہ جتنی ضرورت ہو تھوڑا اور نکالیں اسی طرح اگر کئی مرتبہ بھی نکالنا پڑے تو کوئی بری بات نہیں، مگر زیادہ نکالنا اور نکال کر ضائع کر دینا یہ بری بات ہے۔اس بات کا خوب خیال رکھیں۔

☆......لقمہ چھوٹا بنائیں اور خوب چبا کر کھائیں۔ [۱]

نہ اتنا بڑا لقمہ بنائیں جیسے لالچی بناتے ہیں نہ اتنا چھوٹا بنائیں جیسے تکبر کرنے والے لوگ بناتے ہیں۔خصوصاً اتنا بڑا لقمہ بنانا جس سے گال پھول جائے یہ تو بہت ہی بری بات ہے۔

جب تک ایک لقمہ نہ کھالیں دوسرا لقمہ نہ بنائیں [۲] یہ لالچ کی بات ہے، جو اچھی عادت نہیں ہے۔

☆...... جو لقمہ گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا ہی کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ [۳]

یہ سنت ہے اور چھوڑ دینا تکبر کی بات ہے حدیث میں ہے کہ شیطان کے لئے گرے ہوئے لقمہ کو نہیں چھوڑنا چاہئے۔ [۴]

پیارے بچو! ہمیں کیا معلوم کھانے کی ساری برکت اسی لقمہ میں ہو، اور ہم

---

[۱] (احیاء العلوم:۲/۵) [۲] (احیاء:۲/۵) [۳] (مسلم:۲/۱۷۶) [۴] (مسلم:۲/۱۷۶)۔

نے اس کو چھوڑ دیا تو ہمیں برکت کیسے ملے گی اس لئے گرے ہوئے لقمے کو صاف کر کے کھالینا چاہیے۔

☆......اگر کئی لوگ ایک پلیٹ میں کھا رہے ہوں یا ساتھ بیٹھ کر الگ الگ پلیٹ میں کھا رہے ہوں تو ایسے موقع پر سب کی رعایت کرنا چاہیے۔ ہر ایسی چیز سے بچنا چاہیے جس سے لوگوں کو کراہت ہو (جیسے نوالہ اس طرح نہ کھائیں کہ آپ کے منہ سے کوئی چیز پلیٹ میں گر جائے اسی طرح) اگر کوئی چیز منہ سے گرنے لگے تو منہ دوسری طرف پھیر لینا چاہیے۔

اسی طرح ایک لقمہ کو ایک سالن لگا کر دوسرے سالن میں نہیں ڈالنا چاہیے کہ وہ دوسرا سالن خراب نہ ہو جائے جسکی وجہ سے دوسرے کو کھانے میں ناگواری ہو جیسے ایک لقمہ میں سالن لگا کر دہی یا سرکہ کے برتن میں نہ ڈالیں کہ اس میں سالن لگ جائے جس سے دوسرے کو ناگوار لگے)۔ اسی طرح دانت سے کوئی چیز کاٹ کر واپس پلیٹ میں نہیں ڈالنا چاہیے جیسے بوٹی دانت سے کاٹ کر دوبارہ سالن میں نہ ڈالی جائے (اور اچار کی پھانک کاٹ کر یا اس کا مصالحہ چاٹ کر دوبارہ اس کو برتن میں ڈالا جائے)۔[1]

ساتھیوں کے ساتھ کھاتے ہوئے اگر روٹی کو شوربے میں ڈال کر کھانا ہو تو پہلے سب سے پوچھ لیں اسی طرح اگر سالن میں کوئی چیز ڈال کر کھانی ہو جیسے ادرک، دھنیا، مرچ یا لیموں وغیرہ ڈالنا ہو تو سب سے پوچھ لینا چاہیے، اگر سب اجازت دیں

[1] (احیاء العلوم: ۲/۸)

تو سب کے سامنے ڈالیں ورنہ صرف اپنے سامنے ڈالیں۔

☆......زیادہ گرم کھانا نہیں کھانا چاہیے، کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہوتی ہے۔ ۱ ہاں اگر وہ کھانا ایسا ہے کہ ٹھنڈا ہونے پر بدمزہ ہو جائے گا تو اسکے گرم کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ ۲

☆......کھانے کو سونگھنا بھی نہیں چاہیے۔ یہ بہت بری بات ہے۔ حدیث میں ہے کہ کھانا درندے سونگھتے ہیں؟ ۳

☆......کھانے میں پھونک نہیں مارنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی پھونک نہیں ماری ہے اور نہ ہی کبھی برتن میں سانس لی ہے حدیث میں ہے کہ اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ ۴

☆...... پیارے بچو! کھانے کو کبھی برا نہیں کہنا چاہیے کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھانے کو برا نہیں کہتے تھے اگر چاہتے کھا لیتے تو ورنہ چھوڑ دیتے تھے۔ ۵

یعنی کھانا چھوڑ دیتے مگر اس کو برا نہیں کہتے تھے۔ اس لئے پیارے بچو! برا نہیں کہنا چاہیے۔ یہ ایک طرح اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کی ناشکری ہے۔ کھانے کو برا کہنا یا اس کو اچھا نہ سمجھنا گویا اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے اور اللہ تعالیٰ سے یہ کہنا ہے کہ آپ نے جو کھانا دیا ہے وہ ہمیں اچھا نہیں لگ رہا اس لئے ہم نہیں کھاتے آپ

۱ (کنز العمال:۱۵/۱۰۳) ۲ (بہشتی زیور:۵۱۷) ۳ (کنز العمال:۱۵/۱۱۵)
۴ (احیاء العلوم ملحق:۲/۱۷۷) ۵ (احیاء:۲/۵)۔

ہمیں کوئی اور اچھا کھانا دیجئے۔ توبہ توبہ کیسی بری بات ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری کریں۔ ہمیں تو یہ سوچنا چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں یہ کھانا بھی نہ دیتے تو ہم کیا کرتے اور کتنے لوگ ایسے ہیں کہ ان کو ایسا کھانا بھی نہیں ملا وہ بے چارے تو بھوکے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر کتنا احسان فرمایا کہ ہمیں یہ کھانا دیا ہے۔

صحابہؓ کو ایک کھجور سارے دن میں کھانے کو ملتی تھی ہم آپکو ایک بزرگ کا قصہ سناتے ہیں۔ ایک بزرگ مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادی رحمہ اللہ ان سے ملنے کیلئے ایک دوسرے مولانا اشرف علی تھانوی گئے مولانا فضل رحمٰن صاحب نے مولانا اشرف علی صاحب کے لئے گھر سے کھانا منگوایا۔

اور ان کے سامنے پیش کیا اور پوچھا کھانے میں کیا ہے؟ مولانا اشرف علی صاحب نے فرمایا! ارھر کی دال اور روٹی ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا: ''سبحان اللہ یہ تو بڑی نعمت ہے، تمہیں تو معلوم ہے کہ صحابہ کی کیا حالت تھی ایک چھوہارہ کھا کر جہاد کرتے تھے۔'' [1]

دیکھا بچو! آپنے ان بزرگ نے اس کھانے کی کیسی قدر دانی اور شکر گزاری کی ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔ بعض بچے دال نہیں کھاتے ہیں اسی طرح دوسری چیزوں کو منع کرتے ہیں یہ بہت بری بات ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے اور امی جان کو بھی پریشان کرنا ہے اسلئے ہمیشہ یہ عادت بنائیں کہ جو بھی ملے کھالینا چاہئے۔

---

[1] (ارواح ثلاثہ ص۳۱۲)

☆...... اگر کھانے میں بڑے ساتھ بیٹھے ہوں تو پہلے بڑوں کے شروع کرنے کا انتظار کرنا چاہیے اور ان کے بعد میں شروع کرنا چاہیے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں: جب ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانا شروع نہ فرماتے ہم لوگ کھانا شروع نہیں کرتے تھے۔ [1]

پیارے بچو! یہ ادب ہے کہ پہلے بڑے شروع کریں، کیونکہ بڑوں کا ادب ضروری ہے۔ ایک مرتبہ کھانے کے موقع پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: برکت بڑوں کے ساتھ ہے۔ [2] اس لئے بڑوں کے شروع کرنے کے بعد پھر خود شروع کرنا چاہئے۔

☆...... جب دستر خوان پر روٹی رکھ دی جائے تو سالن کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ [3]

☆...... جب کھانا سامنے لایا جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

﴿اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیمَا رَزَقْتَنَا ، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کھانا لایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ [4]

☆...... پیارے بچو! کھانا کھاتے ہوئے دستر خوان پر روٹی کے ٹکڑے یا

---

[1] (حاکم:۱۰۹/۶) [2] (مجمع الزوائد:۸۴/۵) [3] (احیاء:۴/۲) [4] (طبرانی فی الدعا رقم:۸۸۸)

چاول وغیرہ گر جائیں تو ان کو اٹھا کر کھا لینا چاہیے۔ حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دسترخوان سے گرے ہوئے ٹکڑوں کو تلاش کر کے کھائے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے۔ [۱]

امام غزالی رحمہ اللہ ایک بزرگ ہیں، انہوں نے لکھا ہے کہ رزق میں زیادتی ہوگی اور بیماریوں سے حفاظت ہوگی۔ [۲] اسی طرح اور بھی فضائل ہیں۔ پیارے بچو! اس سے تکبر بھی ختم ہوتا ہے اور تواضع پیدا ہوتی ہے۔

☆...... کھانا کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹ لینا مستحب ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے بعد ان کو چاٹ لیا کرتے تھے۔ [۳]

ایک حدیث میں ہے کہ انگلیوں کو چاٹ لینے سے برکت ہوتی ہے۔ [۴]

انگلیوں کو چاٹنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے بیچ کی انگلی کو چاٹا جائے پھر شہادت کی انگلی کو پھر انگوٹھا چاٹ لیا کرتے تھے۔ [۵]

انگلیوں کو تین مرتبہ چاٹ لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی انگلیوں کو تین مرتبہ چاٹا کرتے تھے۔ [۶]

کھانے کے بعد برتن کو بھی صاف کر لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی

[۱] (مجمع الزوائد:۵/۳۷) [۲] (احیاء:۲/۱۲) [۳] (مسلم:۲/۱۷۵) [۴] (مسلم:۲/۱۷۵)
[۵] (حاشیہ جمع الوسائل، ص:۱۸۵، بحوالہ شمائل الکبری:۱/۷۲) [۶] (خصائل

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے برتن کو صاف کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ [1]

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص برتن میں کھانا کھائے اور اس برتن کو صاف کرے تو برتن اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔ [2]

ایک جگہ ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص نے برتن کو صاف کیا (اور) انگلیوں کو چاٹا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کا پیٹ بھر دیں گے۔ [3]

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کے بعد پلیٹ اتنی صاف فرما دیتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پلیٹ پہچان لیتی تھی کہ آپ نے کس میں کھانا کھایا ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پلیٹ اتنی زیادہ صاف ہوتی کہ تمام برتنوں میں الگ پہچانی جاتی تھی۔ اس لئے ہمیں بھی اپنی پلیٹ خوب صاف کرنی چاہیے۔

☆......کھانے کے بعد یہ یہ دعا پڑھنا چاہیے۔ کھانے کے بعد مختلف دعائیں حدیث میں آئی ہیں، ہم چند دعائیں لکھتے ہیں، ان کو یاد کریں اور پڑھیں۔

(١) ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ.﴾ [4]

(٢) ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.﴾

---

[1] (ترغیب: ۳/۱۴۷) [2] (ترمذی، ابن ماجہ: ۲/۲۳۴) [3] (ترمذی، ابن ماجہ: ۲/۲۳۴)
[4] (ابوداؤد: ۲/۱۸۳)

جوشخص کھانے کے بعد اس دوسری دعا کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرمادیں گے۔[1]

☆......کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ دھونے چاہئیں اور کلی بھی کرلینی چاہئے۔[2]

[1] (ابوداؤد:۲/۲۰۲، ابن ماجہ، ص:۲۳۶) [2] (بہشتی زیور ص:۵۱۷)

پانی پینے کے آداب

پیارے بچو! پانی بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ انسان کے بہت سے کاموں میں کام آتا ہے۔ اس طرح پینے کے بھی کام آتا ہے۔ پیاس کی حالت میں جب اس کو پیا جاتا ہے تو ہمیں سکون ملتا ہے گویا نئی زندگی مل گئی ہو۔ اسلئے ایسی بڑی نعمت کی شکرگزاری کے لئے ہمیں ان آداب پر عمل کرنا ضروری ہے جو ہمیں پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بتائے ہیں۔ اب ہم آپ کو پانی پینے کے آداب بتاتے ہیں۔ سنئے اور جی ہاں عمل کرنے کے لئے تیار ہو جائیے۔

☆...... پانی دائیں ہاتھ سے پینا چاہیے۔

☆...... اگر کھانا کھا رہے ہوں اور ہاتھ میں سالن لگا ہوا ہو یا ہاتھ کھانے میں بھرا ہوا ہو تو اس وقت بائیں ہاتھ سے پیالہ پکڑ کر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر پیئں اگر پیالے کے گرنے کا خوف ہو تو سہارے کے طور پر بایاں ہاتھ لگا سکتے ہیں۔

☆...... پانی بیٹھ کر پینا چاہئے۔ اس کی عادت بنائیں، پانی کھڑے ہو کر پینا بہت ہی بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے سخت منع فرمایا ہے۔[1]

[1] (ترمذی:۲/۱۰)

☆...... پانی پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھ لیں۔(آگے اس کی تفصیل آرہی ہے)۔

☆...... پانی تین سانس میں پئیں ورنہ کم از کم دو سانس میں پئیں۔[1] ایک سانس میں بالکل نہ پئیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سانس میں پینے کو جانوروں کی طرح پینا فرمایا ہے۔[2]

پیارے بچو! اس سے معلوم ہوا کہ ایک سانس میں پینا کتنی بری بات ہے۔ اس لئے پانی بیٹھ کر پینے کی عادت بنائیں۔ اور تین سانسوں میں پیا کریں۔

☆...... پانی پیتے وقت سانس برتن میں نہیں لینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم برتن میں سانس نہیں لیتے تھے بلکہ سانس لیتے وقت منہ برتن سے ہٹا لیتے تھے۔[3]

اسی طرح بچو! اچھی بات یہ ہے کہ پانی پیتے وقت جب تین مرتبہ سانس لیں تو ہر مرتبہ شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہہ لیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پانی پیتے وقت تین مرتبہ سانس لیتے تھے جب برتن منہ کو لگاتے تو بسم اللہ کہتے اور جب برتن منہ سے ہٹاتے تو الحمد للہ کہتے تھے۔[4]

☆...... پانی دیکھ کر پینا چاہیے۔[5]

یہ بھی بہت ضروری ہے بعض بچے جلدی میں بغیر دیکھے پانی پی لیتے ہیں، یہ اچھی عادت نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پانی میں کچرا ہو یا کوئی کیڑا وغیرہ ہو جو بغیر دیکھے

[1] (ترمذی:۲/۱۰) [2] (ترمذی:۲/۱۰) [3] (مرقاۃ:۸/۲۱۵)
[4] (مرقات:۸/۲۱۶، فتوحات ربانیہ:۵/۲۴۱) [5] (احیاء العلوم:۲/۶)

پینے کی وجہ سے آپ کے پیٹ میں چلا جائے جس سے کوئی نقصان ہو، اس لئے اس سے بچنا چاہیے۔

☆......اگر پانی پینے کے برتن کا کنارہ ٹوٹا ہوا ہو تو اس جگہ سے پانی نہیں پینا چاہئے۔ [1]

☆......بوتل سے منہ لگا کر پانی نہیں پینا چاہیے۔ یہ اچھی عادت نہیں ہے۔ اگر آپ کی مخصوص بوتل ہو جیسے واٹر بوتل جسے آپ اسکول لے جاتے ہیں تو اس میں بھی دیکھ کر پینا چاہیے اس کے علاوہ دوسری بوتل سے منہ لگا کر پانی نہیں پینا چاہیے۔

☆...... پانی غٹ غٹ (جلدی سے) بھی نہیں پینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طرح پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ پانی چوس چوس کر پینا چاہئے۔ [2]

یہ دیکھنے میں بھی برا لگتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے اس سے جگر کی بیماری ہوتی ہے۔ [3]

☆...... پانی چوس چوس کر پینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چوس چوس کر پانی پیتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اس طرح پانی پینا زیادہ اچھا، مزیدار اور بہتر ہوتا ہے۔ [4]

☆......کھانے کے فوراً بعد بھی پانی نہیں پینا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی

---

[1] (بہشتی زیور: ص ۵۱۷) [2] (جمع الوسائل ص ۲۵۳ بحوالہ شمائل کبریٰ ص ۱/۲۱۵، ۲۱۶)
[3] (احیاء العلوم: ۲/۶۰۵) [4] (مسلم معارف الحدیث: ۶/۱۸۰)
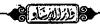
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کے فوراً بعد پانی نہیں پیتے تھے۔ [1]

اس سے کھانا ہضم نہیں ہوتا ہے۔

پانی پینے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

﴿"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَهٗ عُذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهٖ وَلَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا"﴾ [2]

☆...... پانی میں پھونک نہیں مارنا چاہئے۔ اسی طرح پانی کے برتن میں سانس بھی نہیں لینا چاہئے۔ [3]

☆......بعض بچے پانی کے برتن میں سانس لیتے ہیں اور پھونک مارتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

☆......بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ کے امی ابو یا چچا ماموں کوئی آپ کو پانی پلانے کے لیے کہتے ہیں اس وقت بھی پانی پلاتے وقت چند آداب کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ یہ پانی پلانا آپ کے لئے زیادہ ثواب حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ پیارے بچو! آپ یہ بات ہر جگہ اپنے ذہن میں رکھئے کہ خدمت کرنے میں اگر ان آداب کا خیال نہ رکھا جائے تو اس خدمت سے ثواب ملنے کے بجائے الٹا گناہ ہوتا ہے۔اس لئے ان آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ ہم آپ کو حضرت تھانوی رحمہ اللہ کا قول سناتے ہیں۔

---

[1] (مدارج النبوہ: ۱۷ بحوالہ شمائل کبریٰ: ۱/۲۱۴) [2] (احیاء: ۲/۶) [3] (ابوداؤد: معارف الحدیث: ۶/۲۸۱)

پیارے بچو! آپ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ کو آپ جانتے ہوں گے۔ اگر نہیں تو سنیئے یہ پچھلی صدی میں بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے دین کا بہت کام لیا ہے وہ فرماتے ہیں: بعض لوگ میری خدمت کرتے ہیں اور میرے پیر دباتے ہیں لیکن وہ اس طرح دباتے ہیں کہ مجھے اس سے تکلیف ہوتی ہے اور میں مروت کی وجہ سے ان کو منع نہیں کرسکتا ہوں۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ مجھ پر احسان کر رہے ہیں حالانکہ میں ان پر احسان کر رہا ہوتا ہوں۔ [1]

سنا بچو! آپ نے کہ خدمت بھی کی لیکن اس خدمت کو صحیح طرح نہ کرنے کی وجہ سے آرام کی جگہ تکلیف ہوئی۔ اس لئے اگر پہلے خدمت کے آداب سیکھے جائیں پھر خدمت کی جائے تو فائدہ ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم آپ کو آداب بتاتے ہیں۔ جن کو کرنے سے آپ کی خدمت صحیح طرح خدمت ہوگی اور اس سے اللہ تعالیٰ کی خوشی حاصل ہوتی۔ غور سے سنیئے اور پھر عمل کیجئے۔

☆...... جب کوئی پانی لانے کے لئے آپ کو کہے تو اگر آپ کو معلوم ہے کہ وہ ٹھنڈا یا گرم پانی پیتے ہیں تو ٹھیک ہے ان کی طلب کے مطابق انہیں پانی لا کر دینا چاہئے۔ اگر نہیں تو پوچھ لیں کہ پانی ٹھنڈا یا گرم کس طرح کا پینا پسند فرمائیں گے۔

☆...... گلاس صاف ستھرا ہونا چاہیے اگر گلاس دھو کر لائیں تو ہاتھ خشک کرلیں ایسا نہ ہو کہ ہاتھوں سے پانی ٹپک رہا ہو جو دوسروں کے کپڑوں پر گرے گا جس

---

[1] (حسن العزیز:۱/۴۴۶)

سے ان کو تکلیف ہوگی۔

☆......گلاس دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر پیش کرنا چاہیے اور گلاس کے اوپر کا حصہ جہاں منہ لگاتے ہیں، وہاں ہاتھ نہیں لگانا چاہیے اس سے دوسرے کو کراہت (ناگواری) ہوتی ہے۔

☆......گلاس دینے کے بعد گلاس لینے کے لئے انتظار میں کھڑا رہنا چاہیے۔ بعض بچے گلاس دے کر چلے جاتے ہیں جس سے دو خرابیاں ہوتی ہیں، ایک تو اگر پانی اور منگوانا ہو تو دوبارہ بلانا پڑتا ہے یا اگر مہمان ہو تو وہ مروت کی وجہ سے دوبارہ نہیں بلاتا اور پیاسا رہ جاتا ہے اس سے کسی کو تکلیف دینا لازم آتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اب گلاس رکھنے کی ذمہ داری اس کے ذمہ کر کے چلے جانے سے مہمان ہو تو وہ گلاس رکھنے کی مناسب جگہ تلاش کرتا ہے۔ اگر جگہ سمجھ میں نہ آئے تو ہاتھ میں پکڑ کر بیٹھا رہتا ہے اس سے بھی اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے گلاس واپس لے کر دوبارہ پانی کا پوچھ کر پھر جانا چاہیے۔

پانی پینے میں کچھ احتیاطی تدابیر:

☆......پیارے بچو! صبح صبح اٹھ کر فوراً پانی نہیں پینا چاہئے، اگر بہت زیادہ پیاس ہو تو ناک پکڑ کر پانی پینا چاہئے اور ایک ایک گھونٹ کر کے پینا چاہئے پینے کے بعد بھی کچھ دیر تک ناک پکڑے رہنا چاہئے۔ سانس ناک سے مت لو۔

☆......اسی طرح نہار منہ بھی پانی نہیں پینا چاہئے۔ اور پاخانہ سے نکل کر

بھی فوراً پانی نہیں پینا چاہئے۔

☆......گرمی میں چل کر جب آئیں تو فوراً پانی نہیں پینا چاہئے بلکہ تھوڑی دیر ٹھہر کر پینا چاہئے۔اسی طرح جس آدمی کو لُو لگی ہو اسکو بھی فوراً پانی نہیں پینا چاہئے۔

☆......برف کے ٹھنڈے پانی کی زیادہ عادت نہیں ڈالنی چاہئے برف سے گردے خراب ہو جاتے ہیں۔

☆......کھانے پینے میں ہنسنا نہیں چاہئے۔ (کبھی لقمہ اٹک کر) موت آجاتی ہے۔ [1]

---

[1] (بہشتی زیور ص۶۶۰)

کسی کے گھر جا کر اجازت لینے کا بیان

پیارے بچو! آپ اپنے ابو امی کے ساتھ کبھی اپنے چچا، ماموں اور پھوپھی خالہ اور دوسرے رشتہ داروں سے ملنے جاتے ہیں۔ وہاں جا کر آپ ان کو دروازے پر لگی گھنٹی کے ذریعہ اپنے آنے کی اطلاع دیتے ہیں۔ آپ کا دل اپنے ہم عمر ساتھیوں سے ملنے کے لئے بہت خوش ہوتا ہے۔ ایسے خوشی کے موقع ہمیں ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ ہی دیتے ہیں، اس لئے اس کی شکر گزاری کے لئے آپ کو چند آداب کا خیال کرنا چاہیے۔

پیارے بچو! کسی گھر میں اجازت کے بغیر داخل نہیں ہونا چاہئے اور اجازت کیسے لینی چاہیے اور اس کے آداب کیا ہیں؟ ہم آپ کو اجازت لینے کے آداب بتاتے ہیں۔ اس سے پہلے ہم آپ کو اجازت لینے کی اہمیت کے بارے میں بتاتے ہیں کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے جس نے اجازت لینے سے پہلے کسی کے گھر میں دیکھا تو اس نے برا کیا۔ [1] ایک حدیث میں ہے کہ جس نے بغیر اجازت کسی کے گھر میں دیکھا وہ گویا گھر میں داخل ہو گیا۔ [2] اسی طرح فرمایا: جب بغیر اجازت کسی کے گھر

[1] (فتح الباری:۱۱/۲۴) [2] (فتح الباری:۱۱/۲۴)

میں دیکھ لیا تو اجازت کی ضرورت ہی نہیں رہی ہے۔ (ایضاً)

پیارے بچو! علماء جو دین کے جاننے والے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ کسی کے گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں ہے اور داخل ہونے سے پہلے اجازت لینا واجب ہے۔ [1]

پیارے بچو! اب آپ کہیں بھی جائیں تو اجازت لے کر جائیں کیونکہ اجازت لینا ضروری ہے۔ ہم آپ کو ایک اہم بات بتاتے ہیں کہ اپنے ماں، باپ، بہن بھائیوں کے گھر یا کمرے میں داخل ہونے سے پہلے بھی اجازت لینا ضروری ہے۔

چلیں اب اجازت کے آداب سنیئے:

☆...... جب آپ کسی کے گھر جائیں اگر دروازے پر دستک دینی ہے تو دستک آہستہ دینی چاہیے، زیادہ زور سے دستک دینے سے گھر والے پریشان ہو جاتے ہیں کہ معلوم نہیں کون ہے اور اس کو کیا جلدی ہے۔ اسی طرح اگر گھنٹی بجانا ہو تو ایک مرتبہ آہستہ بجایا کریں۔ زور سے گھنٹی بجانا یا مسلسل بجاتے رہنا اچھا نہیں ہے۔ اس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہے۔

☆...... جب آپ گھنٹی بجا چکیں تو جواب کے انتظار میں دروازے کے دائیں یا بائیں کھڑے ہو جائیں، تا کہ جب دروازہ کھلے تو آپ کی نظر گھر کے اندر نہ جائے۔ [2]

---

[1] (تکملۂ فتح الملہم: ۴/۲۲۹) [2] (تکملۂ فتح الملہم: ۴/۲۲۰)

☆......اگر گھر والا پوچھے کہ آپ کون ہیں تو اپنا نام بتانا چاہیئے کہ میں فلاں ہوں۔ اور ''میں ہوں'' نہیں کہنا چاہیے یہ بہت ہی بری بات ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گھر والا پہچانتا نہیں ہے اور بار بار پوچھتا ہے اور اس کو پریشانی ہوتی ہے۔ ہم آپ کو ایک قصہ سناتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے گھر میں تھے۔ ایک صحابی جن کا نام جابر تھا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر تشریف لائے اور دروازے پر دستک دی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اندر سے پوچھا کہ کون ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (اس کے جواب میں) دو مرتبہ فرمایا: میں ہوں، میں ہوں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گویا (میرا میں ہوں کہنا) آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اچھا نہیں لگا۔ [1]

دیکھا بچو! آپ نے ان صحابی رضی اللہ عنہ کے اس جواب کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب کوئی پوچھے کہ کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام بتانا چاہیے اور میں ہوں نہیں کہنا چاہیے۔ پیارے بچو! میں ہوں کہنے سے کبھی اندر والے کو پوری طرح پہچان نہیں ہوتی ہے اور اس کو پریشانی ہوتی ہے کہ نجانے کون ہے۔ ایک صحابی حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، حضرت مغیرہ نے پوچھا کون ہے۔ انہوں نے کہا: میں ہوں۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے دوستوں میں

[1] (بخاری:۲/۹۲۳، مسلم:۲/۲۱۱)

''میں'' نام کا کوئی نہیں ہے۔

پیارے بچو! اب آپ یہ بات یاد رکھیں کہ جب بھی آپ سے کوئی پوچھے کہ کون ہے تو آپ ''میں ہوں'' نہیں کہیں گے، بلکہ اپنا نام بتائیں گے۔

☆......اگر دروازہ کھلا ہو یا لوگ مجلس میں بیٹھے ہوں تو اس وقت السلام علیکم کہہ کر اجازت لینی چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان الفاظ سے اجازت طلب کی ''السلام علی رسول الله السلام علیکم ایدخل عمر'' (رسول اللہ پر سلام ہو السلام علیکم کیا عمر اندر آ سکتا ہے؟) [۲]

☆......اسی طرح جب آپ نے تین مرتبہ اجازت حاصل کی اور تین مرتبہ اجازت نہیں ملی تو واپس آ جانا چاہیے۔ اس پر برا نہیں ماننا چاہیے کہ انہوں نے ہمیں کیوں اجازت نہیں دی۔ پیارے بچو! اگر آپ نے ان سے وقت نہیں لیا تھا تو ان کو آپ کے آنے کا معلوم نہیں تھا، اس لئے وہ کسی کام میں مشغول تھے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے آپ سے نہیں مل سکتے تھے اس لئے یہ ان کی غلطی نہیں ہے۔ ہم آپ کو اس کے بارے میں ایک حدیث سناتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ حضرت عمر اس وقت کسی کام میں مشغول تھے، آپ نے اجازت نہیں دی بعد میں غلام سے کہا: جاؤ ابوموسیٰ اشعری آئے تھے تو ان کو اندر آنے کی اجازت دے دو۔ جب غلام باہر آئے تو

---

[۱] (اسلامی آداب: ص۵۰، ۵۱) [۲] (مسلم: ۲/۲۱۱)

انہوں نے دیکھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری جاچکے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو بلایا اور پوچھا: آپ واپس کیوں چلے گئے تھے؟ انہوں نے فرمایا: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ (یعنی اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جانا چاہیے) اور تین مرتبہ سے زیادہ اصرار نہیں کرنا چاہیے۔ [1]

پیارے بچو! آپ نے دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کام میں مشغولیت کی وجہ سے ان کو اجازت نہیں دی۔ اور حضرت موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی اجازت لینے پر اصرار نہیں کیا اور نہ ہی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے برا مانا۔ یہ اسلامی اچھی معاشرت کے آداب ہیں، ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

[1] (مشکوۃ، ص:۴۲۲)

سلام کے آداب

پیارے بچو! ہر قوم میں ایک دوسرے کو بھلائی پیغام کا پہچانے کے لئے کچھ الفاظ ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے عرب مختلف الفاظ سے ایک دوسرے کو سلام کیا کرتے تھے۔ جیسے انعم صباحاً (تمہاری صبح اچھی ہو)۔ [1] لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیارے احکامات پہنچائے۔ ان میں ہمیں سلام کا طریقہ بھی سکھایا اور فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملیں تو السلام علیکم کہیں۔ یہاں تک کہ سلام کو مسلمان کا حق بتایا ہے۔

سلام کی فضیلت

اب ہم آپ کو کچھ سلام کی فضیلت بتاتے ہیں۔

☆......سلام کرنا مسلمان کا حق ہے۔ [2]

☆......اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ شخص وہ

---

[1] (ابوداؤد:۲/۳۵۳) [2] (مسلم:۶/۲۱۳)
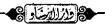
ہے جو سلام میں پہل کرنے والا ہو۔[1] (یعنی پہلے سلام کرنے والا ہو)۔

☆......سلام کو پھیلانا جنت میں جانے کے اعمال میں سے ہے۔[2]

☆......جو شخص السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتا ہے اس کو بیس نیکیاں ملتی ہیں اور جو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے تو اس کو تیس نیکیاں ملتی ہیں۔[3]

☆......ایک حدیث میں ہے کہ سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین پر اتارا ہے اس لئے تم آپس میں (ایک دوسرے کو سلام کرکے) سلام کو پھیلاؤ۔[4]

☆......سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے، اور جنت والوں کا سلام ہے۔[5]

☆......ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص سلام کرنے میں بھی بخل (یعنی کنجوسی) کرے اس سے زیادہ کون بخیل (کنجوس) ہوگا۔[6]

☆......ایک حدیث میں ہے کہ (آپس میں سلام کرکے) سلام کو عام کرنے سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔[7]

پیارے بچو! آپ کو یہ ساری احادیث سننے سے معلوم ہوا ہوگا کہ دین اسلام میں سلام کی کتنی اہمیت ہے۔ پیارے بچو! بات یہ ہے کہ جب آدمی کسی کو سلام کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی ہو اور تمہاری حفاظت

[1] (ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ رقم:۲۱۳) [2] (ترمذی:۲/۷۵، ابن ماجہ، ص:۲۳۴) [3] (ابوداؤد:۲/۳۵۹، ترمذی:۲/۲۸) [4] (ادب المفرد، ص:۲۵۷) [5] (فتح الباری:۱۱/۱۳) [6] (مشکوۃ:۲/۴۰۰)
[7] (مرقاۃ:۹/۵۵، ۵۶)

ہواللہ تعالیٰ کوتمہارے حال کا علم ہے، تمہیں ہر خیر و بھلائی ملے۔ جب بات کی ابتدا اور ملاقات کی ابتدا ایسے پیارے کلمے سے ہو اور جب ہر مسلمان دوسرے مسلمان کو ایسے پیارے الفاظ سے دعا دے تو آپس میں تعلق و محبت خود ہی پیدا ہوگی جو مسلمانوں کی زندگی میں بہت ہی قیمتی چیز ہے۔ اس لئے سلام بہت ہی اہم چیز ہے۔ اب ہم آپ کو اسی اہم اور قیمتی چیز کے آداب بتائے ہیں، تاکہ سلام صحیح طریقے سے ہو، جس سے محبت والفت پیدا ہو۔ سنیئے اور غور سے سنیئے، شاباش۔

☆...... پیارے بچو! مسلمان کو سلام کرنا مسلمان کا حق ہے، اس لئے جو مسلمان بھی ملے اس کو سلام کرنا چاہیے۔

☆......سلام کرنا سنت ہے۔

☆......سلام کا جواب دینا واجب ہے، فوراً جواب دینا چاہیے، ورنہ گناہ ہوگا۔ [1]

☆......سلام اتنی آواز سے کرنا چاہیے کہ جس کو سلام کیا گیا ہے وہ سن لے اگر اتنی آواز سے سلام نہیں کیا جائے تو یہ سلام کرنا صحیح نہیں ہے۔ [2]

☆......سلام کا جواب بھی اتنی آواز سے دینا چاہیے کہ جس نے سلام کیا ہے، وہ سن لے ورنہ یہ جواب بھی صحیح نہیں ہوگا اور جواب نہ دینے کا گناہ ہوگا۔ [3]

☆......سلام السلام علیکم کہہ کر کرنا چاہیے۔ اس کا جواب بھی وعلیکم السلام کہہ

[1] (کتاب الاذکار نووی ص ۳۱۰) [2] (کتاب الاذکار ص ۳۰۹) [3] (ایضاً)

کر دینا چاہیے۔

☆......سلام جتنے الفاظ میں کیا گیا ہے اس سے زیادہ الفاظ میں جواب دینا پسندیدہ ہے جیسے سلام میں السلام علیکم کہا گیا تو جواب ورحمہ اللہ پڑھانا چاہیے، اسی طرح اگر سلام السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا گیا تو جواب میں وبرکاتہ پڑھانا چاہیے۔

☆......جب دو آدمی ملیں تو سلام میں پہل کرنا مستحب (پسندیدہ) ہے۔[1] حدیث میں سلام کرنے میں پہل کرنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس کو دس نیکیاں زیادہ ملیں گی[2] اور وہ تکبر کرنیوالا نہیں ہوگا[3] اور نہ تعلقات توڑنے والا ہوگا۔[4]

یہ دونوں بہت ہی بڑے گناہ ہیں اس لئے پیارے بچو! جب بھی کسی سے ملاقات ہو تو دوسرے کے سلام کرنے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے، بلکہ خود ہی سلام میں پہل کرنی چاہیے۔ پیارے بچو! ہم آپ کو ایک بزرگ کا حال سناتے ہیں۔ ان بزرگ کا نام حضرت مولانا اعزاز علی صاحب رحمہ اللہ ہے۔ بہت بڑے عالم اور ہزاروں علماء کے استاد تھے۔ ان میں ساری خوبیاں تھیں ایک خوبی یہ تھی کہ ہر ایک کو سلام کرتے تھے چھوٹا ہو یا بڑا خود ہی سلام میں پہل کرتے تھے۔ کبھی کبھی ان کے طلباء پہلے سے طے کر کے کوشش کرتے کہ آج ہم سلام پہل کریں گے لیکن وہ اپنی کوشش میں کامیاب نہیں ہوتے تھے۔[5]

---

[1] (مرقاۃ:۹/۵۶) [2] (ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ رقم ۲۱۳) [3] (مشکوۃ ص۴۰۰) [4] (مرقاۃ:۹/۵۶)
[5] (اکابر دیو بند کیا تھے، ص:۷۳)

دیکھا بچو! آپ نے اتنے بڑے بزرگ ہونے کے باوجود سب کو سلام کرنے میں خود پہل کرتے تھے۔ اسلئے ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی دوسرے کے سلام کرنے کا انتظار نہ کریں، بلکہ خود ہی سلام میں پہل کریں۔

☆......سلام کرنا آنے والے کے ذمہ ہے۔[1] آپ اپنی کلاس میں آئیں یا دوستوں کے پاس جائیں تو سلام کرنا آپ کے ذمہ ہے۔

☆......جہاں بھی جائیں، پہلے سلام کریں اور بعد میں بات کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔[2]

☆......چھوٹوں کو چاہیے کہ وہ بڑوں کو سلام کریں۔[3]

☆......اگر بہت سے لوگ ہوں تو جو بہت سے لوگوں سے ملنے کے لئے آئیں تو ان میں سے ایک کا سلام کرنا اور ایک کا جواب دینا کافی ہے لیکن اگر ہر ایک سلام کرے اور ہر ایک جواب دے تو یہ زیادہ اچھی بات ہے۔[4]

☆......اگر ہاتھ کے اشارہ سے سلام کریں یا جواب دیں تو یہ سلام و جواب زبان سے بھی کہنا چاہیے، ورنہ صحیح نہیں ہوگا۔[5]

☆......کسی کو سلام بھجوانا بھی مستحب ہے اور اس کا جواب دینا بھی واجب ہے۔ اس سلام کا جواب ان الفاظ میں دینا چاہیے۔ وعلیك وعليه السلام۔[6]

---

[1] (مظاہر حق:۴/ ۳۵۵، ۳۵۶) [2] (عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی رقم ۲۱۴) [3] (ترمذی:۲/ ۹۲)
[4] (کتاب الاذکار ص ۲۴۰ و فتح الباری:۱۱/ ۱۴۷۱۱) [5] (مرقاۃ:۹/ ۵۷) [6] (کتاب الاذکار ص ۲۳۱)

مصافحہ کے آداب

پیارے بچو! سلام کے ساتھ مصافحہ بھی کرنا چاہیے۔ مصافحہ کرنا سنت ہے۔ [1] مصافحہ سے سلام مکمل ہوتا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب صحابہ سے ملتے تو مصافحہ کرتے تھے۔ پیارے بچو! مصافحہ کرنا دین میں بہت پسندیدہ بات ہے اس سے بھی آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مصافحہ کے بہت سے فضائل فرمائے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ جب مسلمان ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو ان کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا ہے، یعنی سب ختم ہو جاتے ہیں۔ [2]

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ مصافحہ کیا کرو، اس سے تمہارے دلوں سے بغض اور کینہ نکل جائے گا۔ [3]

پیارے بچو! آپ نے مصافحہ کی فضیلت واہمیت سن لی اور اب آپ کے دل میں مصافحہ کا شوق پیدا ہوگا، لیکن ساتھ ہی آپ کے دل میں مصافحہ کا صحیح طریقہ معلوم کرنے کا شوق بھی پیدا ہوگا اور آپ مصافحہ کا صحیح طریقہ اور آداب جاننے کے لئے بے چین

---

[1] (مرقاۃ: ۹/۷۴) [2] (مشکوۃ ص ۴۰۳) [3] (ایضاً)

ہوں گے، چلیئے اب ہم آپ کو مصافحہ کے آداب بتاتے ہیں۔ سنیئے اور جی ہاں عمل کیجئے۔

☆...... پیارے بچو! مصافحہ ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی سے ملانے کو کہتے ہیں۔ لیکن یہ ہاتھ ملانا سختی کے ساتھ نہیں ہونا چاہیے [1] کیونکہ مصافحہ تو محبت کے لئے ہوتا ہے اور سختی سے مصافحہ کرنے سے دوسرے کو تکلیف ہوتی ہے تو اس سے محبت کہاں ہوگی۔ پیارے بچو! اس سے آپ کو معلوم ہوگیا ہوگا بعض لوگ سختی سے مصافحہ کرتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

☆......مصافحہ سلام کی تکمیل ہے اس لئے مصافحہ سلام کے ساتھ کرنا چاہیے بغیر سلام کے صرف مصافحہ کرنا صحیح نہیں ہے۔ [2]

☆......بعض علماء نے لکھا ہے کہ ایک دوسرے کو سلام کر کے حال احوال پوچھنے تک ہاتھ ملائے رکھنا مصافحہ میں شامل ہے۔ [3]

☆...... ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مصافحہ کرتے تو جب تک دوسرا ہاتھ نہ چھوڑتا اس وقت تک خود ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے۔ [4]

☆......مصافحہ دو ہاتھ سے کرنا سنت ہے۔

☆...... جب آپ کسی سے ملنے جائیں تو بھی مصافحہ کریں اور جب واپس آنے لگیں تو واپس آتے وقت بھی مصافحہ کریں، یہ بھی سنت ہے۔ [5]

---

[1] (فتوحات ربانیہ:۵/۳۹۲) [2] (ترمذی:۲/۱۰۲) [3] (فتوحات ربانیہ:۵/۳۹۲)
[4] (فیض القدیر:۴/۱۶۶ بحوالہ شمائل کبریٰ:۴/۳۵۵) [5] (کتاب الاذکار للنووی:ص ۲۴۱)

مجلس (یعنی لوگوں کے ساتھ مل کر بیٹھنے) کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے تو آپ گھر میں داخل ہونے کے جو آداب ہیں، ان کے ساتھ گھر میں داخل ہوں۔ جو بھی ملے اس کو سلام کریں کیونکہ سلام کرنا ان کا حق ہے، جو آپ کے ذمہ ہے اور خندہ پیشانی سے ملیں۔

اب یہاں آپ اپنے چچازاد، پھوپھی زاد یا دوسرے بھائیوں سے ملیں گے۔ ان کے ساتھ مل بیٹھیں گے۔ اور کچھ گپ شپ لگائیں گے۔ ایسے موقع پر جس میں آپ اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور ساتھیوں کے مل کر بیٹھیں اس موقع پر بھی ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے ایسا نہ ہو کہ اس موقع کو غفلت میں گزار دیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائیں۔ جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ "جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور (اس مجلس میں) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیے بغیر اٹھ گئے ہوں تو وہ ایسے ہیں جیسے وہ مردار گدھے کے پاس سے اٹھے ہوں۔[1]

[1] (ابوداؤد: ۲/ ۳۱۰ نسائی فی عمل الیوم واللیلۃ، رقم: ۴۰۳۔)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غفلت اور لاپرواہی سے دور رہنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا شوق رکھنا چاہیے۔[1]

مجلس میں عام طور پر ادھر ادھر کی باتیں ہوتی ہیں اس لئے اس موقع پر خصوصیت سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ مجلس عام طور پر غلطی اور کمی سے خالی نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے اب ہم آپ کو مجلس کے آداب بتاتے ہیں تاکہ اس موقع پر بھی ان آداب پر عمل کرنے سے آپ غفلت سے بچے رہیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کریں۔

پیارے بچو! مجلس کے معاملے میں ایک اصولی بات یعنی بنیادی بات آپ اپنے ذہن میں یہ رکھیں کہ مجلس میں تہذیب اور وقار کی شکل پیدا ہو (یعنی مجلس میں بدتہذیبی بے ادبی بدتمیزی نہ ہو) دوسری بات کہ جتنے لوگ بھی مجلس میں بیٹھیں ان سب کا حق برابر ہو (اور سب کا حق ادا کیا جائے جیسے بڑے چھوٹے بیٹھے ہوں تو چھوٹوں بڑوں کا ہر معاملے میں ادب ولحاظ کریں۔ بڑے چھوٹوں کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آئیں اگر ان سے کوئی غلطی ہو تو انکی صحیح بات کی طرف رہنمائی کریں وغیرہ) جب یہ دو باتیں مجلس میں ہونگی تو یہ مجلس آپس میں محبت کے بڑھنے کا ذریعہ ہوگی۔ ان ہی دو باتوں کو باقی اور قائم رکھنے کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس کے کچھ آداب بتائے ہیں۔[2]

---

[1] (فتوحات ربانیہ:۶/۱۷۴) [2] (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۶/۳۸۳)

اب ہم آپکو وہ آداب بتاتے ہیں۔

پیارے بچو! اب غور سے سننے کے لئے تیار ہو جایئے اور جی ہاں! عمل کے لئے بھی تیار ہو جایئے۔ چلئے سنیئے۔

☆...... پیارے بچو! جب آپ مجلس میں جائیں تو سب سے پہلے سلام کریں پھر بعد میں بات کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے یہاں تک کہ کوئی اگر سلام کرنے سے پہلے بات کرے تو اس سے بات کرنے کو منع فرمایا ہے۔ [۱] اس لئے سب سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔

☆...... اگر مجلس میں لوگ باتوں میں مشغول ہوں تو پھر سلام نہیں کرنا چاہیے، بلکہ خاموشی سے بیٹھ جانا چاہیے پھر جب وہ لوگ توجہ کریں تو سلام کرنا چاہیے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ لوگ بات کر رہے ہوں اور آپ ان کو سلام کر کے پریشان کریں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ [۲]

☆...... مجلس میں داخل ہوتے وقت ایک سلام کرنا کافی ہے، اسی طرح اگر بعض لوگوں کو خاص کر کے سلام کریں تو بھی صحیح ہے۔ [۳]

☆...... جب آپ محفل و مجلس سے جائیں تو کچا پیاز، لہسن کھا کر نہ جائیں اگر کھایا ہوا ہو تو منہ صاف کر کے بدبو دور کر کے جانا چاہیۓ۔ اسی طرح جسم سے بھی بدبو نہیں آنی چاہیۓ۔ جب بھی کہیں جائیں پہلے ان چیزوں کو ضرور

---

۱ (طبرانی معجم اوسط:۱/۱۳۶) ۲ (آداب معاشرت، ص:۴۱)

۳ (کتاب الاذکار للنووی، ص:۲۴۰، فتح الباری:۱۱/۱۱،۱۴)

دیکھ لیں۔ [1]

☆......اسی طرح جب بھی کسی کے پاس جائیں تو اپنے کپڑے اور صورت شکل ہیئت کو درست کر کے جائیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ [2]

☆......جب مجلس میں جائیں تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جانا چاہیے۔ بیٹھے ہوئے لوگوں کو پھلانگ کر آگے جا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ یہ بہت ہی بری بات ہے اس سے دوسرے مسلمان بھائیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث میں ایسا کرنے سے ڈرایا گیا ہے۔ [3] اس سے بہت بچنا چاہئے۔ مسلمان کو پھلانگنا بڑی بے ادبی ہے علماء نے لکھا ہے کہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اور ایسا کرنے والوں میں غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے۔ [4]

اگر آگے جانے کی ضرورت ہو تو دوسرے ساتھیوں اجازت لیتے ہوئے اور راستہ بناتے ہوئے جانا چاہیے۔ راستہ بنانے کے لئے ہاتھ کو استعمال کرنا چاہیے۔ پاؤں سے جگہ بنانا اور پاؤں مارتے ہوئے جانا بہت بری بات ہے اور مسلمانوں کی بے اکرامی ہے۔ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہاتھ سے جگہ بنا کر آگے نکلتے ہوئے کسی کو پاؤں لگ جائے تو بے پرواہی سے آگے نہیں گزرنا چاہیے بلکہ جس کو پاؤں لگ

---

[1] (بہشتی زیور باضافہ ص ۵۱۷) [2] (عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی رقم ص ۱۷۳) [3] (کنز العمال: ۱۵/۱۱۵)
[4] (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۶/۲۸۳)

گیا ہے اس سے معافی مانگنی چاہیے کہ بھائی معاف کیجئے گا غلطی سے لگ گیا ہے۔

☆...... اگر کوئی مجلس سے اٹھ کر (کسی ضرورت کی وجہ سے) جائے تو دوبارہ واپس آنے پر وہیں اپنی جگہ پر واپس بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔[1]

اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی بھائی کسی ضرورت کی وجہ سے جائے تو دوسرے کو اسکی جگہ نہیں بیٹھنا چاہے اگر یہ سمجھ کر کہ وہ واپس نہیں آئے گا بیٹھ جائے تو اسکے واپس آنے پر اسکو جگہ دینی چاہیئے۔

بچو! یہ مجلس کے چھوٹے چھوٹے آداب بڑے بڑے کام کرنے والے ہیں ان سے آپس میں محبت ایک دوسرے کا خیال رعایت ایثار، ہمدردی، دوسرے کو خوش کرنا جیسے اچھے اور بڑے کام ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

☆...... اگر آپ مجلس میں پہلے سے بیٹھے ہوں اور کوئی دوسرا ساتھی آئے تو آپ کو اس کے لئے جگہ بنانی چاہیے اور اکرام میں تھوڑا سا ہٹ کر جگہ کشادہ کرنی چاہیے۔ یہ مسلمان کا حق اور اکرام ہے اور اس سے محبت بڑھتی ہے۔ پیارے بچو! ہم آپ کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک واقعہ سناتے ہیں، غور سے سنیئے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صحابی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی جگہ سے ذرا سا ہٹ گئے اور ان صحابی کے لئے جگہ بنائی۔ انہوں نے پوچھا: یارسول

[1] (مسلم معارف الحدیث: ۱۷۴/۶)

اللہ! جگہ تو پہلے موجود تھی آپ نے کیوں جگہ بنائی؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کا حق ہے کہ جب وہ اپنے بھائی کو (مجلس میں آتا ہوا) دیکھے تو ہٹ جائے (یعنی ہٹ کر اس کے لئے جگہ بنائے)۔ [۱]

پیارے بچو! آپ نے یہ واقعہ سنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ان صحابی کے لئے جگہ بنائی تو ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنے ساتھیوں کے لئے جگہ بنائیں تا کہ مسلمان کا اکرام کا ثواب اور ایک سنت پر عمل کرنے کا بھی ثواب ملے۔

☆......مجلس کشادہ ہونی چاہئے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہترین مجلس وہ ہے جو کشادہ ہو۔ [۲]

☆......اچھا ہے کہ قبلہ رخ بیٹھیں۔ [۳]

☆......آنے والے کو کشادہ بٹھانا اسکو تکیہ پیش کرنا چاہئے۔ [۴]

☆...... پیارے بچو! اسی طرح جب آپ مجلس میں بیٹھیں تو کسی کی طرف پیر پھیلا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ مسلمان کا اکرام ہر حالت میں ضروری ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مجلس میں بیٹھے تو کبھی بھی کسی کی طرف پیر پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔ [۵]

☆......اگر مجلس میں کوئی بات کر رہا ہو تو اس کی بات کاٹ کر اپنی بات نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان بھائی کی بات پوری ہونے کا انتظار کرنا چاہیے پھر اپنی بات کرنی

[۱] (مشکوٰۃ، ص:۴۰۴) [۲] (ادب المفرد: ص۲۹۱) [۳] (ادب المفرد: ص۲۹۱)
[۴] (ادب المفرد: ص۳۰۲) [۵] (ابن ماجہ: ص۲۶۴)

چاہیے۔ اگر بات کرنا بہت ہی ضروری ہو تو ان بھائی سے پہلے اجازت لینی چاہیے پھر بات کرنی چاہیے۔ یوں کہنا چاہیے ''بھائی! معاف کیجئے مجھے ذرا جلدی ہے، یا کوئی مجبوری ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی بات کرلوں بعد میں آپ اپنی بات کر لیجئے گا''۔ اس کے بعد اگر وہ اجازت دیں تو ٹھیک ہے ورنہ پھر ان کی بات کے ختم ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔

☆...... مجلس میں بیٹھ کر آپس میں کانا پھوسی بھی نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے دوسرے لوگوں کو ایسا لگتا ہے کہ جیسے آپ ان ہی کے بارے میں کچھ بات کر رہے ہوں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی برائی بیان کی ہے۔ [1]

☆...... مجلس کی باتیں راز ہوتی ہیں اسکو دوسروں کے سامنے نہیں بیان کرنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجالس امانت ہیں یعنی جو باتیں مجلس میں ہوتی ہیں وہ امانت ہیں دوسری جگہ نہیں بیان کرنی چاہئے۔ [2]

☆...... ساتھیوں میں کسی کی بات میں برائی یا کوئی کمی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگر کسی کی بات غلط ہو اور آپ کو صحیح بات معلوم ہو تو موقع کی مناسبت دیکھ کر نرمی سے صحیح بات بتانی چاہیے۔

☆...... مجلس میں کسی بھائی کی غیبت نہیں کرنی چاہیے۔ پیارے بچو! غیبت کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت ناراض ہوتے ہیں۔ یہ بہت ہی

[1] (سورۃ جادلہ آیت نمبر ۲۰ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۶/۳۸۵) [2] (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۶/۳۸۵)

بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ گناہ ایسا ہے جیسا کہ اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانا برا ہے۔ [1] آدمی کی نیکیاں اس آدمی کے پاس چلی جاتی ہیں جس کی غیبت کی ہو تو یہ تو بہ کیسی بری بات ہے کہ اتنی محنت مشقت کر کے نیکیاں حاصل کیں اور اپنی ساری کمائی دوسرے کو دے دی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچائے۔

غیبت کی تعریف

پیارے بچو! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ غیبت کیا ہے، جو اتنی بُری چیز ہے؟ اگر ہم کو معلوم ہو جائے تو ہم بھی اس سے بچیں اپنا نقصان نہ کریں۔ چلیں ہم آپ کو غیبت کے بارے میں بتاتے ہیں کہ غیبت کیا ہے تاکہ آپ کے لئے اس سے بچنا آسان ہو۔ پیارے بچو! کسی مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی کسی طرح بھی برائی کرنا غیبت کہلاتا ہے۔ چاہے زبان سے، ہاتھ سے یا آنکھ کے اشارے سے کسی طرح بھی کسی کی برائی کی جائے، وہ سب غیبت ہے۔ [2]

اگر وہ برائی جو بیان کی ہے اس بھائی میں نہ وہ تو اس کو ''بہتان'' کہتے ہیں یہ تو اور بھی بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے بہت ناراض ہوتے ہیں۔

☆...... پیارے بچو! جس طرح غیبت کرنا جائز نہیں اسی طرح غیبت کا سننا بھی جائز نہیں۔ اگر آپ کے سامنے کوئی کسی کی غیبت کرے تو آپ کو چاہئے کہ اس کو

---

[1] (سورۃ حجرات آیت ۱۲) [2] (کتاب الاذکار ص ۳۱۸، ۳۱۹)

روکیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کی، (یعنی اس کے سامنے کسی مسلمان بھائی کی غیبت کی گئی) اور اس نے اس کو رد کر دیا تو یہ حفاظت کرنا اس کے لئے جہنم سے حفاظت کا ذریعہ ہوگا۔ [1]

سنا بچو! آپ نے غیبت نہ سننا کتنی اچھی بات ہے۔ بعض بچے غیبت کرنے والے کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں یہ تو بہت ہی بری بات ہے، اس سے بہت بچنا چاہیے۔ بچو! ہم آپ کو غیبت سے بچنے کا طریقہ بتاتے ہیں۔

غیبت سے بچنے کا طریقہ:

غیبت سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ غیبت کرنے والے کو روک سکیں تو روک دیں ہم آپ کو بزرگ کے بارے میں بتاتے ہیں جب کوئی ان کے سامنے غیب کرنے لگتا تو وہ اس کو یہ کہہ کر روک دیتے کہ ''بس بھائی اس کی ضرورت نہیں ہے''۔ یہ ایک اچھا طریقہ ہے۔

اگر آپ روک نہ سکیں تو دل سے ضرور اس کی بات کا انکار کریں کہ وہ بھائی جن کے بارے میں یہ بات کہہ رہے ہیں ایسے نہیں ہیں۔ اسی طرح کوئی اچھا بہانہ بنا کر اٹھ کر چلے جائیں۔ اگر مجلس سے اٹھ کر نہ جا سکیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں یا کوئی دوسری بات سوچنے میں لگ جائیں۔ [2]

---

[1] (مصنف ابن ابی شیبہ: ۵/۲۳۰) [2] (کتاب الاذکار: ص ۳۱۷)

غیبت کا کفارہ:

پیارے بچو! اگر کبھی غلطی سے غیبت ہو جائے تو اس گناہ کا کفارہ (یعنی معاف ہونے کا طریقہ) یہ ہے کہ آپ نے جس بھائی کی غیبت کی ہے اگر یہ بات ان کو معلوم ہوگئی ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں اور ان بھائی سے بھی معافی مانگیں۔ اگر ان کو یہ معلوم نہیں ہوئی ہے تو آپ خود ہی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں۔ حدیث میں ان بھائی کے لئے استغفار کرنا بھی آیا ہے۔[1]

☆...... پیارے بچو! بعض بچوں میں ایک بری عادت یہ ہوتی ہے کہ وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے کبھی ناک اور کبھی کان میں انگلی ڈالتے ہیں اور ناک صاف کرنے لگتے ہیں۔ یہ بہت ہی بری بات ہے، اس سے لوگوں کو کراہیت ہوتی ہے۔ لوگوں کو تکلیف دینا تو بہت ہی بری بات ہے۔ اگر ناک کان صاف کرنے کی ضرورت ہو تو مجلس سے جا کر تنہائی میں صاف کرنا چاہیے۔

☆...... بعض بچے مجلس میں بیٹھے ہوئے کبھی بغل میں ہاتھ ڈال کر کھجاتے ہیں، کبھی پیٹ یا تلوے ملتے رہتے ہیں۔ یہ بھی بہت بری عادت ہے۔ اس کے بعد لوگوں سے ہاتھ بھی ملاتے ہیں یہ لوگوں کو ناپسند ہوتا ہے۔ پیارے بچو! آپ اس بات کو اس طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اگر کوئی آپ سے اس طرح ہاتھ ملائے تو آپ کو کیسا لگے گا؟ اس لئے پیارے بچو! ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ مسلمان کی تو خوبی ہی یہی ہے کہ وہ جو

---

[1] (فتوحات ربانیہ: ۷/۱۵)

اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرتا ہے۔

☆...... پیارے بچو! بعض بچے ناک صاف نہیں کرتے ہیں بلکہ وہیں بیٹھے بیٹھے سُڑ سُڑ کرتے رہتے ہیں۔ یہ بھی بہت بری بات ہے۔ اس سے بھی لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسا کرنے کے بجائے ناک صاف کر کے آنا چاہیے۔

☆...... پیارے بچو! مجلس میں جو بات ہوتی ہے وہ امانت ہوتی ہے۔ اس کو ادھر ادھر بتانا نہیں چاہیے۔ اس عادت سے بہت بچنا چاہیے۔ اس میں تو دو بڑے گناہ ہیں۔ ایک چغلی اور دوسرے غیبت۔ یہ دونوں بہت بڑے گناہ ہیں۔ چغلی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ [1] غیبت کے بارے میں تو آپ پیچھے پڑھ چکے ہیں۔

☆...... پیارے بچو! جہاں اندھیرا ہو وہاں بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اندھیرے میں نہیں بیٹھتے تھے۔ [2]

☆...... اسی طرح آدھے دھوپ میں اور آدھے چھاؤں میں بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ [3]

☆...... اگر آپ مجلس میں آئیں وہاں پہلے سے کوئی بیٹھا ہوا ہو تو اس کو اٹھا کر خود اس کی جگہ بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ [4]

---

[1] (مشکوٰۃ ص ۴۱۱) [2] (مجمع الزوائد: ۸/۶۱، بحوالہ شمائل کبریٰ: ۴/۲۲۱) [3] (ابن ماجہ ص ۲۶۴)
[4] (ابن ماجہ ص ۲۴۶)

اس سے اپنے آپکولوگوں سے اونچا اوراچھا سمجھنے کا مرض پیدا ہوتا ہے اور دوسرے کے دل میں اس کے لئے نفرت پیدا ہوتی ہے(اس لئے ایسا کرنے سے خوب بچنا چاہئے) [۱]

☆...... جب لوگ حلقہ بنائے ہوئے ایک دوسرے سے آمنے سامنے بیٹھے باتیں کرر ہے ہوں تو حلقہ کے درمیان میں نہیں بیٹھنا چاہئے یہ بہت بری بات ہے، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح حلقہ میں بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔ [۲]

☆......بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کے گھر میں جا کر بیٹھتے ہیں گھر میں ادھر ادھر دیکھتے ہیں۔ پیارے بچو! یہ بہت بری بات ہے ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہئے بلاوجہ ادھر ادھر دیکھنا اچھی بات نہیں ہے یہ آدمی کے وقار کے بھی خلاف ہے۔

اس پر ہم آپکوایک قصہ سناتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے انکے ساتھ ایک آدمی بھی ہولیا۔ جب یہ لوگ اجازت لے کر گھر میں داخل ہوئے تو ان کا ساتھی ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جب اسکو دیکھا تو فرمایا(ایسا کرنے سے) تیری آنکھیں پھوڑ دی جائیں تو بہتر تھا۔ [۳]

---

[۱] (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم:۶/۳۸۳) [۲] (ترمذی ابوداؤد معارف الحدیث:۶/۱۸۶)
[۳] (ادب المفرد:۳۴۳)

دیکھا بچو! آپنے اس قصہ سے بھی معلوم ہوا کہ ادھر ادھر نہیں دیکھنا چاہئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کیسی سخت بات فرمائی۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ایسا کرنے سے بچیں گے۔

☆......اسی طرح جب لوگ حلقہ لگائے بیٹھے ہوں یعنی دائرے کی شکل میں بیٹھے ہوں تو انکے درمیان میں جا کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے لئے رحمت الہیٰ سے دور ہونے کی بددعا فرمائی ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے لوگوں کا آپس میں جو ایک دوسرے کی طرف منہ کر کے تعلق تھا اور توجہ تھی وہ ختم ہو جاتی ہے اب بعض لوگوں کی طرف اسکی پیٹھ اور بعض کی طرف اسکا چہرہ ہوگا ویسے بھی یہ بعض مسخرے قسم کے لوگوں کی عادت ہوتی ہے اس سے بچنا چاہئے۔ [1]

☆......راستوں اور دروازوں پر بھی نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ [2] اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ بعض بچے گلی کے کونوں پر اور راستوں میں بیٹھتے ہیں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔ بلکہ وقار کے خلاف ہے۔ صحابہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے اجازت دی تھی کہ ان کے گھروں میں بیٹھنے کی جگہ نہیں تھی اگر بیٹھیں مجبوری کی وجہ سے تو راستے کے ان حقوق کو ادا کریں (۱) نگاہ نیچی رکھنا (۲) راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا۔ (۳) سلام کا جواب دینا (۴) نیکی کا حکم کرنا، بری باتوں سے منع کرنا (۵) راستہ بتانا (۶)
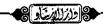
---

[1] (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۶/۳۸۳) [2] (مسلم: ۲/۲۱۳)

مصیبت زدہ کی مدد کرنا (سیرۃ النبی: ۶/۳۸۴)

☆......مجلس میں اگر دو آدمی پہلے سے بیٹھے ہوں تو ان کے درمیان میں جا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ ہاں اگر بیٹھنا ہو تو ان کی اجازت لینی چاہئے۔ [1] کہ بھائی اگر اجازت ہو تو میں یہاں بیٹھ جاؤں؟

☆......مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود شریف ضرور پڑھنا چاہیے تاکہ یہ مجلس قیامت کے دن حسرت و افسوس کا سبب نہ بنے۔ جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔ [2]

☆...... جب مجلس سے اٹھ کر جانے لگیں تو سلام کر کے جانا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم فرمایا ہے۔ [3]

☆......جب مجلس سے اٹھنے لگے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

﴿ سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ﴾

پیارے بچو! جو بھی مجلس سے اٹھتے وقت یہ دعا پڑھے تو اللہ اس مجلس کی کمی کوتاہی اور گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ [4]

[1] (مشکوۃ ص ۴۰۴) [2] (احمد ۲/۴۸۴) [3] (ابوداؤد: ۲/۳۵۱) [4] (ترمذی: ۲/۱۸۱)

بڑوں کی مجلس کے آداب

پیارے بچو! بچوں کو بڑوں کی محفل میں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے بیٹھنا پڑے تو اس میں کچھ آداب کا خیال رکھنا چاہیے۔

☆...... بڑوں کے ساتھ بیٹھیں تو خاموش بیٹھیں۔

☆...... بڑوں کی باتوں میں دخل نہ دیں۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا: کون سا درخت ایسا ہے جو انسان کی طرح ہے؟ صحابہ نے مختلف درختوں کے نام لئے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ہی جواب دیا اور فرمایا: وہ درخت کھجور کا درخت ہے۔ اس مجلس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بڑے صحابی تھے وہ اپنے صاحبزادے کیعبد اللہ ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ جب مجلس ختم ہوئی تو سب لوگ واپس جانے لگے ۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے صاحبزادے کے ساتھ گھر واپس جانے لگے۔ راستے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے اپنے والد صاحب سے عرض کیا: ابا جان! مجھے معلوم تھا کہ وہ درخت کھجور کا درخت ہے۔ مگر میں تمام بیٹھنے والوں میں چھوٹا تھا، اس لئے میں نے جواب نہیں دیا (یعنی بڑوں کے ادب کی وجہ سے

خاموش رہا)۔ [1]

پیارے بچو! دیکھا آپ نے کہ حضرت عبداللہ نے بڑوں کی مجلس میں بیٹھنے کے باوجود بڑوں کی باتوں میں دخل نہیں دیا اور ادب کی وجہ سے خاموش بیٹھے رہے اچھے بچے ایسا ہی کرتے ہیں۔ آپ بھی ایسا ہی کریں گے نا۔

☆...... جب چند لوگ کوئی بات کرنا چاہیں ان میں چھوٹے بڑے ہوں تو بڑے کو بات کرنا چاہئے چھوٹے کو بات شروع نہیں کرنی چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو بھائیوں کا ایک مسئلہ کے بارے میں اور چھوٹے بھائی نے بات شروع کردی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دو۔ [2]

☆......اگر کوئی ضرورت ہو اور کوئی بات پوچھنی ہو تو ایک مرتبہ پوچھیں اور جواب کا انتظار کریں۔ بار بار پوچھ کر تنگ نہ کریں۔

☆...... جب بڑے بات کررہے ہوں تو ان سے نہ تو کوئی بات پوچھنی چاہیئے اور نہ ہی درمیان میں بولنا چاہیے۔

☆......ان کی سنی ہوئی بات کسی اور کو نہیں بتانی چاہیے۔

☆...... بڑوں کے پاس بیٹھ کر پاؤں لمبے نہیں کرنے چاہیے۔ یہ بہت بری بات ہے۔

---

[1] (بخاری:۱/۱۴) [2] (ادب المفرد:۹۸)

بات کرنے کے آداب

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انسان بنایا اور بولنا سکھایا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ رحمٰن میں اپنی بہت ساری نعمتوں کو بیان فرمایا ہے۔ ان نعمتوں میں سے ایک نعمت بولنا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے دل کی بات کہنا سکھایا ہے۔ پیارے بچو! آپ نے بعض لوگوں کو دیکھا ہوگا کہ وہ بول نہیں سکتے ان کو اپنے دل کی بات بتانے میں کتنی مشکل ہوتی ہے۔

اسی طرح بچو! آپ نے چھوٹے بچوں کو روتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ ان بے چاروں کو جو تکلیف ہوتی ہے، وہ بتا نہیں سکتے ہیں۔ صرف اندازے اور علامات سے ان کی بات سمجھی جاتی ہے۔

پیارے بچو! ایسی بڑی نعمت جس سے آپ اپنی بات کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیاری پیاری باتیں بھی کر سکتے ہیں اور یہ پیاری باتیں دوسروں تک پہنچا سکتے ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت کا شکریہ ادا کریں۔ شکریہ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے دین کی بات کریں اور لوگوں کو اچھی اچھی باتیں بتائیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم

اور پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقوں کے مطابق عمل کریں۔ ہم آپ کو بات کرنے کے آداب بتاتے ہیں۔ غور سے سنیئے اور عمل کیجئے۔

☆...... پیارے بچو! سب سے اچھی بات تو خاموش رہنا ہی ہے۔ زیادہ بولنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں: فضول باتیں کرنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔ [1] آدمی جب بات کرتا ہے تو غلط صحیح سب کچھ ہی بولتا ہے۔ اسی لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو خاموش رہا، وہ کامیاب ہوا۔ [2] بات صرف ضرورت کے وقت ہی کرنی چاہیے۔

☆...... جب بھی بولیں پہلے سوچ لیں دینی یا دنیاوی فائدہ ہے یا نہیں پھر اگر ضرورت ہو تو بات کریں ورنہ خاموش رہیں۔ اس کی عادت ڈالیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر ضرورت کے بات نہیں کرتے تھے۔ [3] پیارے بچو! ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

☆...... بات کو ضرورت سے زیادہ لمبا بھی نہیں کرنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ہے کہ میں مختصر بات کروں۔ [4] کیونکہ زیادہ لمبی بات سے لوگ اکتا جاتے ہیں اور بات کا اثر بھی ختم ہو جاتا ہے۔ [5]

☆...... بچو! جب بات کریں تو آہستہ آواز سے بات کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چیخنا پسند نہیں تھا۔ بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو

---

[1] (ادب المفرد ص ۳۳۴) [2] (ترمذی: ۲/ ۷۷) [3] (شمائل ترمذی: ۱۴) [4] (ابوداؤد معارف الحدیث: ۶/ ۱۹۰) [5] (معارف الحدیث ایضاً)

آہستہ آواز سے بات کرنا پسند تھا۔ [1]

اس لئے بچو! آپ کو بھی چاہیے کہ آہستہ بولنے کی عادت ڈالیں چیخ کر بات کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ اگر چیخنے میں کوئی اچھائی ہوتی تو گدھے کی آواز سب سے اچھی ہوتی مگر اس کی آواز بہت ہی بری ہوتی ہے۔ اس لئے آہستہ بولنا چاہیے۔ خصوصاً بچیوں کو تو اور بھی آہستہ آواز میں بات کرنی چاہیے کیونکہ بچیوں کی آواز کا باہر جانا بہت ہی برا ہے۔ اگر بچپن سے عادت نہیں بنائی جائے تو بعد میں بہت مشکل ہوتی ہے۔

☆...... نرمی سے بات کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جب موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس دعوت دینے کیلئے بھیجا تو فرمایا کہ "فرعون سے نرمی سے بات کرنا" [2]

☆...... اچھی بات کرنی چاہئے جس سے خود کو بھی فائدہ ہو دوسروں کو بھی فائدہ ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "لوگوں سے اچھی بات کہو۔" [3]

☆...... مجلس میں بیٹھ کر کوئی ایسی بات نہیں کرنی چاہئے جس سے کسی کے لئے طعنہ اور برائی کا مطلب نکلے اور کسی کی تحقیر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [4]

☆...... پیارے بچو! بات صاف صاف اور علیحدہ علیحدہ کرنی چاہیے تاکہ سننے والے کو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے ایسا نہ ہو کہ بات جلدی جلدی کرنے کی

---

[1] (کنز العمال ۷/۱۴۷ بحوالہ شمائل کبریٰ ۴/۱۷۸) [2] (سورۃ طٰہٰ آیت: ۴۴) [3] (بقرہ آیت نمبر ۸۳)
[4] (سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۶/۳۹۲)

وجہ سے الفاظ ایک دوسرے میں مل جائیں اور سمجھنا مشکل ہوجائے اور سننے والے کو پریشانی ہو۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بات اتنی صاف صاف فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ گن لینا چاہیے تو گن سکتا تھا[1] یعنی آپ کی بات میں ایک ایک کلمہ ایسا الگ الگ اور صاف صاف ہوتا تھا کہ اگر کوئی گننا چاہتا تو گن لیتا تھا۔

☆......اسی طرح بچو! جب آپ امی ابو یا بڑوں سے بات کریں تو انتہائی ادب سے بات کریں۔ پہلے ان کی بات سنیں اور پھر ادب سے اس کا جواب دیں۔

☆......ایسے ہی بچو! بڑوں سے تیز آواز میں بات کرنا، غصہ کرنا اور بے ادبی سے بات کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں۔ اگر بڑوں سے کسی غلط فہمی (کسی بات کو غلط سمجھنے) کی وجہ سے کوئی غلطی ہوگئی ہو تو بھی بہت ادب اور نرمی سے ان کو صحیح بات بتانی چاہیے۔ اس کے بعد بھی اگر وہ نہیں سمجھیں تو آپ کو ادب سے خاموش رہنا چاہیے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں ثواب ملے گا۔

ایسے موقع پر بڑوں کو فوراً جواب دینا بہت ہی بری بات ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ بہت ہی ناراض ہوتے ہیں۔ خاص طور پر والدین سے اس طرح بات کرنا تو بہت ہی بری بات ہے۔ والدین کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے ''اف'' تک کہنے کو منع فرمایا ہے کہ ان کو اس ''اف'' کہنے سے بھی تکلیف ہوگی۔ ''اف'' کی جگہ ان کو جواب دینا تو بہت ہی بری بات ہے، اس سے تو ان کو اور بھی

---

[1] (شمائل ترمذی:۱۴)

زیادہ تکلیف ہوگی۔ اسی طرح اس کا گناہ بھی زیادہ ہوگا۔ اس لئے اس سے بہت بچنے کی ضرورت ہے۔

پیارے بچو! ایسے موقع پر صرف خاموش رہنا چاہیے اور دل دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ اللہ! مجھے معاف فرمائیں یہ میری کسی گناہ کی وجہ سے ہے۔ پیارے بچو! خوب ذہن میں یہ بات بٹھا کر رکھیں کہ اس وقت جب کوئی بڑا امی، ابا، بڑے بھائی جان یا استاد صاحب غصہ کریں تو آپ کی کامیابی ادب سے خاموش رہنے میں ہے۔ اس لئے خاموش رہنے میں ہی کامیابی سمجھنی چاہئے۔ چاہے آپ کو کتنی ہی مشقت برداشت کرنی پڑے۔ پیارے بچو! آپ کو جتنی مشقت ہوگی اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کو اتنا ہی زیادہ ثواب ملے گا۔

بعض بچے ایسے موقع پر فوراً فوراً جواب دیتے ہیں اس کو حاضر جوابی اور جرأت کہتے ہیں۔ توبہ توبہ بچو! کتنی بری بات ہے کہ آدمی گناہ کرلے اور اس کو اچھا سمجھے یہ تو بہت ہی بری بات ہے۔ بچو! یہ حاضر جوابی نہیں بلکہ بدتمیزی ہے۔ ایسے موقع پر خاموش رہنا ہی ادب ہے اور یہی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پسند ہے۔

حاضر جوابی کیا ہے؟

پیارے بچو! ہم آپ کو حاضر جوابی کا مطلب بتاتے ہیں پھر ایسے موقع پر خاموش رہنے والوں کا قصہ سناتے ہیں۔ پیارے بچو! حاضر جوابی اچھی چیز ہے لیکن یہ حاضر جوابی کہاں اچھی چیز ہے، یہ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ حاضر جوابی جہاں خیر و بھلائی

کا سبب ہو وہاں اچھی چیز ہے۔ جیسے اسکول میں آپ کے استاد نے آپ کو سبق یاد کرنے کو دیا کہ کل یہ سبق کل یاد کر کے آئیں۔ آپ نے ہر سوال کا جواب یاد کرلیا جہاں استاد صاحب نے کوئی سوال کیا تو آپ نے فوراً جواب دے دیا۔

اسی طرح کسی ساتھی کو کوئی سوال یا کوئی اہم بات یاد نہیں آرہی تھی آپ نے فوراً اس کو یاد دلا دی تو یہ حاضر جوابی اور ذہن کا حاضر رہنا اچھی چیز ہے۔ اب ایسے موقع پر آپ خاموش ہو جائیں ادھر ادھر دیکھنے لگیں یہ اچھی بات نہیں ہے بلکہ ایسے موقع پر استاد کو سوال کا جواب نہ دینا اور غائب دماغ رہنا بہت بری بات ہے۔

لیکن جہاں حاضر جوابی بری بات کا سبب ہو وہاں بری چیز ہے۔ جیسے آپ اپنے کسی ساتھی کو نیچا کرنے کے لئے حاضر جوابی کا استعمال کریں اور اس کو جواب دیتے رہیں تو یہ اچھی بات نہیں ہے۔ کیونکہ کسی مسلمان کو نیچا کرنا یا شرمندہ کرنا بہت بری بات ہے اور اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے۔ کسی کو نیچا دکھانے اور ذلیل کرنے سے آدمی خود ہی نیچا اور ذلیل ہوتا ہے۔

آیئے اب ہم آپ کو ایک بزرگ کا قصہ سناتے ہیں۔ بچو! یہ سلطان ناصر الدین کے زمانے کی بات ہے ایک عالم دہلی آئے۔ ان کے علم و فضل کا یہ حال تھا کہ بڑے بڑے عالم ان کے سوالات کے جواب نہ دے سکے۔ ان کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ بچو! ان کا نام فصیح الدین تھا۔

جب کوئی بھی ان کے سوالات کا جواب نہیں دے سکا تو انہوں نے فخر کرتے

ہوئے کہا کہ دہلی کے آس پاس کوئی ایسا عالم ہے جس سے میری گفتگو نہ ہوئی ہو۔ کسی نے کہا: ہاں ایک بزرگ ہیں جو اجودھن میں رہتے ہیں۔ (اجودھن پاک پٹن کا پرانا نام ہے) یہ شخص خوشی خوشی وہاں پہنچے اور اپنے سوالات حضرت شیخ فرید الدین مسعود رحمہ اللہ کو بتائے اور تسلی بخش جواب چاہا۔ ان کے سوالات سن کر شیخ فرید الدین مسعود رحمہ اللہ خاموش ہو گئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔

ان کے قریب ان کے شاگرد نظام الدین (جو بعد میں نظام الدین اولیاء کے نام سے مشہور ہوئے) بیٹھے تھے۔ انہوں نے فصیح الدین کے سارے سوالات کے جوابات فوراً دیئے، جس پر وہ شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔

حضرت شیخ فرید رحمہ اللہ نے اپنے شاگرد نظام الدین سے فرمایا: اس نے سوالات مجھ سے کیے تھے، تم درمیان میں کیوں آئے۔ کیا مجھے سوالات کے جوابات معلوم نہیں تھے، میں تو اس وجہ سے خاموش رہا کہ اس کا دل نہ ٹوٹے اور اس کو شرمندگی نہ ہو۔ تم نے دیکھا وہ محفل سے کیسے شرمندہ ہو کر گیا۔ اب جب تک تم اس کو راضی نہیں کرو گے میں تم سے راضی نہیں ہوں گا۔

پیارے بچو! آپ نے سنا شیخ فرید الدین رحمہ اللہ نے سارے لوگوں کے سامنے سوالوں کے جوابات نہ دے کر خود شرمندگی برداشت کر لی مگر لوگوں کے سامنے دوسرے کو شرمندہ نہ ہونے دیا اور جب آپ کے شاگرد نے جوابات دیئے تو آپ ان سے ناراض ہو گئے۔ بچو! ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ حاضر جوابی کا صحیح مطلب سمجھ گئے ہوں گے اور اس پر اب اچھی طرح عمل بھی کریں گے۔

☆...... پیارے بچو! اسی طرح جس سے بات کر رہے ہوں اس کی طرف پوری توجہ رکھیں ایسا نہ ہو کہ بات کسی سے کر رہے ہوں اور توجہ دوسری طرف ہو یہ بہت بری بات ہے اس سے مسلمان کو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ دل میں سوچتا ہے کہ انہوں نے مجھے اہمیت نہیں دی اور مجھ سے بے توجہی سے بات کی۔ اس لئے اس سے بچنا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جب کسی سے بات کرتے تو جب تک وہ توجہ نہیں ہٹاتا تو آپ اسی کی طرف متوجہ رہتے تھے۔[1]

☆...... اسی طرح جب آپ چند لوگوں سے بات کر رہے ہوں تو سب کی طرف متوجہ ہو کر بات کرنا چاہئے کسی ایک کی طرف متوجہ ہو کر بات نہیں کرنا چاہئے۔[2]

اگر کسی ایک طرف توجہ کی جائے تو جن لوگوں کی طرف توجہ نہیں کی جائے ان کو برا لگتا ہے اور یہ اکرام کے خلاف ہے کہ کسی کو برا ماننے کا موقع دیا جائے یا کسی سے ایسا سلوک کیا جائے جو اس کو برا لگے اس سے بعض لوگوں کو بعض پر فضیلت و ترجیح دینا ہے جو ایذائے مسلم ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔

☆...... اسی طرح جب کوئی بڑا آپ سے بات کرے تو اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہیں کرنی چاہیے، بلکہ ادب یہ ہے کہ آنکھیں نیچی رکھ کر

---

[1] (ابن ماجہ: ۲۶۴) [2] (ادب المفرد ص ۳۴۳)

بات کرنا چاہیے۔

☆......اسی طرح جب کوئی بات کرے درمیان میں بات کاٹ کر اپنی بات شروع نہیں کرنی چاہیے۔

☆...... پیارے بچو! بڑوں چھوٹوں سب سے ادب کے ساتھ بات کرنا چاہیے۔ تُو تڑاک، ابے تبے کہہ کر بات نہیں کرنا چاہیے۔ اگر آپ کسی سے ادب سے بات کریں گے تو وہ بھی آپ سے ادب سے بات کرے گا اس سے آپس میں محبت پیدا ہوگی۔ بڑوں سے تو خاص طور پر تو تڑاک سے بات نہیں کرنی چاہیے۔

☆...... پیارے بچو! امی، ابو، بھائی جان اور آپی اسی طرح سارے بڑوں کو نام لے کر نہیں پکارنا چاہیے، یہ بہت ہی بے ادبی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ [1]

[1] (ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ رقم ۳۹۵ معجم طبرانی: ۴/ ۲۶۷)۔

پکارنے اور جواب دینے کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کسی کو بلانا چاہیں اور اس کے لئے آپ کو آواز دینی ہو تو اس وقت کن آداب کی رعایت کرنی چاہئے تا کہ آپ کا مقصد بھی پورا ہو اور آپ کو اللہ تعالیٰ کے ہاں سے ڈھیر ساری نیکیاں بھی ملیں۔ اس کے لئے اب ہم آپ کو پکارنے کے آداب بتاتے ہیں تا کہ آپ اچھے بچوں کی طرح اس پر عمل کر کے خوب ڈھیر ساری نیکیاں کما سکیں۔

پیارے بچو! جب آپ اپنے کسی بھائی کو بلائیں تو آپ کو کن آداب کی رعایت کرنی چاہئے اب غور سے وہ آداب سنیئے۔

☆ پیارے بچو! جب آپ کسی کو پکاریں تو اس بھائی کا نام لے کر پکاریں اور پورا نام لے کر پکاریں ایسے ہی نام کے ساتھ بھائی وغیرہ کا اضافہ بھی کر دیں جیسے ''احمد بھائی'' یا بھائی احمد وغیرہ۔

بچو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک بڑے صحابی اور مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ ہیں وہ فرماتے ہیں: مسلمان بھائی کی محبت کو بڑھانے والی تین چیزیں ہیں (۱) جب مسلمان بھائی سے ملو تو سلام کرنے میں پہل کرو۔ (۲) جب اسکو بلاؤ تو اچھے نام

سے بلاؤ۔(۳) جب وہ مجلس میں آئے تو اس کے لئے مجلس میں جگہ کشادہ کرو۔ ۱؎

☆ اگر اس بھائی کا نام نہیں معلوم تو ''عبداللہ'' کہہ کر پکارنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک صاحب کا نام یاد نہ رہا جب آپ نے ان کو پکارا تو فرمایا: ''اے عبداللہ کے بیٹے۔'' ۲؎

☆ کسی کو ایسے نام سے نہیں پکارنا چاہتے جس سے اس کو تکلیف ہو۔ علماء نے ایسے نام سے پکارنے کو منع فرمایا ہے یہ بہت بری بات ہے۔ ۳؎

☆ کسی کو نام بدل کر بھی نہیں پکارنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص کسی کو نام بدل کر پکارے گا تو فرشتے اس پکارنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہونے کی بد دعا دیتے ہیں۔ ۴؎

☆ اسی طرح کسی بھائی کو نام بگاڑ کر بھی نہیں پکارنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے برے القابات سے پکارنے کو منع فرمایا ہے۔ ۵؎ جیسے کسی کا نام عبداللہ ہے اس کو ''عبدل'' کہنا۔ یہ نام بگاڑنا بہت بری بات ہے۔

☆ اسی طرح کسی کا چھوٹا قد ہے تو اسکو ٹھگنا یا کسی کا قد لمبا ہے تو اس کو ''لمبو'' وغیرہ ایسے کی صفت کے ساتھ اسکو مخاطب کرنا کہ یہ ''کنجوس'' ہے وغیرہ یہ سب بری باتیں ہیں اس سے خوب بچنا چاہئے۔

۱؎ (شرح السنۃ مرقاہ ۵۶،۵۵/۹) ۲؎ (طبرانی معجم کبیر ۲۷۳/۳) ۳؎ (کتاب الاذکار ص ۲۷)
۴؎ (ابن سنی رقم ۳۹۴) ۵؎ (سورۃ حجرات آیت ۱۱)

☆ جس بھائی کو جس نام سے پکارنا پسند ہو اس کو اسی نام سے پکارنا چاہئے۔ یہ مسلمان بھائی کا حق ہے۔ [1]

☆ بہت زور سے چیخ کر نہیں پکارنا چاہئے۔ بچیوں کو خاص طور پر آہستہ آواز سے بات کرنی اور پکارنا چاہئے۔

پیارے بچو! چیخنے کی عادت کوئی اچھی عادت نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو آہستہ آواز سے بات کرنا پسند ہے۔

[1] (معارف القرآن ۸/۱۱۸)

جواب دینے کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کو کوئی پکارے تو آپ کو کیسے جواب دینا چاہئے آیئے ہم اب آپکو جواب دینے کے آداب بتاتے ہیں۔ خوب غور سے سنیئے اور عمل کیجئے۔

☆ پیارے بچو! جب کوئی بڑا آپ کو پکارے تو جواب میں ''حاضر ہوں'' جی آیا کہنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو پکارا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ''حاضر ہوں'' [1]

جب کوئی آپ کو پکارے تو آپ کو جواب میں فوراً جی آتا ہوں کہہ کر فوراً حاضر ہونا چاہئے۔ پیارے بچو! اچھی بات تو یہ ہے کہ جب بھی کوئی بڑا آپکو پکارے تو ان کے دوسری دفعہ پکارنے سے پہلے آنا چاہئے۔ بعض بچے جی کہنے کے بعد بھی بار بار بلانے کے باوجود آتے نہیں اور وہ پکار سنتے ہیں لیکن آتے نہیں۔ یہ بہت بری بات ہے جس سے بڑوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ بری بات ہے ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بہت ضروری کام ہوتا ہے فوراً نہ آنے سے وہ کام نہیں ہوتا یا خراب ہو جاتا ہے۔ بار بار آواز لگوانا بہت ہی بری بات ہے اس سے بہت بچنا چاہئے بلکہ جب

---

[1] (بخاری ۲/ ۱۰۹۷)

بڑے آواز دیں تو فوراً سب کام چھوڑ کر ان کے پاس جانا چاہئے خصوصاً جب والدین یا دادا دادی نانا، نانی وغیرہ۔

☆ اگر آپ کسی ضروری کام میں مشغول ہوں اور کوئی بڑا آپ کو پکارے تو اس کی اچھی صورت یہ ہے کہ فوراً وہ کام چھوڑ کر آئیں اور بتا کر چلے جائیں۔

☆ اسی طرح بڑوں کے بلانے پر ان سے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے ہی سوال وجواب نہیں کرنے چاہئے بلکہ اٹھ کر آ کر پوچھنا اور جواب دینا چاہئے۔ دور بیٹھے اپنی جگہ سے بڑوں سے سوال وجواب کرنا ادب کے خلاف ہے ایسی بے ادبی سے ضرور بچنا چاہئے۔

☆ بہت زور سے چیخ کر جواب نہیں دینا چاہئے۔ بڑوں سے اونچی آواز سے بات کرنا بہت ہی بری بات ہے۔ ہاں اگر دور ہوں اور مقصود آواز کو پہنچانا ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

کوئی چیز لینے اور دینے کے آداب

پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ کسی کو کوئی چیز دیتے ہیں ایسے ہی کبھی آپ کسی سے کوئی چیز لیتے ہیں۔ لینے دینے کے وقت کن آداب کی رعایت کرنا چاہئے اور ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کیا آداب بتائے ہیں؟ اب ہم آپ کو وہی پیارے پیارے آداب بتاتے ہیں غور سے سنیئے اور عمل کیجئے۔

☆ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ہو سکے دائیں ہاتھ سے کام کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ [۱] علماء نے لکھا ہے کہ مستحب یعنی دین میں پسندیدہ بات یہ ہے کہ اچھے کاموں کو دائیں ہاتھ سے کیا جائے۔ [۲]

☆ (اس لئے) جب بھی آپ کسی کو کوئی چیز دیں یا کسی سے کوئی چیز لیں تو دائیں ہاتھ سے لیا اور دیا کریں اسکی عادت بنائیں۔

☆ کبھی کسی سے کوئی چیز بائیں ہاتھ سے نہ لیا کریں اسی طرح نہ ہی خود کسی کو بائیں ہاتھ سے کوئی چیز دیا کریں اسکی بھی خوب مضبوط عادت بنائیں۔

☆ جب آپ کسی بڑے کو کوئی چیز دیں جیسے اپنے امی، ابو، دادا جان، دادی جان، نانا جان وغیرہ کو تو اچھی بات یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سے دیں۔ اسی

---

[۱] (متفق علیہ ریاض الصالحین ص۳۶۰) [۲] (ریاض الصالحین ص۳۶۰)

طرح اپنے استاد کو بھی دونوں ہاتھ سے دینا چاہئے۔ یہ ادب واحترام کی بات ہے۔ اسی طرح جب کوئی بڑا آپ کو کوئی چیز دے تو دونوں ہاتھ سے لینی چاہئے۔

☆ اگر استاد صاحب سے کوئی بات کتاب سے پوچھنی ہے اوراس کے لئے ان کو کتاب دکھانی ہے تو ان کو کتاب کھول کر دینی چاہئے اور وہ مطلوبہ جگہ دکھانی چاہئے۔ بغیر کھولے کتاب دینا ان کو کھولنے اور مطلوبہ جگہ دیکھنے کی مشقت میں ڈالنا ادب کے خلاف ہے۔

☆ اگر اپنے بڑوں کو قلم دینا ہو تو بھی ادب یہ ہے کہ قلم کھول کر دینا چاہئے۔

☆ اسی طرح جب بڑوں کو کوئی چیز دیں تو فوراً آگے بڑھ کر دینا چاہئے ان کو لینے کے لئے آگے نہیں آنے دینا چاہئے۔

☆ اسی طرح اگر بڑوں سے کوئی چیز لینی ہو تو خود آگے بڑھ کر لینا چاہئے۔ انکو دینے کے لئے آگے آنے پر مجبور کرنا بہت بری بات ہے۔

☆ جب بھی کوئی چیز دیں تو ہاتھ میں دینا چاہئے پھینک کر کسی کو کوئی چیز نہیں دینا چاہئے۔ بڑوں کو خاص طور پر پھینک کر کوئی چیز نہیں دینا چاہئے۔

☆ آلات علم، قلم، کاپی، اسکیل، ربڑ اور پنسل وغیرہ کو بھی پھینک کر نہیں دینا چاہئے کیونکہ یہ چیزیں علم حاصل کرنے کے آلات ہیں ان کا ادب واحترام کرنا بہت ضروری ہے۔

☆ اگر کسی کو چاقو دینا ہو تو دستہ کی طرف سے پکڑ کر دوسرے کو بھی دستہ ہی پکڑوانا چاہئے۔ پھل کی طرف سے نہ خود پکڑنا چاہئے اور نہ پکڑانا چاہئے۔ اس سے کبھی دونوں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔[1]

☆☆☆

[1] (تذکرۃ السامع ص۱۰۹)

کھیل کود کے آداب

پیارے بچو! انسان کے جسم کے لئے ورزش کرنا بہت ضروری ہے۔ کھیل کود سے بھی سارے جسم کی ورزش ہو جاتی ہے۔ کھیلنے سے سارے جسم کے پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں اور سارے جسم میں تازہ خون گردش کرتا ہے جس سے سارا جسم تروتازہ ہو جاتا ہے اور جسم کو قوت اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ صحت مند آدمی دین کا زیادہ کام کرسکتا ہے۔ اس لئے ہمیں قوت اور صحت کی ضرورت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کو قوی مومن، کمزور مومن سے زیادہ پسند ہے۔ ۱

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی دوڑ لگائی ہے۔ ۲

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو ایک بڑے صحابی ہیں اور مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ ہیں انہوں نے ایک مرتبہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، جو ایک صحابی ہیں ان کے ساتھ دوڑ لگائی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ان سے آگے نکل گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں آئندہ تم سے آگے نکل جاؤں گا، یعنی آئندہ دوڑ میں جیتوں گا۔ پھر دوبارہ ان حضرات نے دوڑ لگائی اس مرتبہ حضرت عمرؓ آگے نکل گئے۔ ۳

اس سے معلوم ہوا کہ کھیلنا کودنا چاہئے جیسا کہ صحابہ بھی دوڑ لگایا کرتے

۱ (مشکوٰۃ ص۴۵۲) ۲ (ابوداؤد و معارف الحدیث:۶/۸۵) ۳ (کنز العمال:۱۵/۹۸)

تھے۔لیکن بچو!ایسا کھیل کھیلنا چاہئے جو مفید ہو جس سے جسم کو قوت وتوانائی حاصل ہو۔
اس کھیل کود میں ایک بات بہت اہم ہے جسکا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ کھیل میں کبھی بھی اتنی مشغولیت نہیں ہونی چاہئے جس سے آدمی کے دوسرے کام خراب ہو جائیں۔دوسری بات کھیل میں اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ٹوٹنا چاہئے۔چاہے کچھ بھی ہو۔
ان دو باتوں کا کھیل میں ضرور خیال رکھیں۔ان کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

اب ایسے موقع پر ہمیں کن آداب پر عمل کرنا ہوگا تا کہ ہمارے کھیل کود سے اللہ تعالیٰ اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوش ہو جائیں۔اب ہم آپ کو ایسے ہی آداب بتاتے ہیں غور سے سنیئے اور خوب عمل کیجئے۔

☆...... پیارے بچو!کھیل کے بارے میں سب سے پہلے ہمیشہ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ جب آپ کھیلنا چاہیں تو پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ نے اپنے اسکول کا ہوم ورک کرلیا ہے یا اس کا وقت مقرر کرلیا ہے یا امی ابو نے آپ کو کوئی کام تو نہیں کہا ہوا ہے اور کیا آپ نے وہ کام کرلیا ہے یا ابھی باقی ہے۔اگر ان میں سے کوئی بھی کام باقی ہو تو پھر یہ وقت کھیل کے لئے مناسب نہیں ہے۔پہلے ان کاموں کو کیجئے پھر اگر وقت ہو تو کھیلئے۔

☆...... پیارے بچو!کھیل میں اتنا مشغول ہو جانا کہ نماز وغیرہ کا خیال ہی نہ رہے،یا نماز قضا ہو جائے یہ بہت ہی بری بات ہے ایسے کھیلوں سے بچنا چاہیے۔

☆......اسی طرح بعض بچوں کو امی ابو کوئی کھیل کھیلنے سے منع کرتے ہیں

(جیسے پتنگ اڑانا، جو جائز بھی نہیں ہے) لیکن بچے امی ابو کے منع کرنے کے باوجود ان سے چھپ کر وہی کھیل کھیلتے ہیں، بچو! اس سے بچنا چاہیے۔ اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں۔ بچو! یہ بھی امی ابو کی نافرمانی ہے، اس لئے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

☆......اسی طرح پیارے بچو! بعض بچے کھیل میں کسی فائدے کے لئے جھوٹ بول دیتے ہیں۔ یہ بہت ہی بری عادت ہے۔ پیارے بچو! جھوٹ سے تو ہر حال میں بچنا چاہیے۔ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولے۔ کھیل میں تھوڑے سے فائدہ کے لئے جھوٹ بولنا بہت ہی بری بات ہے۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں کہ مسلمان کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہے۔ آپ اس واقعہ کو غور سے سنیئے اور اس سے سبق حاصل کیجئے۔

پیارے بچو! ہندوستان میں ایک جگہ مظفر نگر ہے۔ یہاں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے۔ یہاں ایک بزرگ رہتے تھے۔ اس جگہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زمین کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ ہندو کہتے تھے کہ یہ ہماری عبادت کی جگہ ہے، اور مسلمان اس کو اپنی مسجد کہتے تھے۔ جب یہ مقدمہ انگریزوں کی عدالت میں پیش کیا گیا تو انگریز مجسٹریٹ نے مسلمانوں کو الگ بلا کر ان سے تنہائی میں پوچھا کہ کیا ہندوؤں میں کوئی ایسا آدمی ہے جس کی سچائی پر تم لوگوں کو بھروسہ ہو اور ان کی بات پر فیصلہ کر دیا جائے تو مسلمانوں نے کہا: نہیں۔ پھر اس نے ہندوؤں کو اکیلے میں بلا کر ان سے پوچھا کہ کیا مسلمانوں میں کوئی ایسا ہے جس کی سچائی پر تمہیں بھروسہ ہو۔ ہندوؤں نے

کہا: ہاں مسلمانوں میں ایک بزرگ ہیں جو کبھی جھوٹ نہیں بولتے ہیں، شاید وہ اس موقع پر بھی سچ بولیں۔

انگریز نے ان کو بلایا وہ آئے جب ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا یہ زمین ہندوؤں کی ہے اور مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس پر ہندوؤں کے حق میں فیصلہ سنا دیا گیا۔

پیارے بچو! دیکھا آپ نے ان بزرگ نے مسلمانوں کے فائدے کے باوجود سچ بولا جس سے مسلمان ہار گئے مگر ان کو اخلاقی فتح حاصل ہوئی اور سچائی اور اسلامی اخلاق کے اس مظاہرہ کا فائدہ دنیا میں یہ ہوا کہ اس وقت کئی ہندو ان بزرگ کے ہاتھ پر مسلمان ہوگئے۔ [1]

پیارے بچو! آپ یہ بات ہر وقت اور ہر جگہ یاد رکھیں ذرا سے فائدے کے لئے کبھی جھوٹ نہ بولیں۔ کھیل میں اگر آپ جھوٹ بول کر جیت بھی گئے تو ہار گئے کیونکہ اس موقع پر آپ کا اور شیطان کا مقابلہ ہوا تو شیطان یہ چاہتا تھا کہ آپ جھوٹ بولیں تو آپ اگرچہ کھیل میں جیت گئے مگر شیطان سے ہار گئے اور اللہ کو ناراض کر بیٹھے۔

پیارے بچو! آپ ہی بتائیے کہ شیطان کو ہرا کر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اچھا ہے یا کھیل میں جیتنا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہی اصل کامیابی اور جیت ہے۔ اس

[1] (انسانی دنیا پر مسلمان کے عروج و زوال کا اثر: ۲۹۵، ۲۹۶)

لئے اس کا خوب خیال رکھنا چاہیے۔ پیارے بچو! جھوٹ بول کر جیتنے کا انعام بہت تھوڑی دیر میں ختم ہو جاتا ہے مگر سچ بول کر ہارنے سے جو جیت حاصل ہوتی ہے وہ ہمیشہ جیت رہتی ہے۔اس لئے آپ کبھی جھوٹ نہیں بولیئے گا۔شاباش۔

☆☆☆

چھینک اور جمائی کے آداب

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم میں مختلف قسم کے عوامل رکھے ہیں۔ ہر ایک عمل میں انسان کا فائدہ ہے۔ ان ہی عوامل میں ایک عمل چھینک کا ہے۔ چھینک کے آنے سے آدمی کے سارے جسم میں ایک نشاط پیدا ہو جاتا ہے اور آدمی ایک قسم کی تروتازگی محسوس کرتا ہے۔ اس موقع پر شریعت نے ہمیں کون سے آداب سکھائے ہیں تاکہ اس موقع کی شکرگزاری ہو سکے۔

پیارے بچو! چھینک کیونکہ چستی اور تروتازگی کا سبب ہے اسلئے اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور جمائی چونکہ سستی کا سبب ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ [1] اب ہم آپ کو چھینک اور جمائی کے آداب بتاتے ہیں۔

☆...... جب چھینک آئے تو چھینک کے بعد الحمدللہ کہنا چاہیے۔ بہتر ہے کہ الحمدللہ علی کل حال کہا جائے۔ [2]

☆...... الحمدللہ بلند آواز سے کہنا چاہئے۔ [3]

☆...... جب چھینک آئے تو چھینکتے وقت آواز کو پست کرنا چاہیے۔ [4]

---

[1] (مرقاۃ:۹/۹۰) [2] (فتح الباری:۱۱/۶۰۰،۶۰۱) [3] (فتح الباری:۱۱/۶۰۸، کتاب الاذکار:۲۵۲)

[4] (ابوداؤد:۲/۳۳۸، ترمذی:۲/۱۰۳)

☆...... چھینک کے وقت رومال یا ہاتھ سے منہ ڈھانک لینا چاہیے تاکہ آواز بھی ہلکی اور پست ہو جائے اور منہ سے بلغم کے نکلنے والے ذرات کسی دوسرے پر نہ گریں اور چھینک کے وقت منہ برا لگتا ہے وہ بھی نظر نہ آئے۔ [1]

☆...... جب کسی شخص کو چھینک کے بعد الحمد للہ کہتے ہوئے سنیں تو اس کو جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہنا چاہیے۔ یہ مسلمان کا حق ہے اگر نہیں کہے گا تو گناہ گار ہوگا۔ [2]

☆...... بہتر یہ ہے کہ ان الفاظ سے جواب دیا جائے۔ یرحم اللہ لنا و لکم۔ [3]

☆...... چھینک کا جواب اس وقت دینا چاہیے جب چھینکنے والے کو الحمد للہ کہتے ہوئے سنیں۔ [4]

☆...... اگر کوئی بھائی چھینک کے بعد الحمد للہ کہنا بھول جائے تو اچھی بات یہ ہے کہ ان بھائی کو نرمی سے یاد دلائیں کہ بھائی الحمد للہ کہہ لیں۔ [5]

☆...... اگر کوئی تین مرتبہ چھینکے تو تین مرتبہ جواب دینا چاہیے اس کے بعد جواب نہ دینے کی اجازت ہے۔ چاہے جواب دیں یا نہ دیں۔ [6]

☆...... اگر کئی لوگ بیٹھے ہوں اور چھینک کر الحمد للہ کہے تو بہتر یہ ہے کہ سب ہی چھینک کا جواب دیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک نے جواب دے دیا تو بھی کافی ہے۔ [7]

---

[1] (فتح الباری: ۱۰/۶۰۲، مرقاۃ: ۹/۹۷) [2] (کتاب الاذکار: ۲۵۳) [3] (کتاب الاذکار: ۲۵۳)
[4] (کتاب الاذکار: ۲۵۳) [5] (کتاب الاذکار: ۲۵۳) [6] (مرقاۃ: ۹/۹۷) [7] (فتح الباری: ۱۱/۶۰۳)

☆......جب چھینکنے والے کو "یرحمک اللہ" کہہ کر جواب دیا جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ ان الفاظ میں جواب دے: "یھدیکم اللہ ویصلح بالکم" اور بہتر ہے کہ ان الفاظ سے جواب دے۔ "یھدی اللہ لنا ولکم ویصلح بالناو بالکم"۔ [1]

جمائی کے آداب

پیارے بچو! جمائی لینا شریعت میں پسندیدہ نہیں ہے کیونکہ یہ سستی کی علامت ہے۔ سستی آدمی کو کام سے روکتی ہے۔ اس لئے یہ بہت ہی بری چیز ہے، اسی لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سستی سے پناہ مانگی ہے۔

پیارے بچو! کیسی بری بات ہے کہ آدمی کسی کام کے کرنے کی قوت وطاقت کے باوجود وہ کام نہ کر سکے۔ اس لئے اس سے ضرور بچنا چاہیے۔ اب ہم آپ کو جمائی کے آداب بتاتے ہیں۔

☆......جب جمائی آئے تو اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

☆......اگر جمائی نہ رک سکے تو جمائی لیتے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو جمائی آئے اس کو چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھے (اگر ہاتھ نہیں رکھے گا تو) شیطان منہ کے اندر چلا جائے گا۔ [2]

---

[1] (فتح الباری:۱۰/۶۰۹) [2] (ابوداؤد:۲/۳۲۹)

☆...... جب جمائی آئے تو "ہاہا" کی آواز منہ سے نہیں نکلنا چاہیے۔ اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ [1]

☆...... جمائی روکنے کے مختلف طریقے ہیں۔

☆......نماز میں جمائی لینا تو مکروہ تحریمی (گویا حرام ہی) ہے اس لئے اگر نماز میں جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے روکنا چاہئے یہ مستحب ہے۔ نماز میں جمائی روکنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر قیام میں ہے تو دائیں ہاتھ کی پشت یا اندرونی حصہ منہ پر رکھ کر منہ بند کرے یا اگر قیام میں نہ ہو تو ہونٹوں کو دانتوں سے لے کر منہ بند کرے اور اگر نہ روک سکے تو پھر بائیں ہاتھ منہ پر رکھ لے اور جب تک ہونٹ دبا کر روک سکے روکے۔

نماز کے علاوہ بھی جمائی کو روکنا چاہئے روکنے کا ایک طریقہ علماء نے یہ لکھا ہے کہ یہ سوچ لینا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کو کبھی جمائی نہیں آتی ہے۔ [2]

حدیث میں ہے کہ کبھی کسی نبی علیہ السلام نے جمائی نہیں لی ہے۔ [3]

اس لئے پیارے بچو! ہمیں بھی جمائی سے بچنا چاہئے اگر بہت زیادہ آئے روکی نہ جا سکے تو ان آداب کا خیال رکھنا چاہئے۔

---

[1] (ابوداؤد: ۲/ ۳۳۹، ۳۴۰۔ ترمذی: ۲/ ۱۰۳) [2] (عمدۃ الفقہ: ۲۶۸، ۲۶۹)
[3] (فتح الباری: ۱۰/ ۶۱۳)

صفائی ستھرائی کے آداب

پیارے بچو! ہمارا دین اسلام ایک پاکیزہ اور صاف ستھرا مذہب ہے۔ اس میں پاکی اور صفائی کی بہت اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ان لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو پاک صاف رہتے ہیں۔ (البقرہ) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے" اسلام میں نظافت اور صفائی ہے اسلئے صفائی سے رہا کرو۔ [1] اسی طرح آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ" صفائی اور پاکیزگی آدھا ایمان ہے [2] صفائی کی اسی اہمیت کی وجہ سے قیامت کے دن سب سے پہلے پاکی اور طہارت کے بارے میں حساب ہوگا۔ [3]

پاک صاف رہنے کی فضیلت:

پیارے بچو! پاک وصاف رہنے کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں اسی اہمیت کی وجہ سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جہاں تک ہو سکے پاک وصاف رہا کرو، اللہ تعالیٰ نے اسلام کی بنیاد پاکی پر رکھی ہے اور جنت میں پاک لوگ ہی داخل ہوں گے۔ [4]

---

[1] (کنز ص ۲۷۷، بحوالہ شمائل کبریٰ ۵/۳۱) [2] (ترمذی، مشکوٰۃ) [3] (کنز العمال: ۹/۱۲۴)
[4] (کنز العمال: ۹/۱۲۳)

اسی طرح پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "اپنے جسم کو پاک صاف رکھو اللہ تعالیٰ تمہیں پاک وصاف رکھیں گے۔[۱]

ایسے ہی ارشاد مبارک ہے: "اللہ تعالیٰ پاک وصاف عبادت کرنے والے کو پسند فرماتے ہیں۔[۲]

دیکھا بچو! آپ نے پاک وصاف رہنا کتنی اچھی بات ہے اور اللہ تعالیٰ پاک وصاف رہنے والوں کو کتنا پسند فرماتے ہیں۔ اسلیئے آپ بھی اچھے بچے ہیں آپ بھی نیت کریں کہ آپ بھی ہمیشہ پاک وصاف رہیں گے۔ اب ہم آپکو بتاتے ہیں پاک وصاف رہنے کا کیا مطلب ہے اور کس طرح آپ پاک وصاف رہ سکتے ہیں۔

پیارے بچو! آپ کی آسانی کیلیئے ہم پاکی وصفائی کی تین قسمیں کرکے بتاتے ہیں تاکہ آپ آسانی سمجھ سکیں اور عمل کرنا آپ کے لئے آسان ہو۔

(۱)......اپنی صفائی، (۲)......گھر کی صفائی۔

اپنی صفائی

سب سے پہلے اپنی صفائی ہے۔ اسمیں سب سے پہلے بدن کی صفائی ہے۔

بدن کی صفائی

پیارے بچو! اپنے بدن کو پاک وصاف رکھنا ضروری ہے۔ پیارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اپنے جسم کو پاک وصاف رکھو اللہ

[۱] (کنز العمال: ۹/۱۲۳) [۲] (کنز العمال: ۹/۱۲۳)

تعالیٰ تمہیں پاک وصاف رکھیں گے۔[1]

بچو! کیسی اچھی بات ہے کہ اگر صاف ستھرے رہیں گے تو اللہ ہمیں پاک رکھیں گے اسلئے ہمیں چاہیے کہ ہم خوب پاک صاف رہیں۔ بعض بچے پیشاب کرتے ہیں اور پیشاب کے چھینٹوں سے بچتے نہیں ہیں اور پیشاب کے بعد پانی بھی استعمال نہیں کرتے اور جلدی سے کپڑے پہن کر اٹھ جاتے ہیں۔ پیارے بچو! ایسا بالکل بھی نہیں کرنا چاہیے بلکہ پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا چاہیے۔ پیشاب اس طرح کرنا چاہئے کہ چھینٹیں نہ اڑیں پھر پیشاب کے بعد پانی سے عضو کو دھو کر اٹھنا چاہیے۔

اسی طرح بعض بچے اپنے کپڑوں اور جسم کو ناپاک پانی سے بھی نہیں بچاتے ہیں۔ راستے میں پڑے ہوئے پانی سے احتیاط نہیں کرتے ہیں اور چلتے ہوئے پانی اڑاتے ہیں اس سے بھی بچنا چاہیے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

نہانا

اپنے بدن کو صاف رکھنے کیلئے نہانا بھی ضروری ہے۔ اسلئے آپ روزانہ نہایا کریں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں اور مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ بھی ہیں وہ روزانہ نہایا کرتے تھے۔[2] اگر کسی وجہ سے روزانہ نہانا مشکل ہو آپکی طبیعت خراب ہو یا سردی زیادہ ہو تو کم از کم ہفتہ میں ایک دن تو ضرور غسل کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ ہر مسلمان ہفتہ میں ایک

---

[1] (کنز العمال: ۹/۱۲۳) [2] (ابن ابی شیبہ ۱/۱۹۹، بحوالہ شمائل کبریٰ ۲۷۶)

دن غسل کیا کرنے۔ [1] اگر ہفتہ میں ایک دن غسل کیا جائے تو بہتر یہ ہے وہ جمعہ کا دن ہو۔ [2] کیونکہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا بہت ثواب ہے (جس کو ہم جمعہ کے بیان میں بتائیں گے)۔

ناخن کاٹنا

بدن کی صفائی ستھرائی میں ناخن کاٹنا بھی شامل ہے۔ پیارے بچو! ناخن کاٹنے چاہیے ناخن کاٹنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

بعض بچے ناخن بڑھاتے ہیں یہ اچھی بات نہیں ہے۔ اسلئے آپ ناخن کاٹا کریں۔ اب ہم آپکو ناخن کاٹنے کا وقت اور طریقہ بتاتے ہیں۔

ناخن کاٹنے کا وقت

ہر جمعہ کو ناخن کاٹنا چاہیے۔ جمعہ کے دن ناخن کاٹنا مستحب ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمعہ کے دن ناخن کاٹنا پسند فرماتے تھے۔ جمعہ کے دن کیونکہ خصوصی طور پر پاکی حاصل کرنے کا حکم ہے۔ [3]

حدیث میں بمعہ کے دن ناخن کاٹنے کی نضیلت بھی آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ جمعہ کے دن ناخن کاٹنے والے کو اگلے جمعہ اور اس سے کہیں زیادہ بلاؤں سے محفوظ فرمائیں گے۔ (عائشہ مرفوعاً) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول جمعہ کی نماز سے پہلے

---

[1] (بخاری ۱/۱۳۳) [2] (طحاوی ص ۶۹ بحوالہ شمائل کبریٰ: ۷/۱۷۱) [3] (فتح الباری: ۱۰/۳۴۶)

مونچھیں تراشتے تھے اور ناخن تراش لیا کرتے تھے۔ ۱

اسی طرح پیارے بچو! جمعرات کے بارے میں ان کاموں کے کرنے کے بارے میں حدیث میں آیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی ناخن کاٹنا اور غیر ضروری بالوں کو صاف کرنا جمعرات کے دن ہونا چاہئے اور غسل کرنا یا خوشبو لگانا لباس تبدیل کرنا جمعہ کے دن ہونا چاہئے۔ اسی ایک جگہ حدیث میں جمعرات کے دن ناخن کاٹنے کی فضیلت آئی ہے کہ جو یہ چاہے کہ اس پر تونگری زبردستی آئے تو وہ جمعرات کے دن ناخن کاٹا کرے۔ ۲

اگر جمعہ کے دن نہ کاٹ سکے اور ناخن بڑھ جائیں تو درمیان میں کسی بھی دن کاٹ لینا چاہیے جمعہ کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔ ۳

اچھی بات تو یہی ہے کہ ہفتہ میں میں ایک مرتبہ ناخن کاٹے جائیں اگر نہ ہو سکے تو پندرہ دن میں کاٹ لینا چاہیے اور آخری حد چالیس دن ہے کہ چالیس دن میں تو ضرور کاٹ لینے چاہئے ورنہ گناہ ہوگا۔ ۴ لیکن بچو! چالیس دن کا انتظار نہیں کرنا چاہیے بلکہ ہفتہ یا پندرہ دن میں ہی کاٹ لینا چاہیے۔

بال کاٹنا

پیارے بچو! اسی طرح اپنے بال بھی کٹوانے چاہئے۔ جو بچے ابھی اپنی تعلیمی مراحل میں ہیں ان کو بال نہیں بڑھانا چاہیے بلکہ ان کے لئے اچھی بات تو سر منڈانا ہی

---

۱ (مرقاۃ:۸/۲۱۲) ۲ (مرقاۃ:۸/۲۱۰) ۳ (فتح الباری ۱۰/۳۴۶) ۴ (مرقاۃ ۸/۲۱۲)

ہے اگر سر نہ منڈائیں تو بال چھوٹے رکھنے چاہئیں۔

بال رکھنے کا طریقہ

چھوٹے بال رکھنے میں اس بات کا ضرور خیال رکھیں کہ بال چاروں طرف سے برابر ہوں ایسا نہ ہو کہ کہیں سے چھوٹے کہیں سے بڑے ہوں کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ [1] اسلئے اس سے ضرور بچنا چاہئے۔

پیارے بچو! اسی طرح ایسے لڑکوں کو ایسے بال نہیں رکھنا چاہیے جو لڑکیاں رکھتی ہیں اور نہ ہی لڑکیوں کو ایسے بال رکھنا چاہیے جو لڑکے رکھتے ہیں۔ یہ بہت بری بات ہے اس سے بچنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کے بارے میں حدیث میں وعید آئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوں۔ [2] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ناپسند فرمایا ہے۔ کیسی بری بات ہے جس چیز کو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند نہیں فرمایا اسکو ہم کریں اس سے بہت بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے بچائیں۔

دانتوں کی صفائی

پیارے بچو! اسی طرح اپنے دانت بھی صاف رکھنا چاہیے۔ ہمارے پیارے دین میں دانتوں کو صاف رکھنا بھی بہت اچھی بات ہے اسی طرح اخلاقی طور

---

[1] (مشکوٰۃ:۳۸۰) [2] (مشکوٰۃ:۳۸۰)

پر بھی گندے دانت بہت برے لگتے ہیں۔ ایسے بچوں کو لوگ بھی پسند نہیں کرتے۔ اسکے علاوہ جب آپ ہنستے ہیں تو دانت نظر آ ہی جاتے ہیں آپ خود سوچیں اگر کوئی گندے دانت لیے آپ کے سامنے ہنسے تو آپکو کتنا برا لگتا ہے ایسے ہی دوسرے لوگوں کو بھی ان کے سامنے گندے دانت سے ہنسنا برا لگتا ہے اس سے تو دوسرے مسلمان کو تکلیف دینے کا گناہ بھی ہوتا ہے اسلئے اس سے بھی بچنا چاہئے اچھے بچے ایسی باتوں سے بہت بچتے ہیں۔

بعض بچے اپنے دانت صاف نہیں کرتے ہیں جسکی وجہ سے انکے دانت پیلے ہو جاتے ہیں اور پیلی تہہ جم جاتی ہے جو بہت مشکل سے صاف ہوتی ہے۔ اس سے ایک نقصان یہ بھی ہوتا ہے کہ دانتوں میں گندگی رہ جانے کی وجہ سے دانتوں میں کیڑا لگ جاتا ہے جس کی وجہ سے کبھی تو دانت بھی نکالنا پڑ جاتا ہے۔ یہ کیسی نقصان کی بات ہے۔

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا جنکے دانت پیلے تھے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں پیلے دانت والا دیکھتا ہوں تم مسواک کیا کرو۔ [1] پیارے بچو! اس سے معلوم ہوا کہ دانتوں کو صاف رکھنا کتنا ضروری ہے۔ اسی لیے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسواک کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود بھی بہت مسواک کیا کرتے تھے۔

---

[1] (احمد، سعایہ ۱/۱۱۴)

پیارے بچو! رات کو سونے سے پہلے بھی مسواک کرنا چاہیے۔ رات کو سوتے وقت جو کچھ آپ نے کھانا کھایا ہوتا ہے وہ آپ کے دانتوں میں رہ جاتا ہے جسکی وجہ سے دانتوں میں کیڑا لگ جاتا ہے اور وہ خراب ہو جاتے ہیں اس لئے رات کو سونے سے پہلے دانت ضرور صاف کرنے چاہیے۔ اگر مسواک نہ کریں تو برش کر لینا چاہیے۔

اسی طرح صبح اٹھ کر بھی دانت صاف کرنے چاہیے۔ رات بھر منہ بند رہنے کی وجہ سے دانتوں میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔ اٹھ کر دانت صاف کرنا چاہیے۔ دانت صاف کیے بغیر کچھ کھانا نہیں چاہیے۔ پیارے بچو! اسکی عادت بنائیں اور کبھی نہ چھوڑیں اس سے آپکو بہت فائدہ ہوگا۔

کپڑے صاف رکھنا

پیارے بچو! اسی طرح کپڑے بھی پاک صاف رکھنے چاہئے۔ میلے کچیلے کپڑے پہننا کوئی اچھی بات نہیں ہے پہلے ہم نے آپکو بتایا تھا کہ کپڑے کیسے پہننے چاہئے اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ کپڑوں کو صاف رکھنا چاہئے۔

پیارے بچو! جس طرح ہر چیز صاف ستھری ہونی چاہیے ایسے کپڑے بھی پاک وصاف ہونے چاہئے۔ ایک مرتبہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بدن پر میلے کچیلے کپڑے تھے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس شخص کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی (یعنی صابن وغیرہ) جس سے یہ

اپنے کپڑوں کو دھو لے۔ [1] دیکھا بچو! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گندے اور میلے کچیلے کپڑے نہیں پہننے چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو پسند نہیں فرمایا ہے۔ اسلئے آپ بھی میلے کچیلے کپڑے نہیں پہنا کریں۔

پیارے بچو! جس طرح میلے کپڑے نہیں پہننے چاہئے اسی طرح کپڑے میلے بھی نہیں کرنے چاہئے۔ بعض بچے اپنے کپڑے بہت جلدی میلے کرتے ہیں اور کھیل کود میں کپڑوں کو میلا ہونے سے بچانے کی احتیاط نہیں کرتے ہیں کپڑے بہت زیادہ گندے کرتے ہیں۔ یہ بہت ہی بری بات ہے۔ اس سے کئی خرابیاں ہوتی ہیں ایک تو میلے کپڑے بار بار دھلنے کی وجہ سے جلدی خراب ہوجاتے ہیں دوسرے آپ کی امی جان کو دھونے میں بہت محنت کرنی پڑتی ہے جسکی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی ہے۔ یہ کتنی بری بات ہے کہ آپکی وجہ سے امی جان کو تکلیف اٹھانی پڑی۔ اچھے بچے امی ابو کو تکلیف نہیں پہنچاتے ہیں۔ اسلئے کپڑے پہننے میں احتیاط کرنی چاہیے کہ خراب نہ ہوجائیں۔ اسی طرح گندے کپڑوں کو لوگ بھی اچھا نہیں سمجھتے ہیں اس سے اپنی غلطی کی وجہ سے ان کے برے گمان کرنے کا سبب بھی بنتے ہیں۔ یہ سب بری باتیں ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

بعض بچے اسکول میں ایک دوسرے پر انک چھینکتے ہیں اور کپڑے خراب کرتے ہیں اس میں بھی کئی خرابیاں ہوتی ہیں ایک تو انک جو علم کا آلہ ہے اسکی بے

---

[1] (مشکوٰۃ: ۳۷۵)

ادبی ہوتی ہے، پیسہ ضائع ہوتا ہے، کپڑے خراب ہوتے ہیں انکو دھونے میں امی کو تکلیف ہوتی ہے، مسلمانوں کی بے اکرامی ہوتی ہے اسکے علاوہ گندی عادت پڑتی ہے۔ یہ سب بہت ہی بری باتیں ہیں۔ ان سے خوب بچنا چاہیے۔ اچھے بچے بالکل ایسانہیں کرتے ہیں۔

گھر کو صاف رکھنا

پیارے بچو! جس طرح خود کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے اسی طرح اپنے گھر کو بھی صاف رکھنا چاہیے۔ پیارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھروں کو صاف ستھرا رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ [1] اس سے گھروں کی صفائی کی اور بھی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب گھر میں کچرا ہو (یعنی گھر گندا ہو) تو اس سے برکت ختم ہوجاتی ہے۔ [2]

اسی طرح گھر کے صحن کو صاف کرنے کا خصوصیت سے حکم فرمایا گیا ہے۔ [3]

ایک حدیث میں ہے کہ برتنوں کو دھلا رکھنا اور صحن کو صاف رکھنا مالداری کا سبب ہے۔ [4]

گھر کو صاف ستھرا رکھنے سے جو مہمان آتے ہیں ان کو بھی تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ ورنہ اگر گھر گندہ ہو تو مہمان کو تکلیف ہوتی ہے اور وہ آرام سے بیٹھ نہیں سکتا ہے

[1] (کنز العمال: ۱۶۶/۱۵) [2] (کنز العمال: ۱۷۱/۱۵) [3] (کنز العمال: ۱۶۶/۱۵)
[4] (کنز العمال: ۱۲۴/۹)

جس سے اسکی بے اکرامی بھی ہوتی ہے۔

پیارے بچو! گھر کو گندہ کرنا بہت بری عادت ہے۔ بعض بچے گھر میں کوڑا کرکٹ ڈالتے کچرا پھیلاتے ہیں اگر کوئی ٹافی یا بسکٹ وغیرہ کھاتے ہیں تو ریپر جہاں دل چاہے گھر میں پھینک دیتے ہیں جس سے گھر گندہ ہوتا ہے۔ یہ بری بات ہے بلکہ جب بھی آپ ٹافی یا بسکٹ وغیرہ کھائیں تو ریپر کو کوڑے دان (Dustbin) میں ڈالا کریں۔ اسکی پکی عادت بنالیں کوڑے دان کے علاوہ گھر میں کہیں بھی کوڑا نہ ڈالیں۔ اگر کوئی دوسرے بہن بھائی یا کوئی مہمان وغیرہ ایسا کریں تو ان کو بھی بتائیں اور سمجھائیں کہ کچرا کوڑے دان میں ڈالنا چاہیے۔

اسی طرح بعض بچے گھر میں سلیقے قرینے سے رکھی ہوئی چیزوں کو چھیڑتے ہیں اور ان کو اٹھا کر بکھیر دیتے ہیں یہ بہت ہی بری بات ہے۔ آپ خود دیکھیں کہ کیا بکھرا ہوا گھر آپکو اچھا لگتا ہے اگر نہیں لگتا تو آپ نے ایسا گندا کام کیا کہ جس سے آپکا گھر گندا ہو گیا۔

پیارے بچو! گھر کی چیزوں کو اٹھانا ہی نہیں چاہئے آپکی امی جان کتنے احتیاط اور سلیقہ کے ساتھ چیزوں کو قرینے سے رکھتی ہیں۔ اسلئے چیزوں کو اٹھانا نہیں چاہئے کہ اس سے انکی محنت خراب ہو جاتی ہے۔ اگر کسی ضرورت کی وجہ سے کوئی چیز اٹھانی پڑے تو ہمیشہ اس بات کی عادت بنائیں کہ جو چیز جہاں سے اٹھائی جائے اسکو وہیں رکھا جائے۔ ادھر ادھر دوسری جگہ رکھ دینا بہت بری بات ہے جب کسی دوسرے کو

اس چیز کی ضرورت ہوگی تو اسکو وہ چیز وہاں نہیں ملے گی جس سے اسکو پریشانی ہوگی۔ کسی کو پریشان کرنا بہت ہی بری بات ہے۔اس سے بچنا چاہیے اور جو چیز جہاں سے اٹھائی ہے وہ وہیں رکھ دینی چاہیے۔

اسی طرح اگر گھر میں جہاں بھی کوڑا دیکھا جائے اسکو خود ہی فوراً اٹھا دینا چاہیے۔دوسرے کے اٹھانے کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔اگر ہر ایک دوسرے کا انتظار کرے گا تو آپ کا گھر گندا ہوتا چلا جائے گا اور کوئی بھی صفائی نہیں کرے گا۔ یہ بہت بری بات ہے آپ کا گھر آپ کے علاوہ کون صاف کرے گا پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی گھر کی صفائی خود کر لیتے تھے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر میں جھاڑو بھی لگاتے تھے۔اس لئے ہمیں بھی اپنے گھر کو صاف کر کے اس سنت کو پورا کرنا چاہیے۔اس سے سنت کا ثواب بھی ملے گا اور امی جان کی خدمت کا ثواب بھی ملے گا، بلکہ اچھے بچے تو اپنے ہوم ورک اور اسکول کے کام سے فارغ ہوکر خود ہی امی جان سے پوچھتے ہیں کہ کوئی کام ہے تاکہ امی کا ہاتھ بٹایا جائے۔ امی اکیلی کتنا کام کریں گی اسلیئے آپ بھی اچھے بچوں کی طرح گھر کو صاف کرنے میں امی جان کا ہاتھ بٹایا کریں شاباش۔

اسی طرح اگر چھوٹے بہن بھائی گھر خراب کر دیں تو خود صفائی کر دیا کریں۔اور ان کو سکھائیں کہ گھر خراب نہیں کرتے ہیں۔کوئی چیز کھائیں تو اس طرح کھائیں کہ اس سے کپڑے اور گھر وغیرہ گندا نہ ہو۔

اسی طرح اپنے گھر کے ساتھ اپنے گھر سے باہر کی بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہیے۔ کوڑا بھی گھر سے باہر نہیں پھینکنا چاہیے۔ بعض بچے پانی، کوڑا وغیرہ گھر سے باہر پھینک دیتے ہیں اس سے آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی بری بات ہے پیارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے راستے تو خراب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ [1]

اس سے لوگوں کا راستہ خراب ہو جاتا ہے کبھی تو اسکی وجہ سے گلی میں راستوں میں اتنا کوڑا جمع ہو جاتا ہے کہ راستہ تنگ ہو جاتا ہے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بہت ہی برا بتایا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمانوں کا راستہ تنگ کر دے اس کا جہاد قبول نہیں ہے۔ [2]

پیارے بچو! جہاد کتنی اہم اور بڑی عبادت ہے وہ ایسے آدمی کو قبول نہیں ہے جو راستہ تنگ کر دے کتنی بڑی وعید ہے اس سے ضرور بچنا چاہئے۔

اسی طرح کبھی تو یہ بھی ہوتا ہے کہ گھر سے کوئی چیز باہر پھینکی وہ کسی کے اوپر گر گئی اسکے کپڑے خراب ہو گئے یہ کسی مسلمان کو تکلیف دینا ہے جو بڑا گناہ ہے۔ کبھی تو بات لڑائی جھگڑے تک پہنچ جاتی ہے یہ اور بری بات ہے۔ اس لئے ہمیشہ کچرا گھر ہی میں کوڑے دان میں ڈالنے کی عادت ڈالیں۔

---

[1] (مسلم ریاض الصالحین: ۵۱۲) [2] (قرطبی معارف القرآن: ۵/۳۰)

دعوت کرنے کے آداب

پیارے بچو! دعوت کرنے کی بہت فضیلت ہے۔ جب آپکے گھر میں دعوت ہو تو آپ امی ابو کا ہاتھ بٹا کر یہ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اب ہم آپکو دعوت کرنے اور کھانا کھلانے کے چند فضائل بتاتے ہیں۔

☆ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دعوت نہ کرے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ [1]

☆ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ ایمان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانا کھلانا اور سلام پھیلانا۔

☆ ایک جگہ ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت واجب کرنے والے اعمال میں مسلمان مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔ [2]

☆ ایک حدیث میں ہے جنت میں کچھ بالا خانے ہیں جن کے اندر کا حصہ باہر سے اور باہر کا حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ ایک صحابی نے پوچھا: یارسول اللہ! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بالا خانے اس کے لئے ہیں جو (لوگوں سے) اچھی بات کرے، (انکو) کھانا کھلائے، سلام کو پھیلائے اور رات کو

[1] (احمد احیاء ۲/۱۲) [2] (حاکم عن جابر ۲/۶۴)

جب لوگ سوئے ہوئے ہوں نماز پڑھے۔ [1]

کھانا کھلانے کے بہت فضائل ہیں جو بڑی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں ہم نے تھوڑے سے لکھے ہیں تاکہ آپ کو کھانا کھلانے کی فضیلت معلوم ہو سکے اب ہم آپکو دعوت کی اہمیت کیلئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ سناتے ہیں۔ غور سے سنیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام جب کھانا کھانے لگتے تو پہلے میل دو میل کسی آدمی کو تلاش فرماتے جو ان کے ساتھ کھانا کھائے اسی لئے ان کو ''ابا الضیفان'' ضیافت کرنے والے کہتے تھے۔ [2]

اب ہم آپکو دعوت کے آداب بتاتے ہیں۔

☆ نیک لوگوں کی دعوت کرنی چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسا ہی حکم فرمایا ہے۔

☆ جب مہمان آجائیں تو انکو جلدی کھانا کھلا دینا چاہئے۔ کیونکہ اس میں مہمان کا اکرام ہے اور ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان کے اکرام کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

☆ کھانا دستر خوان بچھا کر کھلانا چاہئے۔

☆ کھانے کی جو چیزیں موجود ہوں ساری ایک ہی مرتبہ رکھ دینا چاہئے۔ ایک ایک کر کے نہیں لانی چاہئے۔

---

[1] (احمد ۱/۲۰۰) [2] (احیاء العلوم ۲/۱۲)

☆ جب تک لوگ پوری طرح کھانہ لیں کھانا نہیں اٹھانا چاہئے۔

☆ اکرام سے کھانا کھلانا چاہئے۔اوراصرار کر کے کھلانا چاہئے۔

☆ جب مہمان جانے لگیں تو ان کو چھوڑنے دروازے تک جانا چاہئے۔ یہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

☆ مہمان کو خوش کر کے بھیجنا چاہئے۔ [1]

☆☆☆

[1] (احیاء العلوم ۲/۱۷، ۱۸)

دعوت میں جانے کے آداب

پیارے بچو! کھانے کے آداب تو آپ نے سن لئے اب ایک کھانا وہ ہے جو آپ مہمان بن کر کھاتے ہیں۔ اسکے بھی کچھ اور آداب ہیں۔ اب ہم آپکو وہ آداب بتاتے ہیں۔

☆ پیارے بچو! جب کوئی آپکو کھانے کیلئے دعوت دے اور بلائے تو اسکی دعوت قبول کرنی چاہئے۔ اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو انکار نہیں کرنا چاہئے۔ مجبوری کیا ہے اس کے بارے میں ہم آپ کو آگے بتائیں گے۔

☆ جب آپ دعوت قبول کریں تو اس وقت کھانے اور پیٹ بھرنے کی نیت سے دعوت قبول نہیں کرنا چاہئے بلکہ مسلمان کے دل کو خوش کرنے اور مومن کی زیارت وملاقات کی نیت سے کرنا چاہئے۔

☆ جب مہمان کے ہاں جائیں تو جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھنا چاہئے۔ (اچھی جگہ کی تلاش میں نہیں رہنا چاہئے)

☆ دعوت کے بغیر کہیں کھانے کیلئے نہیں جانا چاہئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بغیر بلائے کسی دعوت میں گیا تو وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا[1] اس سے بہت بچنا چاہئے۔

☆ جب آپ کسی کے گھر میں جا کر بیٹھیں تو ادھر ادھر دیواروں کو یا گھر میں آجانے

[1] (ابوداؤد ۲/۱۶۹)

والے راستوں کو نہیں دیکھنا چاہئے۔ نہ جہاں سے کھانا آئے اس جگہ دیکھنا چاہئے۔ اسی طرح عورتوں کے راستے کے سامنے بھی نہیں بیٹھنا چاہئے۔

☆ اگر کھانے میں دیر ہو تو جلدی نہیں کرنی چاہئے (اس سے کبھی کھانا تیار نہیں ہوا کرتا ہے اور گھر والے کو تکلیف ہوتی ہے۔) [1]

☆ بعض صورتوں میں دعوت نہ قبول کرنے کی اجازت ہے اس کی صورتیں ہم نیچے لکھتے ہیں۔

۱۔ اگر کوئی مجبوری ہو تو دعوت قبول نہ کرنے کی اجازت ہے۔

۲۔ جو کھانا کھلایا جارہا ہے وہ حرام ہو۔

۳۔ صرف مالدار لوگوں کو بلایا گیا ہو۔

۴۔ دعوت کی محفل میں حرام چیزیں ہوں جیسے ناچ گانا وغیرہ [2]

☆ کھانے کے بعد دعوت کے کھانے کی دعا پڑھنا چاہئے۔

دعا یہ ہے۔ ﴿أَطْعَمَ طَعَامَكُمَ الْاَبْرَارُ أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُوْنَ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ﴾

ایک دعا یہ ہے ﴿أَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْلَهُمْ وَارْحَمْهُمْ﴾

ایک دعا یہ ہے ﴿أَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنَا وَاسْقِ مَنْ سَقَانَا.

☆ میزبان کی اجازت کے بغیر گھر سے واپس نہ جائے۔ [3]

---

[1] (احیاء العلوم ۲/۱۳ تا ۱۵) [2] (مرقات ۶/۲۵۴) [3] (احیاء ۲/۱۸)

والدین کا ادب واحترام

پیارے بچو! ماں باپ، بہن بھائی، دادا دادی، نانا نانی، چچا پھوپھی، خالہ ماموں وغیرہ سب رشتہ دار ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس نعمت کو بطور احسان ذکر فرمایا ہے۔ اس نعمت کا شکریہ بھی اللہ تعالیٰ کے وہ احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔ اب ہم آپ کو ان سب کے حقوق اور ان کے احکام بتاتے ہیں۔ سب سے پہلے والدین کے حقوق وآداب اور بعد میں دوسرے رشتہ داروں کے حقوق وآداب بتاتے ہیں۔ غور سے سنیں اور عمل کریں۔ شاباش

والدین اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں والدین کا بڑا درجہ ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے والدین کے حق کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: والدین تمہاری جنت اور دوزخ ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم والدین کا ادب واحترام کرو اور ان کے حقوق ادا کرو تو یہ تمہارے لئے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں اور اگر تم ان کا ادب واحترام نہ کرو انکے حقوق ادا نہ کرو تو یہ تمہارے لئے جہنم میں جانے کا ذریعہ ہیں۔

پیارے بچو! اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں اپنے والدین کی قدر کرنی چاہیے اور

ان کا ادب واحترام کرنا چاہیے اسی طرح ان کے جو حقوق ہیں ان کو ادا کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کو اتنا بڑا درجہ اسلئے عطا فرمایا ہے کہ والدین اپنی اولاد کو ایسے وقت میں شفقت ومحبت سے پالتے ہیں جس وقت بچے والدین کے بہت ہی محتاج ہوتے ہیں۔ ان کی شفقت اور محبت کا یہ حال ہوتا ہے کہ خود اپنے آرام اور اپنی سہولت کو نہیں دیکھتے اور اولاد کے آرام اور سہولت کا خیال رکھتے ہیں، خود نہیں کھاتے اولاد کو کھلاتے ہیں، خود نہیں پیتے اولاد کو پلاتے ہیں، خود نہیں سوتے اولاد کو سلاتے ہیں، خود نہیں پہنتے اولاد کو پہناتے ہیں حتیٰ کہ پیارے بچو! اپنا نوالہ تک اپنی اولاد کو کھلا دیتے ہیں۔

اس موقع پر ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں غور سے سنیئے اور والدین کی شفقت اور محبت کو دیکھئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ ہیں ان کے پاس ایک عورت آئی اسکے ساتھ دو بچیاں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس عورت کو ایک کھجور دی۔ اس عورت نے اس کھجور کے دو حصے کیئے اور دونوں بچیوں کو ایک ایک ٹکڑا دے دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ (مشکوۃ)

دیکھا بچو! آپ نے ان صحابی عورت نے خود کچھ نہ کھا کر اپنی بچیوں کو کھلا دیا۔ پیارے بچو! والدین اپنی اولاد کیلئے کتنا کام کرتے ہیں ان کے کھانے پینے، پہننے اور سب سے مشکل ان کی تعلیم وتربیت کرتے ہیں۔ اس کے لئے اپنی صحت وآرام، مال ودولت کسی چیز کی بھی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔

پیارے بچو! ایسے پیارے والدین کی کتنی قدر کرنی چاہیے، انکی کی کتنی بات

مانی چاہیے، انکے کتنے حقوق ادا کرنے چاہیے، ان کے آگے چوں چرا نہیں کرنا چاہیے یہ ان کا حق ہے۔ پیارے بچو! کیسی ناشکری کی بات ہے ایسے پیارے والدین کی قدر نہ کی جائے، ان کے حقوق ادا نہ کیئے جائیں، ان کی بات نہ مانی جائے، ان کے آگے چوں و چرا کیا جائے۔ اس لئے اچھے بچے بالکل ایسا نہیں کرتے ہیں بلکہ ان کی قدر کرتے ہیں، ان کی شکر گذاری کرتے ہیں، ان کی بات مانتے ہیں اور اپنی خواہش پر انکی خوشی کو مقدم کرتے ہیں۔

پیارے بچو! یہ تو تھا والدین کا حق اب ہم آپکو بتاتے ہیں کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کر کے ان کے حق کو ادا کرنے سے پیارے اللہ تعالیٰ کتنے خوش ہوتے ہیں اور اس پر کیا کیا انعامات عطا فرماتے ہیں۔ اب ہم آپ کو والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے فضائل سناتے ہیں اسکے بعد انکے حقوق بتائیں گے۔

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے فضائل:

☆......والدین کے راضی ہونے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔ [۱]

☆......وقت پر نماز پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ [۲]

☆......ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ [۳]

☆......باپ جنت کا درمیانی (یعنی سب سے اچھا) دروازہ ہے۔ [۴]

---

[۱] (مشکوٰۃ ۴۱۹) [۲] (بخاری ۸۸۲/۲) [۳] (مشکوٰۃ ص ۴۲۱) [۴] (مشکوٰۃ ۴۰۲)

☆...... جو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اسکی اولاد اسکے ساتھ اچھا سلوک کرتی ہے۔[1]

☆...... والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے رزق اور عمر میں برکت ہوتی ہے۔[2]

☆...... ماں باپ کی خدمت نفلی جہاد سے افضل ہے۔ [3]

☆...... ماں باپ کی نافرمانی بہت بڑے گناہوں میں سے ہے۔ [4]

☆...... جو فرمانبردار بیٹا ماں باپ کی طرف شفقت سے دیکھتا ہے تو اسکو مقبول حج وعمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

☆...... انسان کے اچھے برتاؤ کی سب سے زیادہ مستحق اسکی ماں پھر اس کا باپ ہے۔

پیارے بچو! یہ تھے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے فضائل اب ہم آپ کے ماں باپ کے وہ حقوق بتاتے ہیں جن کو ادا کرنے سے آپ ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بن سکتے ہی۔ اب چلیں آپ غور سے سنیں۔

ماں باپ کے حقوق

☆...... ماں باپ کی چاہت کا احترام کرنا چاہیے۔

☆...... ماں باپ کو تکلیف نہیں پہنچانا چاہیے۔ [5]

☆...... ماں باپ سے نرمی سے بات کرنا چاہیے اور ان کے ساتھ تواضع سے پیش آنا

---

[1] (حاکم) [2] (مشکوٰۃ ۴۲۱) [3] (مشکوٰۃ ۴۲۱) [4] (مشکوٰۃ ۴۱۹) [5] (سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۳)

چاہیے۔اسی طرح والدین کو جھڑکنا بھی نہیں چاہیے۔ ۱

☆......ماں باپ کو نام سے نہیں پکارنا چاہیے۔ بڑی بے ادبی کی بات ہے۔

☆......ماں باپ کے آگے نہیں چلنا چاہیے۔ ہاں اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہو جیسے راستہ، کھانا وغیرہ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ۲

☆......اگر کہیں بیٹھنا ہو تو والدین سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ ۳

☆......والدین کو برا بھلا کہے جانے کا سبب بھی نہیں بننا چاہیے۔ ۴

اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے ماں باپ کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے کہ وہ بھی جواب میں آپ کے والدین کو برا بھلا کہے گا۔ ایک مطلب یہ بھی ہے کہ آدمی کوئی برا کام نہ کرے کہ لوگ اسکے والدین کو برا بھلا کہیں (کیونکہ وہی اسکی تعلیم و تربیت کرنے والے ہیں۔) اس صورت میں بھی یہ اپنے والدین کو برا بھلا کہے جانے کا سبب ہوگا۔

موت کے بعد والدین کے حقوق

☆......ماں باپ کے ملنے جلنے والوں سے اچھا سلوک کرنا۔ ۵

☆......ماں باپ نے جن لوگوں سے وعدہ کیا ہو ان کے بعد ان کے وعدہ کو پورا کرنا۔

☆......ماں باپ کے لئے توبہ، استغفار اور ایصال ثواب کرنا۔ ۶

☆......ماں باپ کے قرضہ کو ادا کرنا۔

۱ (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۲۳،۲۴) ۲ (حقوق والدین ۴۴) ۳ (ابی سنی رقم ۳۹۰)
۴ (ابن سنی رقم ۳۹۰) ۵ (مشکوٰۃ ۴۱۹) ۶ (مشکوٰۃ ص ۴۲۰)

☆......ماں باپ کی طرف سے صدقہ خیرات کرتے رہنا۔ [1]

☆......والدین کی قبر پر جانا۔ حدیث میں ہے کہ جو جمعہ کے دن اپنے والدین کی قبر پر جائے تو اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے۔ [2] ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کیلئے جمعہ کو جاتا ہے تو اس کا یہ عمل حج کے برابر ہے۔ [3]

والدین کے حقوق کے بارے میں ایک اہم بات

پیارے بچو! اب ہم نے آپ کے سامنے والدین کے حقوق کے بارے میں کچھ ایسی موٹی موٹی باتیں بتاتے ہیں جن سے والدین کا حق ادا ہوگا ورنہ حقیقت میں والدین کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔ ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ والدین کا حق ادا ہو ہی نہیں سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن طواف کر رہے تھے۔ ایک عجمی آدمی اپنی والدہ کو اپنی پیٹھ پر اٹھائے طواف کر رہا تھا اور شعر پڑھ رہا تھا جنکا ترجمہ یہ ہے: میں اپنی ماں کا ایک مطیع اونٹ ہوں۔ جب سواروں کو ڈرایا جائے تو اس وقت بھی ڈرتا نہیں ہوں۔

پھر اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے عبداللہ!

---

[1] (ادب المفرد ۲۱) [2] (مشکوۃ ص ۴۲۱) [3] (ابونعیم مظاہر حق ۴/۱۶۷)

آپ کا کیا خیال ہے میں نے اپنی ماں کا حق ادا کردیا ہے یا نہیں؟ اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں کیا۔ [1]

دیکھا بچو! آپنے کتنی مشقت اٹھانے کے بعد بھی گویا والدہ کی ایک سانس کا بھی حق ادا نہ ہوسکا۔ اسلئے ہم آپکو والدین کے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں ایک اہم کام کی بات بتاتے ہیں جسکو سمجھنے سے آپ کیلئے والدین کے ساتھ حسن سلوک آسان ہوگا اور امید ہے کہ اس حق کی ادائیگی کا سامان بھی ہوجائے۔ غور سے سنیے۔

پیارے بچو! ماں باپ کا اصل حق انکو راضی کرنا ہے خواہ کسی طرح بھی ہو بس یہ خیال رہے کہ ماں باپ کو راضی کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی کوئی نافرمانی نہ ہو۔ پیارے بچو! اگر والدین کی طرف سے کوئی زیادتی ہو تو بھی اسکو برداشت کرنا چاہیے اور کچھ نہیں کہنا چاہیے اور انکے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے میں بھی کمی نہیں کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص والدین کے بارے میں فرمانبردار ہوتا ہے تو اگر (والدین) دونوں ہوں تو اسکے لئے جنت کے دو دروازے اگر (والدین میں سے کوئی) ایک ہو تو جنت کا ایک دروازہ کھلتا ہے۔ اگر ان کی نافرمانی کرتا ہے تو اگر دو کی نافرمانی کرتا ہے تو دو اور اگر ایک کی نافرمانی کرتا ہے تو جہنم کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا اگر ماں باپ اس پر ظلم کرتے ہو تو بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ماں باپ کے حق کو خوب سمجھانے کے لئے فرمایا: ہاں اگر وہ ظلم بھی کریں تو بھی اور یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمائی۔ [2]

---

[1] (ادب المفرد ۱۳) [2] (مشکوٰۃ ۴۲۱)

اس حدیث کی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ والدین اگر ظلم و زیادتی کریں پھر بھی انکے ساتھ اچھا سلوک کرنا ضروری ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ والدین ظلم و زیادتی کرتے ہی نہیں ہیں اگر کبھی ایسی کوئی بات ہو بھی جائے تو اسکی وجہ صرف غلط فہمی ہوتی ہے اسلئے ایسے وقت اور بھی فرمانبرداری کرنی چاہیے کیونکہ بڑوں کی غلطی غلطی نہیں ہوتی۔

پیارے بچو! اس سلسلے میں ایک اہم بات اور یاد رکھیں کہ آپ کے اچھے سلوک کے سب سے زیادہ مستحق آپکے گھر والے ہیں اور گھر والوں میں سب سے زیادہ مستحق والدین ہیں۔ پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اسکول میں آپکے استاد بھی کسی غلط فہمی کی وجہ سے آپ کو ڈانتے ہیں یا کوئی اور بڑا آدمی آپ کو ڈانتا ہے تو وہاں آپ مروت اور لحاظ کی وجہ سے کچھ نہیں کہتے ہیں اور کیسی افسوس کی بات ہے اپنے ماں باپ، بھائی بہن کے سلسلے میں آپ اس اچھے سلوک کو بھول جائیں حالانکہ ان کے ساتھ سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتا ہو اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتا ہوں۔

اسلئے ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے والدین سے اچھا سلوک کریں اور اگر ان سے کوئی زیادتی ہو جائے تو برداشت کریں اور انکے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں اپنی جانب سے کوئی کمی نہ کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائیں۔

بھائی بہن کے حقوق

پیارے بچو!

ماں باپ کے بعد اب ان رشتہ داروں کے حقوق ہیں جو رشتہ داری میں زیادہ قریب ہیں۔ ماں باپ کے بعد رشتہ داروں میں سب سے قریب بھائی بہن ہیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ اسلئے اب آپکو اپنے بہن بھائیوں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ بھائی بہنوں سے اچھا سلوک کرنے سے دو ثواب حاصل ہوتے ہیں ایک اچھا سلوک کرنے کا دوسرا رشتہ داری جوڑنے (یعنی صلہ رحمی کرنے) کا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح اپنے تمام رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے پر اسی طرح دو ثواب ملتے۔ اب ہم پیارے بچوں کو بہن بھائی کے حقوق بتاتے ہیں۔

بھائی بہن کے حقوق:

پیارے بچو! بھائی بہنوں کے بھی وہی حقوق ہیں جو سب رشتہ داروں کے ہیں۔ لیکن کچھ حقوق بھائی بہن کے زیادہ ہیں۔ اب ہم آپ کو وہ حقوق بتاتے ہیں غور سے سنیں اور عمل کریں۔ شاباش۔

بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر حق

پیارے بچو! بڑے بھائی صاحب کا (ادب واحترام) والد صاحب کی طرح

ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ [1] یعنی جس طرح والد صاحب کی ذمہ داری اپنی اولاد کو دیکھنے کی ہوتی ہے اسی طرح گویا بڑے بھائی کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اسلئے بڑے بھائی (بہنوں) کو چاہیے کہ چھوٹے بھائیوں بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور ان کی دیکھ بھال کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹے بھائی بہن کو بلا وجہ مارنا، انہیں تنگ کرنا، ستانا اپنا رعب جمانے کیلئے ڈانٹتے رہنا، امی ابو سے جھوٹی شکایت کرنا، بڑا ہونے کا حق جتانا یہ ساری باتیں اچھی نہیں ہیں۔

چھوٹے بھائی بہن سے لڑنا جھگڑنا ان سے ان کی چیزیں زبردستی لے لینا، ان کو ڈرانا دھمکانا یا ان کو دھوکہ دے کر کوئی کام کرنا وغیرہ یہ اچھی باتیں نہیں ہے۔ ایسا کبھی بھی نہیں کرنا چاہیے۔

پیارے بچو! بلکہ اسکی جگہ چھوٹے بھائی بہن کا خیال کرنا، ان کو اچھی باتیں سکھانا اگر وہ کوئی غلط کام کریں تو ان کو صحیح طریقہ بتانا ان کے ساتھ پیار محبت سے پیش آنا چاہیے۔ ایسے ہی آپ ان کو بلائیں تو اچھی طرح بلائیں ان کا پورا نام لے کر بلائیں ان کا نام بگاڑیں نہیں تو تڑاک سے بات نہیں کرنا چاہیے بلکہ پیارے بھائی پیاری بہن کہہ کر بلائیں۔

بڑے بھائی کی طرح بڑی بہن بھی ماں ہی کی طرح ہوتی ہیں ان کو اپنے چھوٹے بھائی بہن سے بڑے بھائی ہی کی طرح سلوک کرنا چاہیے۔

---

[1] (مشکوۃ)

چھوٹے بھائی بہن پر بڑے بھائی بہن کا حق

پیارے بچو! جس طرح بڑے بھائی بہن پر چھوٹے بھائیوں کے حقوق ہیں اسی طرح چھوٹے بھائی بہن پر بڑے بھائی بہن کے بھی کچھ حقوق ہیں۔ چھوٹے بھائی بہن کو چاہیے کہ بڑے بھائی بہن کا ادب واحترام کریں، انکی بات مانیں آپ اگر کوئی غلط کام کریں اور وہ آپ صحیح طریقہ بتائیں تو ان کی بات ماننی چاہیے، وہ جو ادب کی باتیں بتائیں ان پر عمل کرنا چاہیے۔ ان کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔

اسی طرح جب آپ بڑے بھائی بہن سے بات کریں تو ان کو "بھائی جان" باجی جان، آپی جان وغیرہ کہہ کر مخاطب کرنا چاہئے۔ بڑے بھائی بہن کو نام لے کر پکارنا بہت ہی بے ادبی کی بات ہے اس لئے اس سے بہت بچنا چاہئے۔

امید ہے کہ چھوٹے بڑے بھائی بہن سب ایک دوسرے کا خیال کریں گے، ادب کریں گے اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ اس طرح آپکا گھر ایک اچھا اور پیارا گھر بن جائے گا جہاں آپ سکون سے رہیں گے ورنہ لڑائی جھگڑے اور نہ جانے کیا کیا ہوگا جس سے گھر کا چین وسکون خراب ہو جائے گا۔ اس سے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائیں۔

بڑا کون ہے

پیارے بچو! ابھی آپ نے بڑے بہن بھائیوں اور چھوٹے بہن بھائیوں کے حقوق سنے لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ بڑا کسے کہتے ہیں۔ بچو! بڑا وہ ہے جو آپ

سے رتبہ میں یا عمر میں بڑا ہو اسکو بڑا کہتے ہیں حتیٰ کہ اگر کوئی آپ سے ایک دن یا ایک رات کا ہی بڑا ہو وہ بڑا ہے۔ بعض بچے کہتے ہیں یہ تو مجھ سے چند مہینے بڑے ہیں اسلئے میں ان کو بڑا نہیں سمجھتا یا ان کا نام لے کر پکارا جاتا ہے یہ صحیح نہیں ہے بلکہ خواہ کوئی ایک دن بھی بڑا ہو تو اسکو بڑا سمجھنا چاہئے۔ چلیں ہم اس مقدمے کا فیصلہ اپنے بزرگوں کے ایک قصہ سے کر لیتے ہیں۔

پیارے بچو! دو بزرگ تھے دونوں حدیثوں کا علم رکھنے والے بڑے اونچے عالم تھے۔ ایک کا نام مالک بن مغول تھا اور دوسرے کا نام طلحہ بن مصرف تھا۔ یہ دونوں ایک ساتھ جا رہے تھے کہ راستے میں ایک تنگ گلی آ گئی جس میں سے ایک ہی آدمی گزر سکتا تھا۔ مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں پیچھے ہو گیا اور طلحہ رحمہ اللہ آگے ہو گئے پھر انہوں نے پیچھے مڑ کر فرمایا: ''اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ مجھ سے ایک دن یا ایک رات بڑے ہیں تو میں کبھی آگے نہ ہوتا۔'' [1]

دیکھا بچو! آپنے ان بزرگ نے کیسی اچھی بات فرمائی اور اس سے ہمارے مقدمے کا فیصلہ بھی ہو گیا۔

چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ کے حقوق

پیارے بچو! بھائی بہنوں کے بعد چچا پھوپھی ماموں خالہ کے حقوق ہوتے ہیں۔ احترام میں تو یہ لوگ ماں باپ کی طرح ہیں اور ان کا ادب واحترام بھائی بہن

[1] (مکارم اخلاق للخرائطی ص ۷۹)

سے زیادہ ہے مگر دوسرے حقوق میں بھائی بہن کے بعد ہیں۔ جیسے اگر بھائی بہن اور چچا خالہ وغیرہ دونوں کو کسی چیز کی ضرورت ہے تو بہتر تو یہی ہے دونوں ہی کی ضرورت پوری کی جائے اور اگر دونوں کی ضرورت پوری نہیں ہوسکتی صرف ایک کی ہوسکتی ہے تو بھائی بہن کو دینا چاہئے۔ (اسکے اور بھی بہت سے مسائل ہیں اسلئے انکی تفصیل ذکر نہیں کی بلکہ ایک اصولی بات بتادی اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔)

پیارے بچو! پہلے ہم آپ کو ان کے حقوق کی اہمیت بتاتے ہیں ویسے بھی آپکو چچا تایا، ماموں کے حقوق تو خوب ہی یاد ہیں خصوصاً عید کے دنوں میں ان سے عیدی وصول کرنا اور جب آپ اچھے نمبروں سے پاس ہوجاتے ہیں تو ان سے تحفہ وصول کرنا آپ کو خوب یاد ہے اس حق کو آپ کبھی نہیں بھولتے ہیں۔ اسلئے اب ان کے حقوق بھی خوب اچھی طرح ادا کیجئے۔ جیسا کہ اپنا حق خوب اچھی طرح وصول کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے حقوق کی بڑی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ ہم آپ کو تھوڑا سا بتاتے ہیں۔

چچا جان باپ کی طرح ہیں

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”چچا باپ کی طرح ہے۔“ [1]

دیکھا بچو! آپ نے چچا کا کتنا بڑا حق ہے۔ والد صاحب کی طرح ان کا

---

[1] (بخاری/مسلم)

ادب واحترام کرنا چاہئے۔

خالہ ماں کا درجہ رکھتی ہیں

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟۔ان صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں (میری والدہ زندہ نہیں ہیں)۔ اس پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا تمہاری خالہ زندہ ہیں؟'' ان صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''جی ہاں'' (میری خالہ زندہ ہیں) ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تو تم اپنی خالہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔'' [1]

پیارے بچو! اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خالہ ماں کا درجہ رکھتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ [2]

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی رضاعی والدہ کیساتھ اچھا سلوک

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک رضاعی والدہ تھیں۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چادر بچھادی تو وہ اس پر بیٹھ گئیں (ان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسن سلوک حدیث کے راوی نے دیکھا تو لوگوں سے) پوچھا: یہ خاتون کون ہیں؟

[1] (مشکوۃ ص ۴۲۰) [2] (مظاہر حق: ۴/۵۲۴)

انہوں نے یہ کہا یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔ [۱]

دیکھا بچو! آپنے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی رضاعی والدہ کے ساتھ کیسا سلوک فرمایا کہ ان کے آنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے چادر بچھائی تاکہ وہ اس پر بیٹھیں اس سے معلوم ہوا کہ اپنے بڑوں کے ساتھ اس طرح اچھا سلوک کرنا چاہئے۔

بڑوں کا ادب واحترام

پیارے بچو! بڑوں کا ادب واحترام کرنا ان کا حق ہے۔ اس لئے چھوٹوں کو چاہئے کہ وہ اپنے بڑوں کا ادب واحترام کریں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑوں کے بارے میں کیسی اچھی بات فرمائی ہے کہ ''برکت تمہارے بڑوں کے پاس ہے۔'' [۲] اسی طرح یہ بھی فرمایا ''جو ہمارے چھوٹے پر شفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت (وادب) نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ [۳] پیارے بچو! کیسی بری بات ہے کہ اگر ہم چھوٹے بہن بھائیوں سے محبت سے سلوک نہ کریں اور اپنے بڑوں کا ادب نہ کریں تو ہم اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت اور انکے ماننے والوں میں سے نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

پیارے بچو! اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ بوڑھے مسلمان کا ادب واحترام اور عزت کرنا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا

[۱] (ابوداؤد/مشکوٰۃ) [۲] (جامع بیان العلم ۱/۱۹۱) [۳] (مشکوٰۃ ص۴۲۳)

ادب واحترام کرنا۔ ۱؎ پیارے بچو! کتنی اہم بات ہے بڑوں کا احترام اللہ تعالیٰ کا احترام کرنا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان لوگوں کا ادب واحترام نہ کیا جائے تو یہ ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ادب واحترام نہ کرنا ہے یہ کتنی بری بات ہے اچھے بچے ایسا نہیں کرتے۔ ۲؎

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: ''جو جوان کسی بوڑھے شخص کی اس کے بوڑھے ہونے کی وجہ سے عزت واحترام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (جوان) کے بڑھاپے کے وقت اسکے لئے ایک شخص کو متعین کردیتے ہیں جو اسکی تعظیم وخدمت کرتا ہے۔ (ترمذی) پیارے بچو! اس حدیث سے کتنی اچھی بات معلوم ہوئی کہ اگر آج ہم اپنے بڑے بوڑھے کی خدمت کریں گے تو کل (قیامت میں ثواب کے علاوہ) ہمارے بڑھاپے کے وقت اللہ تعالیٰ ہمارے لئے خدمت کرنے والے پیدا کردیں گے۔ کیسی اچھی بات ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس خدمت کرنے والے کی عمر بھی لمبی ہوگی تا کہ اسکے بڑھاپے میں کوئی خدمت کرنے والا ہو۔ ۳؎

پیارے بچو! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ (۱) اپنے بڑوں کا ادب واحترام کرنا چاہئے۔ (۲) ان کی بات ماننی چاہئے (۳) وہ جو کام کرنے کو کہیں جی چاہے یا نہ چاہے کرنا چاہئے۔ (۴) ان سے بات کرتے وقت ادب سے بات کرنی چاہئے

۱؎ (مشکوۃ) ۲؎ (مظاہر حق تبصرف: ۵۴۴/۴) ۳؎ (مظاہر حق بتصرف ۵۴۴/۴)

اپنے لہجے کو نرم رکھنا چاہئے (۵) اگر وہ کسی غلطی پر ڈانٹیں تو برا نہیں ماننا چاہئے بلکہ اسکو اپنی تربیت کیلئے اچھا سمجھنا چاہئے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ ان باتوں پر پوری طرح عمل کریں گے اور اپنے بڑوں کا ادب واحترام کریر اتیں ہم نے والدین کے ادب واحترام میں بھی بیان کر چکے ہیں۔ والد ن باتوں کا خیال کرنا چاہئے۔

پڑوسیوں کے حقوق

پیارے بچو! جو لوگ آپکے گھر کے آس پاس گھروں میں رہتے ہیں ان کو پڑوس کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے حقوق بھی رکھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بھی پڑوسیوں کے حقوق بیان فرمائے ہیں۔ [1]

پیارے بچو! اچھا پڑوسی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "آدمی کی خوش نصیبی میں یہ بات بھی ہے کہ اسکا پڑوسی اچھا ہو"۔ [2] اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑوسیوں کے حقوق ادا کرنے والے کیلئے دعا فرمائی ہے کہ "اللہ تعالیٰ اس پر جو پڑوسیوں کے حقوق ادا کرے) رحم کرے [3] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ "پڑوسی کا برا ہونا قیامت کی علامات میں سے ہے۔ [4]

اس سے معلوم ہوا کہ اچھا پڑوس بڑی نعمت ہے اور اچھا پڑوسی ہونا لوگوں کیلئے خوش نصیبی ہے۔ پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے [5] اسلئے ہمیں چاہیے

[1] (سورۃ نساء آیت ۳۶) [2] (ادب المفرد ص ۴۰) [3] (مشکوۃ) [4] (ادب المفرد ص ۴۰)
[5] (جامع صغیر شمائل کبریٰ ۳/۴۰۹)

کہ ہم لوگوں کے لئے نفع اور بھلائی پہنچانے کا ذریعہ بنیں۔ اب ہم آپ کو پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں بتاتے ہیں تاکہ آپ اپنے پڑوسیوں کیلئے اچھے پڑوسی بنیں اور اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے بنیں۔ لیکن اس سے پہلے پڑوسیوں کے حقوق واہمیت وفضیلت بتاتے ہیں۔

پڑوسیوں کے حقوق کی اہمیت وفضیلت

(۱)...... پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ملتی ہے۔ [۱]

(۲)...... جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسکو چاہئے کہ وہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ [۲]

(۳)...... جسکے پڑوسی اسکے شرارت سے محفوظ نہ ہوں وہ جنتی اور مومن نہیں ہے۔ [۳]

(۴)...... اللہ تعالیٰ کے ہاں پڑوسیوں میں بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسیوں کی بہت بھلائی چاہتا ہو۔ [۴]

(۵)...... اللہ تعالیٰ نیک مسلمان پڑوسی کی برکت سے سب گھروں کی مصیبت دور کرتے ہیں۔ [۵]

(۶)...... جس نے پڑوسی کو تکلیف دی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[۱] (مشکوٰۃ، بیہقی شعب الایمان ۴۲۴) [۲] (کنز العمال ۹/۴۴) [۳] (مشکوٰۃ ص ۴۲۲)
[۴] (ادب المفرد ص ۴۰) [۵] (ترغیب: ۳/۳۶۳)

تکلیف دی۔ [1]

(۷)......جس پڑوسی سے مال اور گھر والوں کے بارے میں ڈرنے کی وجہ سے لوگ دروازہ بند رکھیں وہ مومن نہیں ہے۔ [2]

(۸)......حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑوسیوں کے بارے میں بہت تاکید کرتے تھے۔ [3]

(۹)......پڑوسیوں کا برا نہیں کہنا چاہئے۔ [4]

(۱۰)......قیامت کے دن سب سے پہلے دو پڑوسیوں کا مقدمہ پیش ہوگا۔ [5]

پیارے بچو! ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ پڑوسیوں کے حقوق کو ادا کرنا کتنا ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اسکی کتنی اہمیت ہے۔ اب ہم آپکو پڑوسیوں کے حقوق بتاتے ہیں تاکہ آپ ان حقوق کو ادا کر کے اچھے پڑوسی بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کے اچھے بندے بن جائیں۔

پڑوسیوں کے حقوق

(۱)......پیارے بچو! پڑوسی کا ایک بڑا حق یہ ہے کہ اسکو کسی طرح بھی تکلیف نہ پہنچائی جائے۔

(۲)......اگر پڑوسی مریض ہو تو اسکی عیادت کی جائے۔

(۳)......اگر مر جائے تو اسکے جنازے میں شرکت کرنی چاہئے۔

---

[1] (ترغیب اصلاح معاشرہ ۳۰۸) [2] (کنز العمال:۹/۲۵) [3] (مشکوۃ ص ۴۲۲)
[4] (مشکوۃ ص ۴۲۵) [5] (کنز العمال ۹/۲۳)

(۴)......اگر قرض مانگے تو قرض دینا چاہئے۔

(۵)......اگر کوئی برا کام کر بیٹھے تو اسکو چھپانا چاہئے۔

(۶)......اگر اس کے ہاں کوئی خوشی ہو تو اسکو مبارکباد دینی چاہئے۔

(۷)......اگر کچھ پکائیں تو اسکے گھر بھیجنا چاہئے۔[۱]

(۸)...... پڑوسی اگر تکلیف پہنچائے تو اسپر صبر کرنا چاہئے۔ اس سے لڑنا جھگڑنا نہیں چاہئے۔

(۹)......اگر پڑوسی کے ہاں کوئی غم کی بات ہوئی ہو تو (اسی وقت) اپنے گھر میں خوشی نہیں کرنی چاہئے۔[۲]

(۱۰)...... پڑوسی کے گھر کے سامنے کچرا نہیں ڈالنا چاہئے۔

(۱۱)......اسی طرح پانی بہانا، یا شور مچانا بھی نہیں چاہئے، یہ سب پڑوسی کو تکلیف پہنچانے میں داخل ہے۔

(۱۲)......جس وقت میں لوگ آرام کرتے ہیں ان اوقات میں شور مچانا یا زور زور سے کھیلنا کودنا یہ سب بری باتیں ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

پڑوسی کو ہر طرح تکلیف سے بچانا اسکی ہر بھلائی میں تعاون کرنا، اسکو دین سکھانا یہ سب پڑوسی کے حقوق میں داخل ہے۔ پیارے بچو! ان تمام باتوں کا خوب خیال کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

---

[۱] (طبرانی کبیر کنز العمال ۹/۲۳) [۲] (اصلاح معاشرہ: ص۳۰۶، ۳۰۸)

جانوروں کے حقوق

پیارے بچو! اچھے بچے جس طرح سب کے حقوق ادا کرتے ہیں اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتے اسی طرح وہ جانوروں کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں اوران کو بھی تکلیف نہیں پہنچاتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ ''ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کا کنبہ یعنی خاندان ہےاور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔[1]

پیارے بچو! جانور بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں اس لئے اگر ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھا بننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم جانوروں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں۔ اسی لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جانوروں کے حقوق بھی بتائے ہیں تاکہ ہم ان حقوق کو ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے ہاں اچھے بن جائیں۔ اب ہم آپ کو جانوروں کے کچھ حقوق بتاتے ہیں آپ غور سے سنیں اور اس پر عمل کریں۔ شاباش

☆ جانوروں کو بھوکا پیاسا نہیں رکھنا چاہئے۔ بعض بچے جانوروں کو پالتے ہیں جیسے طوطے، چڑیوں اور دوسرے جانوروں کو مگر ان کی بھوک پیاس کا خیال نہیں

---

[1] (مشکوٰۃ ص ۴۲۵)

رکھتے ہیں وہ بے چارے بھوکے پیاسے پڑے رہتے ہیں یہ بہت ہی بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں ایک گناہگار اور خراب عورت ایک کتے کے پاس سے گزری جو کنویں کے پاس اس حالت میں (چکر کاٹ رہا) تھا کہ اس کی زبان باہر نکلی ہوئی تھی اور وہ ہانپ رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس سے مر جائے۔ اس عورت نے (کنویں پر ڈول اور رسی نہ ہونے کی وجہ سے) اپنے پاؤں سے چمڑے کا موزہ اتارا پھر اپنے ڈوپٹے میں باندھ کر اس پیاسے کتے کے لئے پانی نکالا (اور پلایا) اس عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو معاف فرما دیا۔[1]

اسی طرح ایک واقعہ ہے کہ ایک عورت نے ایسا ظلم کیا کہ ایک بلی کو بند کر دیا اور نہ اس کو کھانے کو دیا اور نہ اس کو چھوڑا کہ وہ خود ہی کچھ کھالے حتیٰ کہ وہ مر گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی وجہ سے عذاب دیا۔[2]

دیکھا بچو! آپ نے جانوروں کو بھوکا پیاسا رکھنا اللہ تعالیٰ کے لئے کتنی اہم بات ہے اس لئے آپ بھی اس کا خوب خیال رکھیں۔

☆ جانوروں اور پرندوں کے بچوں کو بھی نہیں پکڑنا چاہئے۔ بعض بچے جانوروں کے بچوں کو جیسے کتے بلی کے بچوں کو پکڑ لیتے ہیں ایسے ہی پرندوں کے گھونسلوں سے ان کے بچوں کو نکال لیتے ہیں جس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے یہ بہت

---

[1] (بخاری و مسلم معارف الحدیث ۶/۱۴۰) [2] (بخاری و مسلم معارف الحدیث ۶/۱۴۶)

ہی بری بات ہے اس سے بچنا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جارہے تھے تو چڑیا کی طرح کا ایک پرندہ آیا جس کے ساتھ اس کے دو بچے بھی تھے۔ ایک صحابی نے اس کے بچوں کو پکڑ لیا وہ پرندہ بے چین ہوگیا اور اپنے پروں کو کھولنے اور پیٹ کو زمین سے لگانے لگا گویا وہ احتجاج کرنے لگا۔ جب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر اس پر پڑی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بچے کو کس نے پکڑا ہے اور اس کو پریشان کیا ہوا ہے اس کے بچے اس کو واپس کردو۔ [1]

دیکھا بچو! آپ نے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے اس پرندہ پر رحم کھا کر اس کے بچے واپس کرنے کو فرمایا۔ اس لئے ہمیں بھی ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

☆ کسی جانور کو جلانا بھی نہیں چاہئے۔ یہ بھی بہت ہی بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چیونٹیوں کے بلوں کو دیکھا جو جلایا گیا تھا تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ [2]

اس حدیث کی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ کسی جانور کو جلانا جائز نہیں ہے اور نہ ہی کسی جانور وغیرہ پر گرم پانی ڈالنا چاہئے۔

اب ہم آپ کو چند موٹی موٹی باتیں بتاتے ہیں جن سے آپ خوب بچیں تاکہ آپ جانوروں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ غور سے سنیں۔ بلاوجہ جانوروں کو مارنا نہیں چاہئے، ان کے منہ پر بھی نہیں مارنا چاہئے، ان کو پتھر مار کر بھی تنگ نہیں

[1] (مشکوٰۃ ص ۳۰۷)　[2] (مشکوٰۃ ص ۳۰۷)

کرنا چاہئے، پرندوں کو گھونسلوں کو اور دوسرے جانوروں کے بلوں کو خراب نہیں کرنا چاہئے، کسی جانور کی دم باندھ کر بھی نہیں کھیلنا چاہئے، جانوروں کو لڑانا بھی نہیں چاہئے، بلاوجہ بھگانا بھی نہیں چاہئے، جن جانوروں پر سواری نہیں کی جاتی ہے ان پر بیٹھنا بھی نہیں چاہئے۔

یہ سب باتیں جانوروں کے حقوق ہیں ان کو پورا کرنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ہم پر بھی رحم فرمائیں، ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا یعنی اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے گا۔ [1]

[1] (مشکوٰۃ ص ۴۲۳)

اذان کا بیان

پیارے بچو! اذان اسلام کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ہے۔ یہ اسلام کی مکمل دعوت ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اذان کی بہت اہمیت بیان فرمائی ہے۔ اذان سن کر ہمیں کیا کرنا چاہیے اور کن آداب کی رعایت کرنی چاہیے۔ اب ہم آپ کو وہ آداب بتاتے ہیں جو ہمیں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بتائے ہیں۔ لیکن اس سے پہلے اذان کے کچھ فضائل سن لیجیے۔

اذان کے فضائل

☆......مؤذن (اذان دینے والے) قیامت کے دن سب سے اونچے درجے والے ہوں گے۔ [1]

☆...... ہمارے پیارے نبی ﷺ نے موذنوں کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی ہے۔ [2]

☆......جو شخص سات سال تک اذان دے، وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ [3]

☆......موذن کو قبر کے کیڑے نہیں کھائیں گے۔ [4]

---

[1] (مسلم:۱/۱۶۷) [2] (ترمذی:۱/۵۱) [3] (ترمذی:۱/۵۱؛ابن ماجہ،ص:۵۳)
[4] (مرقاۃ:۱/۱۶۷)

اذان کے آداب

پیارے بچو! آپ نے اذان کے فضائل سنے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں موذن کا کتنا درجہ ہے۔ آپ کے دل میں ان فضائل کو سن کر اذان دینے کی خواہش پیدا ہوتی ہوگی اور سچی بات یہ ہے کہ ہونی بھی چاہیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں، وہ فرماتے ہیں کاش میں حضور ﷺ سے اپنے خاندان کے لئے اذان کی خدمت مانگ لیتا۔

مگر پیارے بچو! ہر آدمی تو اذان نہیں دے سکتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم جو دین پر سب سے زیادہ عمل کرنے والے تھے، انہوں نے بھی پیارے نبی ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! اذان دینے والے اجر و ثواب میں ہم سے بڑھے جا رہے ہیں، (اس لئے آپ ہمیں بھی کوئی ایسا ذریعہ بتائیے کہ جس سے ہم بھی یہ فضیلت حاصل کر لیں)۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس طرح موذن کہتے ہیں تم بھی اسی طرح کہو۔[1]

یعنی اذان کا جواب دینے سے موذن کو جو ثواب حاصل ہوتا ہے وہ ثواب اذان کا جواب دینے والے کو بھی حاصل ہوگا۔ امید ہے کہ آپ اذان کا جواب دینا

---

[1] (ابوداود:۱/۷۸)

نہیں بھولیں گے تا کہ آپ کو بھی یہ ثواب حاصل ہو جائے۔شاباش۔

اب ہم کو اذان کے آداب سناتے ہیں،غور سے سنیئے۔

۱- اذان کا جواب زبان سے دینا مستحب ہے۔

۲- اذان کی آواز سن کر نماز کے لئے جانا واجب ہے۔یہ اصل جواب ہے۔

۳- اذان کا جواب دینے کے لئے وہی کلمات دہرائے جائیں۔صرف حی علی الصلوۃ وحی علی الفلاح کے جواب میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہنا چاہیے۔ [۲]

۴- فجر کی اذان میں ''الصلوۃ خیر من النوم '' کے جواب میں ''صدقت وبررت'' کہنا چاہیے۔اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح ہے اس میں قد قامت الصلوۃ کے جواب میں اقامھا اللہ وادامھا کہنا چاہیے۔ [۳]

۵- اذان کا جواب دینے والا موذن کی طرح بلند آواز سے جواب نہ دے۔ [۴]

۶- اگر قرآن شریف کی تلاوت کر رہا ہو یا کوئی دینی کتاب پڑھ رہا ہو تو ان کاموں کو روک کر، پہلے اذان کا جواب دینا چاہئے پھر بعد میں ان کاموں میں مشغول ہونا چاہئے۔ [۵]

۷- اگر آپ مسجد میں تلاوت کر رہے ہوں تو تلاوت میں مشغول رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ [۶]

۸- اگر گھر میں ہوں لیکن دوسرے محلے کی مسجد کی اذان ہو تو بھی تلاوت میں

[۱] (شامی:۱/۳۹۶) [۲] (بخاری:۱/۸۸،مسلم:۱/۱۶۶) [۳] (ابوداؤد:۱/۷۸) [۴] (فتح الباری: ۹۲/۲) [۵] (عمدۃ الفقہ:۴۱) [۶] (طحطاوی،ص:۱۰۹)

مشغول رہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

۹- اذان کے بعد نمازی کی تیاری میں مشغول ہو جانا چاہیے۔

۱۰- جب مغرب کی اذان سنیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے: ﴿"اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ"﴾ [1]

۱۱- جب فجر کی اذان سنے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے: ﴿"اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ نَھَارِکَ وَاِدْبَارُ لَیْلِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ"﴾ [2]

۱۲- اگر اذان ہوئے تھوڑی دیر ہوئی ہے اور اذان کا جواب نہیں دیا تو فوراً جواب دینا چاہیے۔ [3]

۱۳- اگر ایک اذان کا جواب دے چکیں اور دوسری اذان ہوئی تو اس کا جواب دینا افضل ہے۔ [4] (جواب نہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے)۔

۱۴- اذان کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیے:

﴿اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَ الصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃِ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَ عَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.﴾ [5]

[1] (مرقاۃ:۲/۱۷۰) [2] (مرقاۃ:۲/۱۷۰) [3] (فتح الباری:۲/۹۱) [4] (فتح الباری:۲/۹۲)
[5] (حصن حصین:۱۱۶)

وضو کی اہمیت وفضیلت

پیارے بچو! وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔ اس لئے جتنا وضو اچھا ہوگا اتنی ہی نماز اچھی ہوگی۔ اس لئے وضو اچھی طرح کرنا چاہیے۔ پیارے بچو! وضو سے دو چیزیں ہوتی ہیں ایک تو نماز کا صحیح ہونا، دوسرے احادیث میں وضو کے جو فضائل آئے ہیں وہ بھی حاصل ہو جائیں۔ اس لئے پیارے بچو! ایسا وضو کرنا چاہیے جس سے یہ دونوں باتیں حاصل ہو جائیں۔ آگے ہم آپ کو ایسا ہی وضو کرنے کا طریقہ بتائیں گے لیکن اس سے پہلے وضو کے کچھ فضائل سناتے ہیں۔

وضو کے فضائل:

پیارے بچو! حدیثوں میں وضو کے بہت سے فضائل آتے ہیں۔ ہم آپ کو وہ فضائل مختصر طور سے بتاتے ہیں۔ وضو سے پہلے ہاتھوں، پیروں، چہرے، آنکھ، قدم کے سارے گناہ صاف ہو جاتے ہیں۔ [1] جی کے نہ چاہنے کے باوجود اچھی طرح وضو کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو معاف فرماتے ہیں اور درجات بلند فرماتے ہیں۔ [2]

وضو کرنے والوں کے اعضائے وضو (جسم کے وہ حصے جو وضو میں دھوئے جاتے ہیں)

---

[1] (مشکوۃ، ص: ۳۸) [2] (فضائل اعمال، ص: ۳۲۸)

چمکیں گے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس چمک سے اپنے امتیوں کو پہچان لیں گے۔ اچھی طرح تمام آداب کے ساتھ وضو کر کے خوب توجہ کے ساتھ نماز پڑھنے سے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ [1]

پیارے بچو! وضو میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا کرنا ضروری ہے ان کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا ہے، ان کو فرض کہتے ہیں۔ اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کے کرنے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص رہتا ہے ان کو سنت کہتے ہیں اور بعض چیزیں ایسی ہیں جن کے کرنے سے بہت ثواب حاصل ہوتا ہے مگر چھوٹ جانے سے کچھ نہیں ہوتا ہے ان کو مستحب کہتے ہیں۔ [2]

ہم آپ کو یہ ساری چیزیں الگ الگ بتاتے ہیں۔ آپ ان کو یاد کر لیں۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں، (۱) سارا منہ ایک مرتبہ دھونا، (۲) دونوں ہاتھ ایک مرتبہ کہنیوں سمیت دھونا، (۳) چوتھائی سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا، (۴) دونوں پاؤں ایک مرتبہ ٹخنوں سمیت دھونا۔

یہ وضو کے فرائض ہیں ان میں سے اگر ایک چیز بھی چھوٹ جائے گی یا ان اعضاء میں بال کے برابر جگہ بھی رہ جائے تو وضو نہیں ہوگا۔ [3]

---

[1] (مشکوۃ، ص:۳۹) [2] (تعلیم الاسلام، ص:۱۶) [3] (بہشتی زیور، ص:۶۶)

وضو کی سنتیں اور آداب

پیارے بچو! کچھ چیزیں وضو میں ایسی ہیں جن کے کرنے سے ثواب زیادہ ملتا ہے ان کو وضو کی سنتیں کہتے ہیں۔ وضو میں تیرہ سنتیں ہیں۔

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ پڑھنا (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین مرتبہ کلی کرنا (۶) تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۷) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۸) ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا (۱۰) ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا (یعنی بھیگا ہوا ہاتھ سر پر پھیرنا) (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) پے در پے وضو کرنا (یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھو لینا۔

وضو کے مکروہات

پیارے بچو! کچھ چیزیں وضو میں ایسی ہیں جن کو وضو میں کرنا اچھی بات نہیں ہے اسلئے ان سے بچنا چاہئے ان کو وضو کے مکروہات کہتے ہیں۔ چند چیزیں وضو میں مکروہ ہیں۔

(۱)...... ناپاک جگہ پر وضو کرنا۔

(۲)...... پانی ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔

(۳)......وضو کرتے وقت دنیاوی باتیں کرنا۔

(۴)......سنت کے خلاف وضو کرنا، یعنی جو سنتیں بتائی ہیں انکو چھوڑ کر وضو کرنا۔

(۵)......منہ پر یا اعضاء پر پانی کے زور سے چھپکے مارنا۔

نواقض وضو

پیارے بچو! کچھ چیزیں ایسی ہیں ان سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان کو نواقض وضو یعنی وضو کو توڑنے والی چیزیں کہا جاتا ہے۔ اب ہم آپ کو وہ چیزیں بتاتے ہیں۔

(۱)...... پاخانہ یا پیشاب کرنا۔

(۲)......ہوا کا نکلنا۔

(۳)......خون یا پیپ نکل کر بہہ جانا۔

(۴)......منہ بھر الٹی ہو جانا۔

(۵)......ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔

(۶)......رکوع اور سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

وضو کے مستحبات

بچو! کچھ چیزیں وضو میں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے ان کو وضو کے مستحبات کہتے ہیں۔

(۱)......وضو کے لئے قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنا۔

(۲)......اعضاء کو مل کر دھونا۔

(۳)......دائیں طرف سے شروع کرنا۔

(۴)......وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

وضو کا طریقہ

پیارے بچو! جب آپ وضو کرنے کے لئے بیٹھیں تو اونچی اور پاک جگہ قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں پھر یہ دعا پڑھ کر وضو کرنا شروع کریں۔

دعا پڑھنا نیت کرنا

﴿بِسْمِ اللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُللهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ﴾ دونوں ہاتھ گٹوں تک تین مرتبہ دھوئیں اور ساتھ ہی یہ نیت کریں کہ ''ہر وہ عبادت جو وضو کے بغیر نہیں ہوتی، اس کے لئے وضو کرتا ہوں''۔

کلی کرنا، مسواک کرنا

پھر ایک مرتبہ کلی کریں اس کے بعد مسواک کریں۔ (پیارے بچو! مسواک ضرور کیا کریں حدیث میں اس کے بہت فضائل آتے ہیں۔ چلیں آپ کے لئے ہم وضو کے طریقے کے بعد تھوڑے سے فضائل بیان کریں گے تاکہ آپ خوشی خوشی مسواک کیا کریں) پیارے بچو! مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک دائیں ہاتھ میں اس طرح پکڑیں کہ آپ کے دائیں ہاتھ کی چھوٹی والی انگلی نیچے رکھیں اور مسواک پر چھوٹی انگلی کے برابر والی اور اس کے برابر والی اور شہادت والی انگلی رکھیں اور انگوٹھا

نیچے رکھیں۔ (یہ طریقہ مسواک پکڑنے کا ہے) اس کے بعد مسواک دانتوں میں دائیں جانب اوپر کریں پھر اسی طرح بائیں جانب پھر سامنے کے دانتوں میں مسواک کریں یہ ایک دفعہ ہوا اسی طرح تین دفعہ کریں۔ دانتوں میں چوڑائی میں مسواک کریں اور زبان پر لمبائی میں کریں۔

اب مسواک کے بعد دو مرتبہ پھر کلی کریں اس طرح تین مرتبہ کلی ہوگئی۔ اچھی بات یہ ہے کہ کلی میں غرغرہ کریں۔ اس کے بعد دائیں ہاتھ سے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالیں اور جھاڑیں۔

چہرہ دھونا

پھر چہرہ اس طرح دھوئیں کہ اوپر یعنی پیشانی سے پانی ڈالیں پھر ملیں اتنا ملیں کہ پانی سارے چہرے پر پہنچ جائے اور سارا چہرہ گیلا ہوجائے یہ ایک مرتبہ ہوا اسی طرح دو مرتبہ دھوئیں تا کہ تین مرتبہ ہو جائے۔ (پیارے بچو! جب آپ بڑے ہوجائیں اور آپ کے داڑھی ہو تو تین مرتبہ چہرہ دھونے کے بعد داڑھی میں دائیں ہاتھ میں پانی لے کر تھوڑی کے نیچے ڈالیں اور داڑھی کا خلال کریں، خلال دائیں ہاتھ سے اس طرح کریں کہ خلال کرتے وقت ہتھیلی لی پشت گلے کی طرف اور انگلیوں کو بالوں میں داخل کر کے خلال کریں)۔

ہاتھ دھونا

پھر دائیں ہاتھ کو دھوئیں دھونے کا طریقہ یہ ہے کہ پانی ہاتھ کی انگلیوں کی طرف

سے ڈالیں اور اچھی طرح ملیں کہ سارا ہاتھ گیلا ہو جائے یہ ایک مرتبہ ہوا، پھر دو مرتبہ دھوئیں تا کہ تین دفعہ ہو جائے اسکے بعد اسی طرح بائیں ہاتھ کو بھی تین مرتبہ دھوئیں۔

انگلیوں کا خلال کرنا

اس کے بعد انگلیوں کا خلال کریں پہلے دائیں ہاتھ کا خلال کریں اس طرح کہ بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں ہاتھ پر رکھیں پھر بائیں ہاتھ کی انگلیاں دائیں ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اوپر کی طرف کھینچیں پھر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ پر رکھیں دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے اوپر کی طرف کھینچیں۔

مسح کرنا

اس کے بعد سر کا مسح کریں اس کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو پیشانی پر رکھیں اور ہتھیلیوں کو کنپٹیوں پر رکھیں اور ہاتھ کو پورے سر کا مسح کرتے ہوئے پیچھے لے جائیں پھر پیچھے سے آگے کی طرف لائیں اور شہادت کی انگلیوں سے کانوں کے اندر کے حصے کا مسح کریں اور انگوٹھوں سے باہر کے حصے کا مسح کریں اور دونوں ہاتھوں کی چھوٹی انگلیوں کو کانوں کے سوراخ میں ڈال کر ہلائیں۔اس کے بعد گردن کا مسح دونوں ہاتھوں کی پشت سے کریں۔

پاؤں دھونا

اس کے بعد دایاں پاؤں بائیں ہاتھ سے ٹخنوں سمیت اچھی طرح دھوئیں کہ سارا پاؤں گیلا ہو جائے تین مرتبہ پاؤں دھونے کے بعد انگلیوں کا خلال کریں اس

کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کریں اور دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کریں اور انگلی کو اوپر سے نیچے ڈال کر اوپر کی طرف کھینچیں۔

پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

اس کے بعد بایاں پاؤں اسی طرح دھوئیں اور خلال بھی چھوٹی انگلی سے اسی طرح کریں مگر بائیں پاؤں کا خلال انگوٹھے سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کریں۔

یہ ہوا بچو! آپ کا وضو۔ وضو کے درمیان میں یہ دعا پڑھیں:

﴿أَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ''﴾

وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

﴿أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ''﴾

اس کے بعد ہاتھوں کو جھاڑیں نہیں اور پونچھ لیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس ایک کپڑا تھا جس سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وضو کے بعد ہاتھ پونچھا کرتے تھے۔ [1]

[1] (ترمذی:۱/۱۹)

وضو میں اعضاء دھوتے وقت کی دعائیں

پیارے بچو! جب آپ وضو میں اپنے اعضاء (جسم کے حصے) دھوتے ہیں تو اچھی بات یہ ہے کہ ہر عضو کو دھوتے وقت دعا پڑھنی چاہئے اسلئے اب ہم آپکو ہر عضو کے دھوتے وقت کونسی دعا پڑھنی چاہئے وہ دعائیں بتاتے ہیں۔

کلی کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے۔﴿اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی تِلاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ﴾

ناک میں پانی ڈالتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَرِحْنِیْ رَائِحَةِ الْجَنَّةِ وَلاتُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ.﴾

چہرہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے: ﴿اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.﴾

دایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا.﴾

بائیں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے: ﴿اَللّٰهُمَّ لاتُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ.﴾

سر کے مسح کے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے: ﴿اَللّٰهُمَّ أَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لا ظِلَّ اِلاَّ ظِلُّ عَرْشِکَ.﴾

کانوں کے مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ القَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهٗ.﴾

دایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے: ﴿اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلٰی صِرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَام.﴾

بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہئے: ﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْراً وَسَعِیْء مَشْكُوْرًا وَتِجَارَةً لَنْ تَبُوْرَا.﴾[1]

[1] (شامی:۱/۱۲۷)

نماز کا بیان

پیارے بچو! ہمارے پیارے دین میں نماز کا بہت ہی اونچا درجہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے: پانچ چیزیں دین اسلام کی بنیاد ہیں۔ان میں دوسرا نمبر نماز کا ہے۔اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص نماز نہیں پڑھے اسکا دین میں کوئی حصہ ہی نہیں ہے۔[1]

دیکھا بچو! آپ نے نماز کتنی اہم چیز ہے اس لئے نماز کبھی بھی نہیں چھوڑنی چاہئے۔آپ نماز تو پڑھتے ہی ہونگے اب ہم آپکو کچھ نماز کی اہمیت وفضیلت بتاتے ہیں تاکہ آپ ان کو سن کر خوب شوق سے اچھی اچھی نماز پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کو راضی کریں۔چلیں اب نماز کی کچھ فضیلت سنئے۔

نماز کی اہمیت وفضیلت

نماز دین کا ستون ہے۔نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔(یعنی وہ نمازی آدمی سے مایوس ہوتا ہے) نماز جنت کی کنجی ہے جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔نماز دل کا نور ہے۔جو ایک فرض نماز پڑھتا ہے اس کے لئے ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔(یعنی وہ دعا قبول ہوتی ہے رد نہیں ہوتی

---

[1] (بزار فضائل اعمال ص ۳۳۲)

ہے۔ جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اسکی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ سب سے اونچا عمل وقت پر نماز پڑھنا ہے۔ [1]

پیارے بچو! سنا آپ نے نماز کی کتنی فضیلت ہے۔ اس کے علاوہ نماز کے بہت سارے فضائل ہیں اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے والے سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ خوب اچھی طرح نماز پڑھا کریں۔ اب ہم آپ کو نماز کا طریقہ نماز کے فرائض وغیرہ بتاتے ہیں۔ غور سے سنیں ان کو یاد کریں اور عمل کریں۔

نماز کے فرائض

بچو! نماز میں کچھ ایسی چیزیں ہیں جن کے چھوٹ جانے سے نماز نہیں ہوتی ہے۔ ان کو نماز کے فرائض کہتے ہیں۔ نماز میں تیرہ چیزیں فرض ہیں۔

(۱) بدن کا پاک ہونا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وضو ہونا چاہئے یا اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل کر کے نماز پڑھنا چاہئے۔

(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔ یعنی جن کپڑوں میں نماز پڑھیں وہ پاک ہوں۔

(۳) جسم کا چھپا ہوا ہونا چاہئے۔ مردوں کا بدن ناف سے لے کر گھٹنوں تک چھپا ہونا چاہئے اور عورتوں کا صرف چہرے، ہتھیلیوں اور قدموں کے علاوہ سارا بدن چھپا ہوا ہونا چاہئے۔

(۴) نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔ یعنی جس جگہ نماز پڑھیں وہ پاک ہونی چاہئے۔

---

[1] (فضائل اعمال ص ۳۱۱، ۳۱۲)

(۵) نماز کا وقت ہونا۔ یعنی جو نماز پڑھ رہے ہوں اس نماز کا وقت بھی ہو جیسے اگر ظہر کی نماز پڑھ رہے ہوں تو ظہر کا وقت ہونا ضروری ہے۔ اگر عصر کے وقت میں ظہر پڑھی تو ظہر کی نماز نہیں ہوگی۔

(۶) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔

(۷) نماز کی نیت کرنا۔

(۸) تکبیر تحریمہ۔ یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔

(۹) قیام یعنی نماز میں کھڑا ہونا۔

(۱۰) نماز میں قرآن پاک پڑھنا (یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک چھوٹی سورت پڑھنا چاہئے)۔

(۱۱) رکوع کرنا۔

(۱۲) سجدہ کرنا۔

(۱۳) آخری قعدہ میں بیٹھنا۔

نماز کے واجبات

بچو! کچھ چیزیں نماز میں ایسی ہیں کہ اگر ان کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا جائے تو نماز نہیں ہوتی ہے ان کو نماز کے واجبات کہتے ہیں۔ نماز میں چودہ چیزیں واجب ہیں۔

(۱) سورۃ فاتحہ پڑھنا۔

(۲) سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت پڑھنا۔

(۳) فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کرنا۔

(۴) سورۃ فاتحہ کو سورۃ سے پہلے پڑھنا۔

(۵) قومہ کرنا یعنی رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا۔

(۶) جلسہ کرنا یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

(۷) پہلا قعدہ کرنا، یعنی چار یا تین رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد قعدہ میں بیٹھنا۔

(۸) التحیات پڑھنا۔ پہلے اور دوسرے دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔

(۹) لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔ یعنی سلام کہہ کر نماز ختم کرنا۔

(۱۰) ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا۔

(۱۱) امام کے لئے مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر، جمعہ دونوں عیدوں اور تراویح کی ساری رکعتوں میں اونچی آواز سے قرأت کرنا۔

(۱۲) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(۱۳) دعائے قنوت سے پہلے تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہنا۔

(۱۴) دونوں عید کی نمازوں میں چھ تکبیریں زیادہ کہنا۔

نماز کی سنتیں

پیارے بچو! نماز میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو کرنے سے نماز کا ثواب

زیادہ ملتا ہے اور ان کے چھوڑنے سے نماز کے ثواب میں کمی آتی ہے ان کو نماز کی سنتیں کہتے ہیں نماز میں ۲۱ سنتیں ہیں۔

(۱)...... تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا اور عورتوں کو سینے تک اٹھانا۔

(۲)......مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا۔

(۳)......ثناء یعنی سبحانک اللّٰھم پڑھنا۔

(۴)......اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا۔

(۵)......بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا۔

(۶)......ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا۔ جیسے جب رکوع کے بعد کھڑے ہو کر سجدے میں جائیں تو اللہ اکبر کہتے ہوئے جائیں۔ اسی طرح سجدہ سے اٹھیں تو اللہ اکبر کہہ کر اٹھیں۔

(۷)......رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہنا اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہنا۔

(۸)......رکوع میں " سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ" کم سے کم تین مرتبہ کہنا۔

(۹)......سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی" کہنا۔

(۱۰)......مردوں کو دونوں سجدوں کے درمیان اور التحیات میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرنا اور عورتوں کو دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر

سیدھی طرف بیٹھنا۔

(۱۱)......درود شریف پڑھنا۔

(۱۲)......درود شریف کے بعد دعا پڑھنا۔

(۱۳)......دائیں سلام کے وقت دائیں اور بائیں سلام کے وقت بائیں طرف منہ پھیرنا۔

(۱۴)......اگر امام ہو تو سلام میں فرشتوں، مقتدیوں اور نیک جنات جو حاضر ہوں ان کی نیت کرنا اور اگر مقتدی ہو تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا چاہئے۔ اگر امام کے دائیں یا بائیں ہو تو جس طرف ہو اس سلام میں امام کی نیت کرلے۔

نماز کے مستحبات

بچو! کچھ چیزیں نماز میں ایسی ہیں کہ ان کے کرنے سے اور زیادہ ثواب ملتا ہے انکو مستحبات نماز کہتے ہیں۔ نماز میں چند چیزیں مستحب ہیں۔

(۱)......اگر چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہوں تو کاندھوں تک ہاتھ اٹھانے کیلئے مردوں کو ہاتھ چادر سے باہر نکالنا چاہئے۔

(۲)......جہاں تک ہوسکے کھانسی کو روکنا۔

(۳)......جمائی آئے تو منہ بند کرنا۔

(۴)......کھڑے ہونے کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ رکھنا، رکوع کی حالت میں

قدموں پر رکھنا، سجدہ میں ناک پر اور قعدہ میں گود میں اور سلام کے وقت کندھوں پر نگاہ رکھنا چاہئے۔

مکروہات نماز

پیارے بچو! کچھ چیزیں نماز میں ایسی ہیں جن کے کرنے سے نماز خراب ہو جاتی ہے اور کبھی کبھی تو ٹوٹ جاتی ہے ان چیزوں کو نماز کے مکروہات کہتے ہیں۔ نماز میں ان سے بچنا ضروری ہے۔ نماز میں چند چیزیں مکروہ ہیں۔

(۱)...... پیٹ کے دونوں طرف ہاتھ رکھنا۔

(۲)...... ہاتھ آستین سے باہر نکال کر نماز پڑھنا یعنی ساری قمیض کو پہنے ہو صرف آستین میں ہاتھ نہیں ڈالے ہوں۔

(۳)...... جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔

(۴)...... کپڑے کو سمیٹنا۔

(۵)...... انگلیاں چٹخانا۔

(۶)...... دائیں بائیں گردن موڑنا۔

(۷)...... انگڑائی لینا۔

(۸)...... مرد کو جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا۔

(۹)...... کتے کی طرح بیٹھنا۔ جس طرح کتا دونوں پیر آگے کھڑے کر کے بیٹھتا ہے اس طرح بیٹھنا۔

(۱۰)......مرد کو سجدے میں زمین پر ہاتھ بچھانا۔

(۱۱)......مرد کو سجدے میں پیٹ کو رانوں سے ملانا۔

(۱۲)......کسی مجبوری کے بغیر چارزانو یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

(۱۳)......امام کا محراب کے اندر کھڑے ہونا۔

(۱۴)......صف سے الگ اکیلے کھڑے ہونا۔

(۱۵)......نماز پڑھتے ہوئے سامنے یا سر پر تصویر ہونا۔

(۱۶)......تصویر والے کپڑے میں نماز پڑھنا۔

(۱۷)......کندھوں پر چادر یا کوئی کپڑا لٹکانا۔

(۱۸)...... پیشاب پاخانے یا زیادہ بھوک لگنے کے وقت نماز پڑھنا۔

(۱۹)......مرد کا سر کھول کر نماز پڑھنا۔

(۲۰)......آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔

☆☆☆

نماز کا طریقہ

پیارے بچو! جب یہ تمام شرائط جو آپ نے پیچھے پڑھی ہیں وہ پوری ہوجائیں تو اب آپ نماز پڑھنے کے قابل ہوگئے ہیں۔ اس لئے اب ہم آپ کو نماز پڑھنے کا طریقہ بتاتے ہیں۔

قیام

اب آپ قبلہ کی طرف منہ کر کے سیدھے کھڑے ہوجائیں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھیں۔

نیت کرنا

آپ جو نماز پڑھ رہے ہوں اس کی نیت کریں جیسے میں اللہ تعالیٰ کے لئے ظہر کی نماز پڑھتا ہوں منہ میرا کعبہ شریف کی طرف ہے۔

تکبیر کے لئے ہاتھ اٹھانا

پھر اس کے بعد آپ ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ ہاتھ آستین سے باہر ہوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف سے ہوں انگلیاں کھڑی ہوں اور کانوں کی لو کو چھوتے ہوئے تکبیر اللہ اکبر کہیں اور سر کو نہ جھکائیں نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھیں۔

ہاتھ باندھنا

پھر تکبیر کے بعد بغیر ہاتھ چھوڑے ہاتھ اس طرح باندھیں کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھیں اور دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو اس طرح پکڑیں کہ دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائیں اور دائیں ہاتھ کی تین انگلیاں بائیں ہاتھ کی کلائی پر ملی ہوئی اپنی حالت پر رکھیں۔

اب قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ رکھیں بعض بچے نماز میں ادھر ادھر دیکھتے ہیں، ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ تو شیطان کا نماز میں اچک لینا ہے۔

اب ثنا پڑھیے، ثنا یہ ہے: ﴿"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُکَ"﴾

قرأت:

پھر اسکے بعد تعوذ یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھیئے۔ پھر اس کے بعد تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیئے۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ یعنی الحمد للہ رب العالمین سے آخر تک پڑھیں۔ سورۃ فاتحہ کے بعد آمین کہیں، حدیث میں اُس کی بڑی فضیلت آتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جس نے امام کے ولا الضالین کہنے کے بعد آمین کہی اگر اس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔[1]

---

[1] (نصب الرایۃ: ۱/ ۳۶۸)

پھر اس کے بعد آپ قرآن شریف کی کوئی سورت پڑھیں یا چند آیتیں پڑھیں کم از کم تین آیتیں پڑھیں۔

رکوع

اب آپ اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو اس طرح پکڑیں کہ ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھیں کمر بالکل سیدھی ہو (نہ زیادہ جھکی ہوئی ہو نہ اٹھی ہوئی ہو) سر اور سرین برابر ہوں دونوں بازو پہلو سے الگ رکھیں پاؤں اور پنڈلیاں بھی سیدھی ہوں (پنڈلیاں خم کھائی ہوئی نہ ہوں) پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور نظریں دونوں قدموں پر رکھیں، ہلیں جلیں نہیں اطمینان سے تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ کہیں۔ (یہ کم سے کم ہے اسی طرح پانچ اچھا ہے اور سب سے اچھا سات مرتبہ کہنا ہے)۔

قومہ:

پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے کھڑے ہوں۔ اس کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں اس میں بھی اطمینان سے کھڑے ہوں کہ اعضاء ہلنا جلنا بند کردیں۔ پھر قومہ میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھیں اور اطمینان سے کھڑے ہوں۔

پیارے بچو! نماز کے ہر رکن اطمینان سے کرنا کہ اعضا ہلنا جلنا بند کردیں ضروری ہے ورنہ نماز خراب ہوجاتی ہے۔ بعض بچے جلدی جلدی نماز پڑھتے ہیں اور اعضا کے ہلنے جلنے کے بند ہوجانے کا خیال نہیں کرتے یہ بہت غلط بات ہے اس لئے

ہم آپ کو ہر رکن میں اطمیان یاد دلاتے رہیں گے تا کہ آپ بھی ہر رکن میں اس کا خیال رکھیں۔

سجدہ

اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے (کہ تکبیر سجدہ میں ختم ہو) بغیر جھکے ہوئے سجدہ میں جائیں سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے رکھیں پھر ہاتھ پھر ناک پھر دونوں ہتھیلیوں کے درمیان پیشانی اس طرح رکھیں کہ دونوں کان انگوٹھوں کے درمیان میں رکھیں۔ انگلیوں کو ملا کر رکھیں اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں سہارا ہتھیلیوں پر ہو اور نگاہ ناک پر رکھیں پھر اطمینان کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی کہیں۔ (اس میں بھی کم سے کم تین اچھا ہے اور سب سے اچھا سات مرتبہ کہنا ہے)۔

جلسہ:

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ سے سر اٹھائیں اور اطمینان سے بیٹھیں اس بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ اب دونوں ہاتھوں کو رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھیں اس طرح کہ انگلیاں قبلہ کی طرف رہیں ان کا رخ نیچے کی طرف نہ ہو پھر اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے (دوسرے) سجدے میں جائیں پھر پہلے سجدے کی طرح اطمینان کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰی پڑھیے۔ پھر اس کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے ٹیک لگائے بغیر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ (یہ ایک رکعت ہوگئی)۔

اب دوسری رکعت میں ثناء یعنی سبحانک اللھم اور تعوذ یعنی اعوذ باللہ نہ

پڑھیں۔ اس کے علاوہ بسم اللہ سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر پھر پہلی رکعت کی طرح یہ دوسری رکعت پوری کریں۔

تشہد

اب دوسری رکعت کے بعد بیٹھیں اس کو تشہد کہتے ہیں اب بیٹھنے کے بعد تشہید پڑھیں: ﴿" اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتَهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ﴾[1]۔ جب لا پر پہنچے تو دائیں ہاتھ کی بیچ والی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنائیں اور شہادت کی انگلی اٹھا کر اشارہ کریں پھر جب الا اللہ کہیں تو انگلی گرادیں مگر پوری نہیں گرائیں بلکہ تھوڑی سی اونچی رکھیں۔

اس کے بعد درود شریف پڑھیں ﴿"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ﴾"

پھر دعا پڑھیں ﴿"رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

---

[1] (بخاری ج ا ص ۱۱۵، مسلم ج ا ص ۱۷۳)

سلام

پھر ﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ﴾ کہتے ہوئے دائیں جانب سلام پھیریں اور نظروں کو مونڈھوں پر رکھیں پھر اسی طرح ﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ﴾ کہتے ہوئے بائیں جانب سلام پھیریں اور نظریں مونڈھوں پر رکھیں۔

پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد اللہ اکبر کہیں تین مرتبہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ کہیں اگر ایسی نماز ہو جس کے بعد سنتیں ہوں تو یہ دعا پڑھے ﴿اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ﴾

نماز کے بعد کے معمولات

اس کے بعد سنتیں پڑھیے۔ اگر ایسی نماز ہے جس کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور ظہر کی نماز ہو تو اس کے بعد چند اعمال کیجئے۔

(۱) جو اعمال پہلے بتائے ہیں اللہ اکبر تین مرتبہ استغفار پڑھنا ان کے بعد یہ پڑھیئے۔

☆ ...... آیۃ الکرسی پڑھیے، حدیث میں اس کی بڑی فضیلت آتی ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کے اور جنت کے درمیان موت حائل ہے۔[۱]

☆ ......سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھیئے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ایک

---

[۱] (عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی رقم)

صحابی عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد ان سورتوں کو پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ [۱]

☆......۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ، ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھئے۔ جو شخص نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھے پھر لا الٰہ آخر تک اس کے گناہ اگر چہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں، معاف کر دیئے جائیں گے۔ [۲]

☆......﴿لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَـهٗ لَـهُ الْمُلْكُ وَلَـهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ پڑھیئے

☆......﴿أَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ﴾ تک پڑھیئے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ [۳]

پھر دعا مانگئے۔

---

[۱] (عمل الیوم، واللیلہ للنسائی) [۲] (ابوداؤد:۱/۲۱۳) [۳] (ابوداؤد:۱/۲۲۰)

جماعت کا بیان

پیارے بچو! جماعت سے نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ بہت سارے لوگ مل کر نماز پڑھیں تو اس سے نماز کے قبول ہونے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سے رحمت اور قبولیت حاصل ہونے کی زیادہ امید ہے۔ اسی لئے ہمارے پیارے نبی ﷺ نے جماعت سے نماز پڑھنے کے بہت فضائل بیان فرمائے ہیں اور جماعت سے نماز نہ پڑھنے پر بہت ہی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔

پیارے بچو! نماز جماعت سے پڑھنی چاہیے۔ اگر آپ کی عمر ابھی مسجد جا کر نماز پڑھنے کی نہیں تو خیر کوئی بات نہیں گھر میں ہی امی کے ساتھ نماز پڑھیں۔ مگر جب آپ بڑے ہونے لگیں یعنی آپ کی عمر ۸ یا ۹ سال ہو تو آپ ابو جان کے ساتھ مسجد جانے کی ابھی سے عادت بنائیں تاکہ آئندہ جماعت سے نماز پڑھنا آپ کے لئے آسان ہو جائے۔ اب ہم آپ کو جماعت سے نماز پڑھنے کے کچھ فضائل بتاتے ہیں تاکہ آپ خوب شوق سے جماعت سے نماز پڑھنے کی عادت بنائیں اور ہمیشہ جماعت سے نماز پڑھیں۔ اب آپ غور سے جماعت سے نماز پڑھنے کے فضائل سنیئے۔

جماعت کے فضائل

☆...... جماعت کی نماز کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے۔ ۱

☆...... اکیلے نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ (کہ ایک امام ہو اور دوسرا مقتدی) نماز پڑھنا بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ اور بھی بہتر ہے جماعت جتنی زیادہ ہوگی وہ اللہ تعالیٰ کو اتنی ہی پسند ہے۔ ۲

☆...... جو لوگ اندھیروں میں نماز کے لئے (مسجد) جاتے ہیں ان کے لئے قیامت کے دن پورے نور کی خوشخبری ہے (کہ ان کو قیامت کے دن پورا نور ملے گا) ۳ ۔ایک حدیث میں ہے کہ وہ لوگ قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہوں گے اور بے فکر ہوں گے اور (دوسرے) لوگ گھبراہٹ میں ہوں گے۔ ۴

☆...... جو شخص عشاء کی نماز جماعت سے پڑھے اور فجر کی نماز جماعت سے پڑھے تو اس کو ساری رات عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ ۵

☆...... جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے لئے جائے تو وہ ایسا ہے جیسے گھر سے احرام باندھ کر حج کے لئے جائے۔ ۶

☆...... جو گھر سے وضو کر کے نماز کے لئے جائے تو اس کو ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے اور ایک گناہ معاف ہوتا ہے۔اور جب تک وہ باوضو بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس

---

۱ (بخاری:۱/۹۰) ۲ (ابوداؤد:۱/۸۲) ۳ (ابن ماجہ) ۴ (فضائل اعمال،ص:۳۴۳)
۵ (فضائل اعمال:۳۴۳) ۶ (فضائل اعمال،ص:۳۴۳)

کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔

☆ ......مشقت کے وقت وضو کرنا، مسجد کی طرف قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ [1]

☆ ......ایک حدیث میں ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر ان کا ثواب لوگوں کو معلوم ہو جائے تو وہ ان کو لڑ کر حاصل کریں گے (یعنی ان کا ثواب اتنا زیادہ ہے کہ ان کو حاصل کرنے کے لئے لڑنا بھی پڑے تو لڑیں) ۱- اذان کہنا، ۲- جماعت کی نماز کے لئے دوپہر کو جانا، ۳- پہلی صف میں نماز پڑھنا [2]

☆ ......جو شخص چالیس دن تک تکبیر اولیٰ (یعنی امام کی پہلی تکبیر جس سے نماز شروع ہوتی ہے اس) کے ساتھ نماز پڑھے گا تو اس کو دو پروانے (تحفے) ملتے ہیں۔ ۱- جہنم سے آزادی، ۲- نفاق سے بَری ہونا۔ [3]

پیارے بچو! آپ نے یہ فضائل سنے جماعت سے نماز پڑھنا کتنی فضیلت کی بات ہے۔ اسلئے آپ بھی کوئی نماز بغیر جماعت کے نہیں پڑھیں۔

---

[1] (جامع صغیر، فضائل اعمال، ص:۳۴۳) [2] (جامع صغیر، فضائل اعمال، ص:۳۴۳)
[3] (ترمذی فضائل اعمال ص ۳۴۰)

جمعہ کا بیان

پیارے بچو! آپ اپنے ابو جان، بھائی جان کے ساتھ نہا دھو کر اچھے اچھے کپڑے پہن کر اور خوب تیار ہو کر جمعہ پڑھنے جاتے ہیں۔ لیکن کیا آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ دن مسلمانوں کے لئے کتنا قیمتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ دن کتنی فضیلت والا ہے۔ چلیں ہم آپ کو جمعہ کے بارے میں کچھ اچھی اچھی باتیں بتاتے ہیں، غور سے سنیں۔

پیارے بچو! جمعہ کا دن اسلام کی بڑی نشانیوں میں سے ہے۔ ہم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں ان میں بھی جمعہ کا دن ہی محترم اور عبادت کے لئے خاص تھا۔ مگر بعض قوموں نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ناشکری کی اور اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے دوسرا دن عبادت کے لئے مخصوص کر دیا۔ اس لئے بعض قوموں کے لئے ہفتہ اور بعض قوموں کے لئے اتوار کا دن مقرر کیا۔ لیکن ہمیں ہمارے پیارے نبی ﷺ کی برکت سے دوبارہ اپنا پسندیدہ دن عطا فرمایا۔ اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا شکریہ ادا کریں اور جمعہ کے دن خوب عبادت کا اہتمام کریں۔

پیارے بچو! اب آپ یقیناً یہ بات سوچ رہے ہوں گے کہ آخر جمعہ کے شکریہ کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیے تا کہ آپ اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکیں اور وہ کون

سے اعمال اور آداب ہیں جن کے کرنے سے اس نعمت کا شکریہ ادا ہو۔ ہم آپ کی یہ مشکل آسان کر دیتے ہیں اور آپ کو بتاتے ہیں کہ ہمیں اس موقع پر ہمارے پیارے نبی ﷺ نے کون سے اعمال اور کیا آداب بتائے ہیں۔ لیکن ذرا ٹھہریئے جمعہ کے آداب سے پہلے کچھ جمعہ کے فضائل سن لیجئے تا کہ آپ کو اس دن کی اہمیت بھی معلوم ہو اور ان فضائل کے معلوم ہونے سے آپ آداب پر بھی خوب شوق سے عمل کریں۔

جمعہ کے فضائل

☆...... جمعہ کا دن سارے دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں عیدالفطر و عیدالاضحیٰ سے بھی زیادہ اس کی عظمت ہے۔ ۱

☆...... جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ ۲

☆...... جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے۔ ۳

☆...... جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جو بھی اس میں دعا کرتا ہے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ ۴

☆...... امام احمد رحمۃ اللہ جو ایک بڑے امام ہیں وہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی رات شب قدر سے بھی بعض وجوہ سے افضل ہے۔ ۵

---

۱ (مشکوۃ:۱۲۰)　۲ (مشکوۃ:۱۲۱)　۳ (احیاء العلوم، بہشتی گوہر، ص:۷۴)　۴ (مشکوۃ:۱۱۹)
۴ (مشکوۃ:۱۱۹)　۵ (اشعۃ اللمعات، بحوالہ بہشتی گوہر، ص:۷۳)

☆...... جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو عذاب قبر سے محفوظ رکھتے ہیں۔ [1]

☆...... جمعہ کے دن ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ زیادہ ملتا ہے۔ [2]

☆...... جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے وہ موت سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھے گا۔ [3]

☆...... سعید بن المسیب ایک بزرگ ہیں وہ فرماتے ہیں جمعہ کا دن اللہ تعالیٰ کے ہاں نفلی حج سے بہتر ہے۔ ایک حدیث میں جمعہ کو فقراء علماء صلحا کے لئے عید کا دن ہے۔

جمعہ کے آداب

ہر مسلمان کو جمعہ کی تیاری جمعرات سے ہی کرنا چاہئے۔ جمعرات کی عصر کے بعد استغفار زیادہ کر لینا چاہئے۔ جمعہ کے دن پہننے کے کپڑے علیحدہ کر کے رکھ لے۔ خوشبو وغیرہ کا اہتمام بھی جمعرات ہی کو کرنا چاہئے تاکہ جمعہ کے دن ان کاموں میں مشغول نہ ہونا پڑے۔ بزرگوں سے منقول ہے کہ جمعہ کا دن سب سے زیادہ ثواب اس کو ملے گا جو اس کا منتظر رہتا ہے اور اس کا اہتمام جمعرات سے کرتا ہے۔

☆...... جمعہ کے دن غسل کرنا چاہئے۔ جمعہ کے دن غسل سنت مؤکدہ ہے۔ بہترین غسل وہ ہے کہ اسی سے جمعہ پڑھا جائے۔ (یعنی غسل کے بعد دوبارہ وضو نہ

---

[1] (مشکوٰۃ:۱۲۱)　[2] (مرقاۃ:۲/۲۳۷)　[3] (ترغیب:۲/۵۰۱)

کرنا پڑے)

☆......صاف ستھرا لباس پہن کر جانا چاہئے اچھی بات یہ ہے کہ لباس سفید ہو۔

☆......جمعہ کے دن نیا لباس پہننا بھی سنت ہے۔

☆......عمامہ پہن کر جانا چاہیے۔

☆......خوشبو لگا کر جانا چاہیے۔

☆......مسواک کرنا چاہئے۔

☆......جمعہ کے لئے مسجد جلدی جانا چاہئے۔ حدیث میں جلدی جانے کا بڑا ثواب ہے کہ جو سب سے پہلے جائے اس کو اونٹ کی قربانی کا ثواب ملتا ہے پھر جو اس کے بعد آئے گا اور پھر جو اس کے بعد جائے اس کو مرغی اور پھر جو اس کے بعد آئے اس کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

☆......جمعہ کے دن ناخن کاٹنا چاہئے۔

☆......پیدل چل کر جانا چاہئے ہر قدم پر ایک سال روزے رکھنے کا ثواب اور رات بھر نفلیں پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

☆......جمعہ کے دن سورۃ کہف پڑھنا چاہئے حدیث میں جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کا بڑا ثواب آیا ہے کہ سورۂ کہف پڑھنے والے کے لئے عرش کے نیچے سے آسمان کے برابر ایک نور ظاہر ہوگا جو قیامت کے اندھیرے میں اس کے کام آئے گا، اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ معاف کردیئے

جائیں گے۔

شب جمعہ میں سورہ یسین یا سورہ دخان پڑھنا چاہئے حدیث میں آیا ہے کہ جو سورۃ یسین یا سورہ دخان شب جمعہ میں پڑھے گا اس کی صبح اس حال میں ہوگی کہ اس کی مغفرت کردی گئی ہوگی۔

☆...... جمعہ کے دن استغفار زیادہ کرنا چاہئے۔

☆...... جمعہ کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنا حدیث میں جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے کو بہت فضائل آتے ہیں۔

☆...... جمعہ کے دن قبرستان جانا، جمعہ کے دن دوسرے دنوں کے مقابلے میں قبرستان جانا افضل ہے۔ [1]

[1] (مرقاۃ:۴/۱۱۵)

مختلف اوقات کی دعائیں

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی نعمتیں عطا فرمائیں ہیں۔ ہمیں کھانے کیلئے کھانا عطا فرمایا، پہننے کیلئے کپڑے دیئے، چلنے کیلئے پاؤں دیئے کام کرنے کیلئے ہاتھ دیئے، دیکھنے کیلئے آنکھیں دیں اسی طرح ہمیں پیار کرنے والے ماں باپ، بہن بھائی اور دوسرے بہت سے رشتہ دار دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی طرح ہمیں مختلف اوقات میں مختلف نعمتیں عطا فرماتے رہتے ہیں۔

پیارے بچو! جس اللہ نے ہمیں ایسی پیاری پیاری نعمتیں عطا فرمائی ہیں ہمیں چاہیے کہ ہم ان پر اللہ کا شکریہ ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس شکریہ سے اتنا خوش ہوتے ہیں کہ جن نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے ان نعمتوں کو بڑھا دیتے ہیں۔ پیارے بچو! اسی طرح ہمارے پیارے اللہ تعالیٰ ناشکری سے بہت ناراض ہوتے ہیں یہاں تک کہ کبھی جس چیز پر ناشکری کی جاتی ہے چھین لیتے ہیں۔ بھئی اللہ تعالیٰ ایسے پیارے جنہوں نے بغیر مانگے ہمیں بہت ساری نعمتیں عطا فرمائی ہیں اب اگر ہم ان کی ناشکری کریں یہ تو ناراضگی کی بات ہے نا۔

پیارے بچو! بالکل ناشکری نہیں کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سب سے بری چیز ہے بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کو خوش کیجئے گا سب سے

بڑی چیز اللہ تعالیٰ کی خوشی کا حاصل ہونا ہے۔

پیارے بچو! ان نعمتوں کے شکریہ کے آداب اور طریقہ ہم آپکو بتا چکے ہیں۔ اب مختلف اوقات میں جو نعمتیں حاصل ہوتی ہیں یا کوئی بات پیش آتی ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کے پیارے نام کو کیسے لیا جائے تا کہ شکریہ ادا ہو اور اللہ تعالیٰ سے اس موقع کی بھلائی کیسے طلب کی جائے اور اس موقع کی برائی سے کیسے پناہ مانگی جائے؟ اس موقع پر ہمیں پیارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی دعائیں بتائیں ہیں۔ جن کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کا شکریہ بھی ادا ہو اور اس وقت کی بھلائی حاصل ہو اور برائی سے پناہ ملے۔ اسکے لئے اب ہم آپکو مختلف اوقات کی دعائیں بتاتے ہیں۔ آپ ان دعاؤں کو سنیئے ان کو یاد کیجئے اور ہر موقع کی دعا اس موقع پر پڑھئے تا کہ آپکو بھی اس موقع کی بھلائی ملے اور برائی سے حفاظت رہے۔ اب غور سے سنئے۔

سورج نکلنے کے وقت کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! سورج کا نکلنا ایک نئے دن کے شروع ہونے کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیکیاں سمیٹنے کے لئے ایک اور دن عطا فرمایا ہے اسکے شکریہ کیلئے ہمیں کونسی دعا پڑھنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج نکلتا تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

﴿"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ یُهْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا"﴾

''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جنہوں نے ہمیں آج کا دن دکھایا اور ہمیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہیں کیا۔''

آپ بھی اس دعا کو یاد کریں اور سورج نکلتے وقت روزانہ پڑھا کریں۔

جب بازار جائیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! پیارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بازار اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے بری جگہ ہے۔ [1] علماء فرماتے ہیں: بازار شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ [2]

پیارے بچو! اس لئے بازار میں ضرورت کے بغیر نہیں جانا چاہیے۔ ضرورت کے بغیر بازار جانا وہاں گھومنا پھرنا اچھی بات نہیں ہے اچھے بچے ایسا نہیں کرتے۔ اگر ضرورت کیلئے جانا ہو تو ضرورت کے پورا ہونے کے بعد فوراً واپس آجانا چاہیے۔

پیارے بچو! بازار کا ماحول اچھا نہیں ہوتا ہے۔ اس موقع پر بازار کی برائی اور بازار میں جو کچھ ہے اسکی برائی سے بچنے کیلئے اور وہاں کی بھلائی اور وہاں جو کچھ بھلائی ہے اس کے حاصل کرنے کیلئے کونسی دعا پڑھنی چاہیے۔ اس موقع پر ہمیں پیارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔

﴿ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَيرِ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَأَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ السُّوقِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا،

[1] (مشکوٰۃ ص ۶۸) [2] (فتوحات ربانیہ ۶/۱۹۱)

وَأَعُوْذُبِکَ اَنْ اَصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْناً فَاجِرَةً أَو صَفْقَةً خاسِرَةً''

''میں اللہ تعالیٰ کا نام لے کر بازار میں داخل ہوتا ہوں، اے اللہ!
میں آپ سے اس بازار کی خیر و برکت اور اس بازار میں جو کچھ
ہے اسکی خیر و برکت کو طلب کرتا ہوں، اور اس بازار کی برائی اور
جو کچھ اس بازار میں ہے اسکی برائی سے پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ
! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں کوئی جھوٹی قسم کھاؤں یا کوئی
نقصان کا معاملہ کروں''۔

پیارے بچو! کتنی اچھی دعا ہے آپ بازار میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیا کریں۔ اس دعا کو بازار میں داخل ہونے سے پہلے پڑھنا چاہیے [1] (لیکن اگر بھول جائیں تو پھر بھی پڑھ لینا چاہیے تاکہ عادت رہے)

بازار میں کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! جب آپ بازار میں چلے جائیں تو بازار کی تاریک فضاؤں میں بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو بازار میں بھی یاد کرے اللہ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں اور اسکو بہت نیکیاں اور انعام عطا فرماتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بازار میں پڑھنے کی ایک دعا سکھائی ہے جسکی بڑی فضیلت ہے۔

[1] (فتوحات ربانیہ ٦/١٩٠، ١٩١)

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّایَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ، وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝﴾

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اپنی ذات وصفات میں اکیلے ہیں۔ ان ہی کیلئے (سارے عالم کی) بادشاہی ہے۔ تمام تعریفیں بھی ان ہی کیلئے ہیں۔ وہی (جسکو چاہتے) زندہ کرتے ہیں اور وہی (جسکو چاہتے ہیں) مارتے ہیں اور وہ خود ایسے زندہ ہیں کہ ان کیلئے موت نہیں ہے۔ ساری بھلائیاں ان کے قبضہ قدرت میں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہیں''۔

پیارے بچو! جو شخص بھی بازار میں یہ دعا پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو دس لاکھ نیکیاں عطا فرماتے ہیں، دس لاکھ گناہ معاف کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں۔ [1]

پیارے بچو! ہمیں امید ہے کہ آپ بازار میں ان دعاؤں کو پڑھنا نہیں بھولیں گے شاباش۔ پیارے بچو! چلیں اس موقع پر ہم آپ کو بازار جانے کے کچھ آداب بتاتے ہیں۔

☆...... بازار میں داخل ہونے سے پہلے نمبر ۱۔ دعا پڑھنی چاہئے۔

---

[1] (ابن ماجہ ص۱۶۱، ترمذی ۱/۱۸۱)

☆......دعا بلند آواز سے پڑھنا چاہئے تا کہ دوسروں کو بھی یاد آجائے۔ [1]

☆......بازار میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

☆......بازار سے کچھ نہ کچھ گھر والوں کیلئے خرید کر لانا چاہیے۔اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ [2]

آئینہ دیکھ کر کونسی دعا کرنی چاہیے

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے انسان کو دو چیزوں سے ملا کر بنایا ہے۔ایک تو انسان کی ظاہری شکل وصورت ہے دوسرے انسان کی سیرت وکردار ہے (یعنی اس کے اخلاق،لوگوں سے اچھا سلوک وغیرہ) انسان کے اچھا ہونے کیلئے ان دونوں چیزوں کا اچھا ہونا ضروری ہے۔

پیارے بچو! انسان کی ظاہری شکل تو ساری مخلوق سے اچھی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ "ہم نے انسان کو (شکل وصورت کے) بہترین سانچے میں بنایا ہے۔" لیکن انسان کی سیرت، کردار کے اچھا ہونے کیلئے محنت اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی ضرورت ہے۔آئینہ دیکھتے وقت آدمی جب اپنی ظاہری شکل وصورت درست کرتا ہے تو اس وقت ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے سیرت وکردار کے اچھا ہونے کیلئے بھی دعا سکھائی ہے۔اسلئے آپ اسکو یاد کرکے آئینے دیکھتے وقت ضرور پڑھا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ہماری شکل

[1] (فتوحات ربانیہ ۶/۱۹۰،۱۹۲) [2] (مسند فردوس ۱/۱۶۸)

وصورت کواچھا بنایا ہے اسی طرح ہمارے کردار اور اخلاق کو بھی اچھا بنادیں۔

﴿ اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ ﴾

"اے اللہ جس طرح آپ نے میری صورت اچھی بنائی اسی طرح میری سیرت بھی اچھی بنادیجئے"۔

احسان کرنے والے کو کیا دعا دینی چاہیے

پیارے بچو! "بزرگوں کا مقولہ ہے کہ "انسان احسان کا غلام ہوتا ہے"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس پر احسان کیا جاتا ہے وہ احسان کرنے والے کا ایسا شکر گزار ہوتا ہے جیسا کہ غلام اپنے آقا کا شکر گزار ہوتا ہے۔ بچو! حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک بڑے صحابی ہیں اور مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں وہ فرماتے ہیں: "جو مجھے ایک حرف بھی سکھائے تو میں اسکا غلام ہوں وہ (اسکے بدلے) چاہے مجھے بیچ دے چاہے آزاد کرلے"۔[1]

جب کوئی ہم پر احسان کرے تو ہمیں اس موقع پر کیا کرنا چاہیے تاکہ اسکی شکر گزاری ہو۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس موقع پر یہ دعا پڑھنی سکھائی ہے۔

﴿ "جَزَاکَ اللّٰهُ" ﴾

"اللہ تعالیٰ تمہیں اس احسان کے بدلے میں بہترین بدلہ عطا فرمائیں"۔

---

[1] (تعلیم المتعلم)

پیارے بچو! حدیث میں آتا ہے کہ جس نے احسان کرنے والے کو یہ دعا دی تو اس نے تعریف کرنے (اور شکریہ ادا کرنے) کا حق ادا کردیا۔[1]

اسلئے جب بھی کوئی کسی قسم کا بھی احسان آپ پر کرے تو اسکو یہ دعا دینا نہ بھولئے شاباش۔

جب خود کسی پر احسان کریں تو کیا کرنا چاہیے

پیارے بچو! ہم نے آپکو اوپر جو دعا بتائی ہے وہ تو اس وقت پڑھنے کی ہے جب آپ پر کوئی احسان کرے اب ہم آپکو جب آپ کسی پر احسان کریں اس وقت کے آداب بتاتے ہیں۔غور سے سنیں۔

☆......جب آپ کسی پر احسان کریں تو جس پر احسان کریں خود بھی اسکے شکر گذار اور احسان مند ہوں کہ اس بھائی نے آپکو نیکی کمانے کا موقع دیا اگو وہ کسی دوسرے کے پاس جاتا تو آپ کو احسان کرنے کی نیکی کا ثواب نہیں ملتا۔

☆......اس احسان کا تذکرہ دوسرے کے سامنے نہیں کرنا چاہیے۔اس سے اس کو تکلیف ہوسکتی ہے۔اور خود آپکے دل میں ریا (دکھاوا) پیدا ہوکر آپ کا عمل ضائع ہوسکتا ہے۔

☆......اسی طرح اس بھائی کے سامنے بھی احسان کا تذکرہ نہیں کرنا چاہئے اسی طرح اس پر احسان نہ بھی نہ جتانا چاہئے اس سے عمل ضائع ہوجاتا ہے۔اللہ تعالیٰ

---

[1] (عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رقم ص ۲۷۰)

نے اس سے منع فرمایا ہے۔

☆......جس پر احسان کیا ہے اس سے احسان کے بدلے میں شکریہ اور کسی احسان کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایسے لوگوں کی تعریف فرمائی ہے جو احسان کے بدلے میں کسی قسم کا بدلہ اور شکریہ طلب نہیں کرتے ہیں۔ ہم آپکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قصہ سناتے ہیں جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ تھیں ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے لوگوں میں گوشت تقسیم کیا۔ جب خادمہ گوشت دے کر واپس آتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان سے پوچھتیں: لوگوں نے کیا کہا؟ تو خادمہ کہتیں لوگوں نے ''بَارَكَ اللّٰه'' کہا۔ اسکے جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتیں ''فیھم بارک اللہ'' پھر فرماتیں جو دعا انہوں نے ہمیں دی ہم نے بھی ان کو دی اب گوشت کی تقسیم کا ثواب ہمارے لئے رہ گیا۔[1]

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو دعا انہوں نے دی اور ہم نے بھی اسکے بدلے میں ان کو دعا دی اب جو گوشت کا ثواب تھا وہ خالص ہمارے لیئے باقی رہ گیا کیونکہ ہمیں بدلہ مخلوق سے نہیں چاہئے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں۔ پیارے بچو! اسلیئے صرف اللہ تعالیٰ ہی سے بدلے کی امید رکھنی چاہیے۔

[1] (نسائی سنن کبریٰ ۶/۸۳ ابن سنی رقم ص ۲۷۸)

جب کوئی تکلیف دہ چیز دور کرے تو اسکو کیا دعا دینی چاہیے

پیارے بچو! کسی مسلمان سے کوئی تکلیف دہ چیز دور کرنا بڑے ثواب کی بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ایمان کا آخری درجہ ہے۔[1] اسی طرح مسلمانوں سے ہر قسم کی تکلیف کو دور کرنا اخلاق اور شریعت کی چاہت ہے۔

اگر کوئی مسلمان کسی سے کوئی تکلیف دہ چیز کو دور کرے تو اس موقع پر تکلیف دور کرنے والے کو کونسی دعا دینی چاہیے ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ دعا سکھائی ہے۔

﴿"مَسَحَ اللّٰهُ عَنْكَ مَاتَكْرَهُ"﴾ [2]

"اللہ تعالیٰ تم سے تمہاری تکلیف دہ اور ناپسندیدہ چیز کو دور کردیں

جب کسی مصیبت زدہ کو دیکھیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! انسان کا صحیح وسالم اور صحت مند ہونا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اسپر خوب شکر ادا کرنا چاہیے۔ اپنی ضروریات اور کام کاج میں کسی کا محتاج نہ ہونا ایک بڑی قیمتی نعمت ہے۔ اسپر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہنا اللہ تعالیٰ کیا چھے بندوں کی عادت ہے۔ اسی طرح ان نعمتوں کا ہمیشہ رہنا بھی ایک بڑی نعمت ہے اسلئے انسان کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے صحت وعافیت کی دعا کرنی چاہیے۔

---

[1] (مشکوٰۃ ص ۱۲) [2] (ابن سنی رقم ۲۸۱)

پیارے بچو! اگر آپ کسی معذور آدمی کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس معذوری سے آپکو بچایا اور اس موقع اللہ تعالیٰ سے صحت وعافیت کے کے مانگنے اور ہمیشہ رہنے کیلئے یہ دعا پڑھیں۔

﴿ اَلْحَمْدُللهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّاابْتَلَاکَ بِهٖ ، وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا﴾ ۱

''تمام تعریفیں اور شکر اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جنہوں نے مجھے اس پریشانی سے بچایا۔ جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت ساری مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔''

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی معذور کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ جب تک زندہ رہے گا اس مصیبت و پریشانی میں مبتلا نہیں ہوگا۔

پیارے بچو! کتنی اچھی دعا ہے۔ اگر آپ نے کسی معذور کو دیکھا نہیں بلکہ کسی کے بارے میں سنا تو بھی یہ دعا پڑھ سکتے ہیں۔ ۲

یہ دعا آہستہ پڑھنی چاہیے تا کہ وہ معذور بھائی نہ سن سکے کیونکہ سننے سے اسکو تکلیف ہوگی۔ ۳

۱ (ابن ماجہ ص ۲۷۷ ترمذی ۲/۱۸۶، ۱۸۷) ۲ (مرقاہ ۲۰/۰) ۳ (فتوحات ربانیہ ۶/۱۸۲، ۱۸۷)

جب کوئی پسندیدہ یا ناپسندیدہ چیز پیش آئے تو کونسی دعا پڑھنا چاہیے

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ کی ہزاروں نعمتیں ہم پر دن رات برستی رہتی ہیں۔ ہم روزانہ ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ روزانہ ہم اپنے ہاتھ پاؤں، آنکھ، کان، دل، دماغ اور تمام اعضا سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ایسے ہی ان سے کھانا، پینا، سونا، چلنا پھرنا، سونا سوچنا سمجھنا اور بہت سے کام کرتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ہم سے ایک دن بھی کوئی نعمت چھین لیں کہ آج بولنا بند، کل کھانا بند، پرسوں چلنا بند، اسی طرح ایک دن دیکھنا بند ہو جائے تو کتنا مشکل ہو جائے۔

پیارے بچو! ایسے پیارے اللہ تعالیٰ جو ہمیں روزانہ نعمتیں دیتے ہیں کبھی کبھی اپنے بندوں کو آزمانے کیلئے کہ یہ صرف نعمتوں پر شکرادا کرتے ہیں یا تکلیف آئے تو بھی اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے ہیں اور اس تکلیف پر صبر کرتے ہیں۔ تکلیف بھیجتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ یہ بندے اس تکلیف پر کیا کرتے ہیں اگر بندے اس پر صبر کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر خوش ہو کر اپنے بندوں کو انعام عطا فرماتے ہیں اور انکے گناہوں کو بھی معاف کر دیتے ہیں۔ اسی لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی بھی عجیب شان ہے اس کے ہر معاملے میں خیر ہوتی ہے اگر کوئی اچھی بات پیش آتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے یہ اس کے لئے خیر ہے اگر کوئی بری بات پیش آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے یہ بھی اسکے لئے خیر ہے۔[1]

---

[1] (مسلم ۲/۴۱۳)

دیکھا بچو! آپ نے ہمارے اللہ تعالیٰ کتنے پیارے ہیں کہ نعمتیں تو دیتے ہی ہیں اگر تکلیف پیش آئے تو اسپر بھی اتنے سارے انعامات دیتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ سے انعامات لینے کیلئے ہمیں اچھی بات کے پیش آنے اور بری بات کے پیش آنے پر کیا کرنا چاہیے؟ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کیا طریقہ بتایا ہے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔

جب کوئی پسندیدہ بات پیش آئے تو ہمیں یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿"اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَات"﴾ [1]

"تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں جن کے فضل و انعام ہی سے نیک کام پورے ہوتے ہیں"۔

پیارے بچو! اچھی بات کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات ہو جس کے پیش آنے سے آپ کو خوشی ہو جیسے آپ نے امتحان میں خوب محنت کی اور اب اول آنے کے منتظر ہیں تو آپ اول آگئے یا آپ بھوک کی حالت میں گھر میں داخل ہوئے دیکھا کہ دستر خوان لگا ہوا ہے آپکو کسی چیز کی ضرورت تھی تو ابو وہ چیز آپکے لئے لے آئے۔ اسی طرح اور بھی وہ باتیں جس سے آپ کو خوشی ،ہو تو آپ فوراً یہ دعا پڑھیں۔ شاباش۔

جب کوئی ناپسندیدہ بات پیش آئے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے

﴿"اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ"﴾

---

[1] (حصن حصین ص۲۲۲)

"ہر حال میں اللہ تعالیٰ ہی کا شکر ہے" [1]

پیارے بچو! ناپسندیدہ بات کا مطلب یہ ہے کہ جس بات سے آپکو تکلیف ہو خوشی نہ ہو جیسے آپ نے امتحانوں میں خوب محنت کی اور آپ اول آنے کے منتظر تھے لیکن آپ دوم یا سوم آگئے تو اس سے آپکو تکلیف ہوئی یا آپکو بہت بھوک لگ رہی تھی اور امی نے کہا: کھانے میں دیر لگے گی اب آپکو پریشانی ہوگئی ایسے ہی آپنے ابو سے کوئی چیز منگوائی تھی لیکن ابو بھول کر آگئے۔ اس سے بھی آپکو تکلیف ہوگی اب ایسے موقع پر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

پیارے بچو! اس دعا کے ساتھ ساتھ صبر بھی کرنا چاہیے غصہ کرنا، منہ بنانا، زبان سے کچھ کہنا اس سے بچنا چاہیے اچھے بچے ایسا نہیں کرتے اور اس سے ثواب بھی کم ہو جاتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ "جو کسی تکلیف کے پہنچتے ہی برداشت کرے کچھ برا بھلا نہ کہے اور خاموش ہو کر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اسکو جنت عطا فرماتے ہیں اس لئے صبر کرنا اور اس دعا کو پڑھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے بہتری کی امید کرنی چاہیے۔

جب کسی مسلمان بھائی کو ہنستا ہوا دیکھیں تو اسکو کونسی دعا دینی چاہئے

پیارے بچو! ہنسنا خوشی کی علامت ہے۔ کسی مسلمان بھائی کو ہنستا ہوا دیکھیں تو اسکو کیا دعا دینی چاہیے تاکہ وہ ہمیشہ خوش وخرم رہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ

---

[1] (حصن حصین ص ۲۲۲)

تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں اس موقع پر کونسی دعا سکھائی ہے۔ ہر وقت ہنسنا بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ پہلے ہم آپکو کسی کو ہنستا ہوا دیکھ کر پڑھنے کی دعا بتاتے ہیں پھر ہنسی کے کچھ آداب بتاتے ہیں تا کہ آپکو معلوم ہو کتنا ہنسنا اچھا ہے اور ہنسی کا کیا طریقہ ہے پہلے دعا سنیں۔

جب کسی مسلمان بھائی کو ہنستا ہوا دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں:

﴿ "اَضْحَکَ اللّٰهُ سِنَّکَ" ﴾ [1]

"اللہ تعالیٰ تمہیں ہمیشہ ہنستا ہوا خوش وخرم رکھے"

اب ہم آپکو ہنسنے کے کچھ آداب بتاتے ہیں۔

[1] (ادب المفرد رقم ۱۲۳۱)

ہنسنے کے آداب

پیارے بچو! ایک بات تو یہ ذہن میں رکھیں کہ زیادہ ہنسنا ہر وقت ہنستے رہنا کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اس سے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اور یہ فرمایا کہ اس سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے غفلت پیدا ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے آدمی اپنے ضروری کام بھی نہیں کر سکتا ہے۔

ہاں کبھی کبھی ہنسنے میں کوئی حرج نہیں ہے نہ ہی کبھی کبھی ہنسنا کوئی بری بات ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر اوقات فکرمند رہتے تھے مگر کبھی کبھی صحابہؓ کے ساتھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہنسنا مسکرانا بھی ثابت ہے۔ اب آپ کس طرح ہنستے تھے اور ہنسی کے کیا آداب ہیں تاکہ ہمارا ہنسنا بھی غفلت اور بھول کا سبب نہ بنے اسکے لئے ہمیں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے طریقے اور آداب کو جاننا ضروری ہے تاکہ ہم اس پر عمل کر سکیں۔ چنانچہ ہنسنے کے چند آداب یہ ہیں۔

☆......پہلی بات تو یہ ہے کہ زیادہ ہنسنے سے بچنا چاہیے۔

☆......اگر ہنسنا ہو تو اتنی زور سے ہنسنا کہ ہنسنے سے زوردار آواز نکلے جیسے قہقہہ ہوتا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسطرح نہیں ہنستے

---

[1] (مشکوۃ:۴۱۵)

تھے[1] یہ تو بری بات ہے۔

☆......ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہنستے تو منہ پر ہاتھ رکھتے تھے۔[2]

☆......اسی طرح پیارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھلکھلا کر نہیں ہنستے تھے۔[3]

☆......ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت ہنسنے کی کم اور مسکرانے کی زیادہ تھی۔[4]

اس سے معلوم ہوا کہ ہنسنے کے موقع پر اگر مسکرانے پر ہی اکتفاء کریں تو زیادہ اچھا ہے۔ لوگوں سے مسکرا کر ملنا چاہیے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے بھی صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

جب مرغ کی آواز سنیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! آپ نے مختلف جانوروں کو بولتے ہوئے سنا ہوگا۔ پیارے بچو! یہ جانور یونہی بے کار نہیں بولتے ہیں بلکہ بعض اوقات انکی آواز بھلائی اور برائی کے اوقات ہوتے ہیں۔ اسلئے کس جانور کے آواز نکالنے کا وقت بھلائی اور کس کا وقت برائی کا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کس جانور کے بولنے کے وقت کونسی دعا کرنی سکھائی ہے اور کونسا وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہے اور کونسا وقت شیطانی اثرات کا ہے۔ اب ہم آپ کو وہ دعائیں بتاتے ہیں۔

---

[1] (طبرانی، کنز العمال ۵۲/۷) [2] (جامع صغیر، شمائل کبریٰ ۱۹۵/۴)

[3] (طبرانی، شمائل کبریٰ ۱۹۵/۴) [4] (جمع الوسائل ص ۶۰ بحوالہ شمائل کبریٰ ۱۹۴/۴)

پیارے بچو! جب آپ مرغ کی آواز سنیں تو یہ دعا پڑھیں

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ" [1]

"اے اللہ! میں آپ سے آپکے فضل کو مانگتا ہوں"

اسی طرح ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے۔ [2] حدیث میں آتا ہے کہ مرغ فرشتوں کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔ [3] اس سے معلوم ہوا کہ مرغ کے آواز نکالنے کا وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہے۔ اس وقت دعا کرنے سے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے۔ [4] اسلئے اسوقت دعا پڑھنی چاہیے اور خوب دعا کرنی چاہئے۔

جب گدھے کی آواز سنیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! جب آپ گدھے کی آواز سنیں تو یہ دعا پڑھیں

"اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ". [5]

"میں شیطان مردود سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں"

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ گدھا شیطان کو دیکھ کر ہی آواز نکالتا ہے جب گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگو اور مجھ پر درود پڑھو۔ [6]

---

[1] (حصن حصین ص ۲۱۵) [2] (ابوداؤد ۲/ ۳۴۰، ترمذی ۲/ ۱۸۴) [3] (ابوداؤد ۲/ ۳۴۰، ترمذی ۲/ ۱۸۴)
[4] (بذل ۶/ ۳۰۱) [5] (حصن حصین ص ۲۱۵) [6] (عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی رقم ص ۳۱۴)

اس سے معلوم ہوا کہ گدھے کے آواز نکالنے کا وقت برائی کا وقت ہے اسلئے اسوقت اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھنا چاہیے اور درود شریف پڑھنا چاہیے۔

جب کبوتر کی آواز سنیں کونسی دعا پڑھنی چاہئے

پیارے بچو! جب آپ کبوتر کی آواز سنیں تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کریں (جیسے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ).[1]

پیارے بچو! حدیث میں اسکو وحشت کا علاج فرمایا ہے۔[2]

جب ہوا چلے یا آندھی اور بادل آئے تو کونسی دعا پڑھنا چاہئے

پیارے بچو! ہوا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک طاقتور مخلوق ہے۔ بہت سی قوموں کو اللہ تعالیٰ نے اسی ہوا کے ذریعے ہلاک کیا ہے۔ آپ نے ہوا چلتے ہوئے دیکھی ہوگی۔ جب ہوا بہت تیز چلے تو کس طرح تیزی سے چیزیں اڑاتی ہیں۔ اس ہوا میں بھلائی اور برائی دونوں چیزیں چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ کبھی یہ اپنے ساتھ بھلائی لیکر آتی ہے اور کبھی برائی اور آفت لئے ہوئے آتی ہے۔ اسی لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہوا اللہ تعالیٰ کی چلائی ہوئی ہے (کبھی) رحمت لاتی ہے (کبھی) عذاب لاتی ہے جب تم اسکو دیکھو تو اسکو برا نہ کہو (بلکہ) اللہ تعالیٰ سے اسکی خیر کا سوال کرو اور برائی سے پناہ مانگو۔[3]

اب اس موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آندھی ہوا بادل کے وقت ہمیں

---

[1] (ابن سنی دارقم ص ۳۱۰) [2] (ایضاً) [3] (ابوداؤد ۲/۳۳۹)

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کونسا عمل اور کونسی دعا بتائی ہے؟
اب ہم آپکو ایسے موقع کی دعائیں اور عمل سکھاتے ہیں۔

پیارے بچو! جب آندھی چلے، بادل آتے ہوئے دیکھیں تو یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

﴿" اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ"﴾ [1]

"اے اللہ! میں آپ سے اس آندھی (ہوا) کی خیر وبرکت اور جو کچھ اسمیں ہے اسکی خیر وبرکت اور جو یہ آندھی (ہوا) اپنے ساتھ لائی ہے اسکی خیر وبرکت مانگتا ہوں۔ اور (اے اللہ!) میں آپ سے اس آندھی (ہوا) کے شر، اور جو اس میں ہے اسکے شر اور جو یہ آندھی (ہوا) اپنے ساتھ لائی ہے اسکے شر سے پناہ مانگتا ہوں"۔

پیارے بچو! آندھی آئے تو اس کی طرف منہ کر کے دو زانوں بیٹھ کر گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ [2]

پیارے بچو! آپ بھی آندھی اور ہوا بادل کے آنے کے وقت یہ دعا اس

---

[1] (حصن حصین ص ۲۱۳) [2] (کتاب الاذکار ص ۱۷۱، حصن حصین ص ۲۱۳)

طریقے سے پڑھا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ آپکو اسکے شر سے محفوظ رکھے اور خیر عطا فرمائے۔

جب بارش ہوتی دیکھیں تو کونسی دعا پڑھی چاہئے

پیارے بچو! آپ نے بارش ہوتے دیکھی ہوگی بلکہ گرمی کے موسم میں بارش دیکھ کر آپ نہانے کیلئے اچھلے بھی ہونگے پھر نہائے بھی ہونگے۔ پیارے بچو! یہ بارش بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ مگر کبھی یہ بارش جس طرح زندگی کیلئے زندگی کا سامان لے کر آتی ہے اسی طرح یہ زندگی کی تباہی بربادی بھی لاتی ہے۔ آپ سمجھ گئے ہونگے چلیں ہم آپکو بتاتے ہیں۔

پیارے بچو! کبھی تو بارش سے کھیتی ہوتی ہے اور اس سے لوگوں کو رزق ملتا ہے۔ پھل پھول پیدا ہوتے ہیں اس سے انسان کیلئے اناج اور جانوروں کیلئے چارہ پیدا ہوتا ہے جس سے انسانوں کی زندگی کا سامان ہوتا ہے مگر کبھی یہی بارش اتنی تیز ہوتی ہے کہ لگی ہوئی فصل خراب ہو جاتی ہے۔ ندی نالوں میں اتنا پانی بھر جاتا ہے جس سے دریاؤں میں طوفان آتا ہے جس سے بستیوں کی بستیاں اجڑ جاتی ہیں یوں یہ بارش انسانوں کی ہلاکت اور بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔

اسلئے پیارے بچو! بارش جب ہو تو اللہ تعالیٰ سے عافیت و خیر و برکت کی دعا کرنی چاہیے۔ اس موقع پر ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کونسی دعا سکھائی ہے وہ ہم آپکو بتاتے ہیں۔

پیارے بچو! جب بارش ہوتی ہوئی دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں

"اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَافِعًا" [1]

"اے اللہ! خوب برسنے والی اور نفع دینے والی بارش برسایئے۔

پیارے بچو! جس وقت بارش برس رہی ہو اس وقت خوب دعا کرنی چاہیے کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ [2]

پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بادل آتے ہیں اور بارش نہیں ہوتی ہے تو اسوقت "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے (اسکے نہ برسنے میں ہی خیر تھی) [3]

جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہئے

پیارے بچو! آپ نے بارش سے پہلے اور بارش کے وقت بادلوں کے گرجنے اور بجلی کی کڑک کی آواز سنی ہوگی اور کبھی کبھی تو آپ اس سے ڈر بھی گئے ہونگے۔ پہلے ہم آپکو اس گرج اور کڑک کے بارے میں بتاتے ہیں کہ یہ کیا ہے پھر اس وقت جو دعائیں پڑھنی چاہئے وہ بتاتے ہیں۔

بادلوں کی گرج کیا ہے؟

پیارے بچو! بادل کی گرج کیا ہے؟ رعد ایک فرشتہ ہے جسکے ذمہ بادلوں کا انتظام ہے۔ اب رعد (گرج) اور بجلی کیا ہے۔ اسمیں مختلف باتیں ہیں۔

(۱) گرج ایک فرشتہ ہے۔ بجلی اسکے پر ہیں۔

[1] (حصن حصین ص۲۱۲) [2] (فتوحات ربانیہ ۴/۲۶۷) [3] (حصن حصین ص۲۱۲)

(۲) گرج کی جو آواز سنی جاتی ہے وہ یا تو اس فرشتے کی آواز ہے یا اسکے بادلوں کو ہانکنے کی آواز ہے۔

(۳) اکثر مفسرین کے ہاں رعد فرشتہ ہے اور بجلی کی آواز اسکی تسبیح ہے۔ [1]

پیارے بچو! آپکو معلوم ہو گیا کہ یہ گرج اور بجلی کی کڑک کیا ہے؟ اب ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ بجلی کیسی خطرناک چیز ہے۔ پیارے بچو! بجلی جہاں بھی گرتی ہے وہاں نقصان پہنچاتی ہے کھیتیاں جل جاتی ہیں جس جگہ گر جائے وہاں سب کچھ جل جاتا ہے، کبھی انسانوں پر گر جائے تو وہ بھی مر جاتے ہیں۔ اسلئے اسکے شر اور برائی سے پناہ مانگنی چاہئے۔ اس وقت ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کونسی دعا سکھائی ہے تا کہ ہم اسکے شر سے محفوظ رہیں۔ اب وہ دعا سنیئے یاد کیجئے اور موقع پر پڑھئے۔

﴿"اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ، وَلَا تُهْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ"﴾ [2]

"اے اللہ! آپ ہم کو اپنے غضب سے نہ ماریں اور نہ اپنے عذاب سے ہلاک اور برباد کریں اور اس سے پہلے ہی ہمیں امن وعافیت عطا فرمائیں"۔

اسی طرح ایک دعا اور ہے۔

﴿يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ﴾ [3]

[1] (فتوحات ربانیہ ج۴ ص۲۸۴) [2] (ترمذی۲/۱۸۳) [3] (فتوحات ربانیہ۴/۲۸۴)

''اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے جسکی تسبیح اور تعریف رعد فرشتہ کرتا ہے اور تمام فرشتے بھی اسکے خوف سے حمد و ثناء اور تسبیح کرتے ہیں''۔

پیارے بچو! جو شخص بجلی کی کڑک کے وقت یہ دعا پڑھ لے اس کو کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں اگر اس کے پڑھنے والے کو کوئی نقصان ہو تو میں اسکے نقصان کو پورا کروں گا۔ [1]

جب نیا چاند دیکھیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہئے

پیارے بچو! آپ نے چاند تو دیکھا ہی ہوگا بلکہ آپ تو اسکو چندا ماما کہتے تھے۔ بچو! یہ چاند بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دھواں ہونا آگ کی نشانی ہے کہ یہاں آگ ہے اسطرح چاند بھی اللہ تعالیٰ کی نشانی ہے جس سے ہم یہ پہچان سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ موجود ہے۔ کیونکہ جب چاند کو انسان جن کوئی مخلوق نہیں بنا سکتی تو پھر کس نے بنایا بس اسی اللہ تعالیٰ نے اسکو بنایا جس نے سب کو بنایا ہے۔

پیارے بچو! نئے چاند نئے مہینے کی ابتداء ہوتی ہے۔ اب سارا مہینہ ہمیں خیر و برکت حاصل رہے اور شر اور آفت سے حفاظت رہے اسکے لئے ہمیں پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کونسی دعائیں سکھائی ہیں۔ اب ہم آپکو وہ دعائیں بتاتے ہیں۔

---

[1] (فتوحات ربانیہ ۴/۲۸۴)

آپ بھی ان دعاؤں کو پڑھیں تاکہ آپ کو بھی مہینہ کی ساری خیر و برکتیں حاصل ہوں۔

پیارے بچو! جب آپ نئے چاند کو دیکھیں تو پہلے ''اللہ اکبر'' کہیں پھر یہ دعا پڑھیں۔

﴿''اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالايْمَان وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضىٰ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ''﴾ [1]

''اے اللہ! آپ اس چاند کو (ہمارے لئے) امن وایمان اور سلامتی اور اسلام پر اس عمل کی توفیق کے ساتھ نکالیے جس سے آپ راضی ہو جائیں۔ اے چاند! میرے اور تیرے رب اللہ تعالیٰ ہی ہیں''۔

جب چاند کو دیکھیں تو کونسی دعا پڑھنی چاہیے

پیارے بچو! اوپر آپ کو وہ دعا بتائی تھی جو نئے چاند کو دیکھنے کی تھی۔ اب آپکو وہ دعا بتاتے ہیں جو چاند کو دیکھنے کی ہے۔

پیارے بچو! جب آپ چاند کو دیکھیں تو یہ دعا پڑھیں:

﴿أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ﴾ [2]

میں اس ڈوبنے والے (چاند) کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

---

[1] (ترمذی ۲/۱۸۳) [2] (ترمذی ۲/۱۷۴)

آب زم زم پینے کی دعا

پیارے بچو! سعودی عرب میں ایک شہر ہے جسکا نام مکہ ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی یہیں پیدا ہوئے۔ اس شہر میں اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جسکو بیت اللہ خانہ کعبہ کہتے ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال یہاں حج کرنے آتے ہیں۔ یہ حج اسلام کے ارکان میں سے ایک بے اہم رکن ہے۔

پیارے بچو! اسی بیت اللہ کے قریب ایک کنواں ہے جسکا نام زمزم ہے۔ اس کنویں کا پانی بڑی برکت والا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پانی کی فضیلت میں فرمایا کہ ”زمزم جس مقصد کیلئے پیا جائے اس مقصد کیلئے مفید ہوتا ہے۔“ [1]

اس کا مطلب یہ ہے کہ زمزم پیتے وقت جس کام کا ارادہ کیا جائے وہ کام ہو جاتا ہے۔ پیارے بچو! آپ بھی جب زمزم پیا کریں تو خوب اچھی اچھی نیت کرلیا کریں شاباش۔

پیارے بچو! آپ نے زمزم کی فضیلت بھی سن لی اب اسکے پینے کے آداب بھی سن لیں۔

☆......زمزم قبلہ کی طرف منہ کر کے پینا چاہئے۔

☆......بسم اللہ پڑھ کر پینا چاہیے۔

---

[1] (حصن حصین:۱۸۹)

☆......تین سانسوں میں پینا چاہیے۔

☆......خوب پیٹ بھر کر پینا چاہیے۔(یہ زمزم کے کنویں پر پیتے وقت ہے)

☆...... پینے کے بعد "الحمد للہ" کہنا چاہیے۔[۱]

☆......کھڑے ہوکر پینے کی اجازت مگر بیٹھ کر پینا زیادہ بہتر ہے۔[۲]

☆......پیتے وقت یہ دعا کرنی چاہیے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ عِلْمًانَّافِعًا وَّرِزْقاً وَّاسِعاًوَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ" [۳]

☆......ترجمہ: اے اللہ! میں آپ سے نفع پہنچانے والے علم اور کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

دودھ پینے کی دعا

پیارے بچو! دودھ اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمتوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خاص طور سے دودھ کی نعمت کا ذکر فرمایا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں دودھ شہد سے بھی اچھی چیز ہے کیونکہ دودھ سے بچے کی پرورش ہوتی ہے اور وہ بچے کی پہلی غذا ہوتی ہے۔[۴]

علماء نے دودھ کے بہت سے فائدے لکھے ہیں کہ دودھ اچھا خون پیدا کرتا ہے، خشک بدن کو شاداب تروتازہ بناتا ہے بہترین غذائیت دیتا ہے۔ اگر اس میں شکر ملا کر پیئے تو رنگ بھی صاف ہوتا ہے۔ مریضوں کیلئے بڑی عمدہ غذا ہے۔ اسی طرح

[۱] (حصن حصین ص۱۸۸) [۲] (شامی۱/۱۳۰) [۳] (حصن حصین ص۱۸۹) [۴] (مکتوبات ربانیہ۲۴۰)

بہت سی بیماریوں میں فائدہ مند ہے۔[1]

بہر حال دودھ بہت مفید اور فضیلت والی چیز ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ کے علاوہ کوئی چیز کھانے اور پینے کا بدل نہیں ہے۔[2] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ دودھ کھانے پینے کا بدل اس طرح ہے کہ کھانا جس طرح بھوک ختم کرتا ہے اور پانی جیسے پیاس بجھاتا ہے دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز ایسی نہیں ہے جو یہ کام کر سکے۔[3]

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دودھ ایسی چیز ہے جسکے پینے والے کو کبھی پھندا نہیں لگا۔[4]

پیارے بچو! آپکو معلوم جو دودھ آپ پیتے ہیں وہ کتنی بڑی نعمت ہے اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ نعمت کا شکریہ ادا کرنا اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اس شکریہ کی ادائیگی کیلئے ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اس لیے اب ہم آپکو وہ آداب بتاتے ہیں جو دودھ پیتے وقت ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائے ہیں۔ چلیں غور سے سنیں اور عمل کریں۔

جب آپ بسم اللہ پڑھ کر دودھ پی لیں تو دودھ پینے کے بعد پہلے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" پڑھے پھر اسکے بعد یہ دعا پڑھیں۔

---

[1] (طب نبوی لابن القیم ص۶۹۶) [2] (ترمذی ۲/۱۸۳) [3] (فتوحات ربانیہ ۵/۲۴۰)
[4] (فتوحات ربانیہ ۵/۲۴۰)

﴿"اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ"﴾ [1]

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے (اس دودھ) میں برکت عطا فرمایئے اور ہمیں اور زیادہ عطا فرمایئے۔

☆ اسی طرح اگر کوئی آپکو دودھ پلائے تو اس کو یہ دعا دینی چاہئے۔

﴿"اَللّٰهُمَّ أَمْتِعْهُ بِشَبَابِهِ"﴾ [2]

ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ اسکو جوانی سے فائدہ پہنچایئے۔"

☆ پیارے بچو! دودھ پینے کے بعد کلی کرلینی چاہئے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دودھ پی کر کلی فرمائی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔ [3]

[1] (ترمذی ۲/۱۸۳) [2] (ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ رقم ۴۷۵) [3] (بخاری شریف)

صبح شام کی دعائیں

پیارے بچو! دن رات بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں ہیں جیسا کہ ہم نے آپ سے پہلے کہا تھا۔ بھئی آپ خود ہی بتائیں کہ اگر اللہ تعالیٰ دن کو لمبا کر دیں اور ہمیشہ دن ہی رہے رات آئے ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ رات کو کون لاسکتا ہے۔ اور اگر ہمیشہ رات رہے تو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کون دن کو لاسکتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا جسطرح دنیا کی ہر چیز کے بنانے والے اللہ تعالیٰ ہیں اسی طرح دن رات بھی اللہ تعالیٰ ہی نے بنائے ہیں۔ کام کرنے کیلئے دن بنایا اور آرام کرنے کیلئے رات بنائی ہے۔ اسی طرح دن رات کے گزرنے سے دن، ہفتہ، مہینہ اور سال بنتے رہتے ہیں اور سال سے صدی بنتی ہے اسطرح دنوں، مہینوں اور سالوں کی گنتی معلوم ہوتی ہے۔

پیارے بچو! صبح دن کی ابتدا ہوتی ہے اور شام رات کی ابتداء ہوتی ہے۔ دن اپنے ساتھ بہت سی بھلائیاں اور خیر لئے آتا ہے، اسی طرح نہ جانے کتنی برائیاں اور شر بھی اسکے ساتھ چلے آتے ہیں۔ یہی حال رات کا ہے کہ کتنی بھلائیوں اور برائیوں کے آنے کا سبب ہوتی ہے۔ ہمیں صبح و شام کون سے اعمال کرنے چاہئے اور کون سی دعائیں پڑھنی چاہئے کہ ہم دن بھر اور رات بھر خیر و بھلائی حاصل رہیں اور شر اور برائی

سے حفاظت میں رہیں۔

پیارے بچو! اس موقع (یعنی صبح وشام کے موقع) پر ہمیں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسی دعائیں بتائیں ہیں کہ اس کے پڑھنے سے ہمیں دن رات کی خیر و بھلائی حاصل ہو اور دن رات کے شر اور برائی سے ہماری حفاظت رہے۔ اب ہم آپکو صبح شام پڑھنے کی چند دعا بتاتے ہیں۔ جسکے پڑھنے سے ہمارا یہ مقصد حاصل ہوسکتا ہے۔ اب آپ ان دعاؤں کو سنیئے یاد کیجئے اور صبح شام پڑھئے۔ شاباش۔

﴿"اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰ وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ﴾[1]

ترجمہ: "اے اللہ! ہم نے آپ کی مدد سے صبح کی اور آپ ہی کی مدد سے شام کی آپ ہی کے حکم سے زندہ ہیں، آپ ہی کے حکم سے مریں گے اور ہم آپ ہی کی طرف لوٹ کر جائیں گے"۔

پیارے بچو! کتنی اچھی دعا ہے اور کتنا ہی اچھا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر صبح نہ لاتے اور ہم زندہ نہ رہتے تو یہ نیکیاں کمانے والی پیاری زندگی کہاں سے ملتی۔ یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں نیکیاں کمانے اور اپنی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرمایا تا کہ جب ہم اپنے پیارے اللہ تعالیٰ کے پاس واپس

---

[1] (ابوداؤد:۲/۳۳۵)

جائیں تو ہمارا دامن نیکیوں سے خوب بھرا ہوا ہو۔

پیارے بچو! ایسے پیارے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کیلئے آپ یہ دعا روزانہ صبح شام پڑھا کریں۔

(۲)۔ ﴿"اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ، وَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ"﴾[1]

"اے اللہ! آج صبح جو نعمت مجھے یا آپکی کسی مخلوق کو ملی ہے وہ
آپ ہی کی طرف سے ملی ہے آپ (اپنی ذات وصفات میں)
اکیلے ہیں اور آپکا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسلئے ساری تعریف
آپ ہی کے لئے ہے اور شکر بھی آپ ہی کا ہے۔"

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص صبح اس دعا کو پڑھتا ہے تو اس نے دن کی نعمتوں کا شکریہ ادا کر دیا شام کو پڑھے تو رات کی نعمتوں کا شکر ادا کر دیا۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شکریہ کا کتنا آسان طریقہ بتایا ہے ان کو یاد کیجئے اور روزانہ صبح شام پڑھیے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکریہ ادا ہو۔ جو نعمتوں کے بڑھنے کا اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کا سبب ہے۔ پیارے بچو! جب آپ اس دعا کو شام کو پڑھیں تو اَصْبَحَ کی جگہ اَمْسٰی پڑھا کریں۔

---

[1] (ابوداؤد:۲/۳۴۴)۔

(۳)- ﴿"اَللّٰھُمَّ اَنتَ رَبِّیْ لَاشَرِیکَ لَکَ، اَصبَحنَاوَ أَصبَحَ اَلمُلکُ لِلّٰہِ لَاشَرِیکَ لَہ"﴾ [۱]

پیارے بچو! پیارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دعا کو تین مرتبہ صبح پڑھے پھر شام کو پڑھے تو یہ درمیانی حصہ کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

پیارے بچو! کتنی اچھی دعا ہے کہ اگر اس دعا کو صبح پڑھیں پھر شام کو پڑھیں تو دن کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور شام کو پڑھنے کے بعد صبح پڑھیں تو رات کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ مگر بھئی اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ اس دعا کو صبح شام پڑھیں اور دن رات گناہ کرتے رہیں بلکہ وہ گناہ جو غلطی سے ہو جاتے ہوں اور جو چھوٹے گناہ ہیں وہ معاف ہوں گے۔ بڑے گناہ اور جان بوجھ کر کیئے ہوئے گناہ تو توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ آپ اچھے بچوں کی طرح خوب گناہوں سے بچا کریں پھر بھی جو غلطی ہو جائے وہ امید ہے اس دعا سے معاف ہو جائیں گی۔ اور بھئی سچی بات تو یہ ہے کہ اچھے بچے گناہوں سے دور رہتے ہیں۔

(۴)- ﴿"رَضِیتُ بِاللّٰہِ رَبّاً وَّبِالاِسلَامِ دِیناً وَبِمُحَمَّدٍ نبیاً"﴾ [۲]

پیارے بچو! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص صبح شام تین مرتبہ اس دعا کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ قیامت کے دن اس شخص

---

[۱] (عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی رقم ٦٦) [۲] (ابوداؤد ۲/۳۴۴، ابن ماجہ ص ۲۰)

کوخوش کردیں گے۔ بچو! کیسی اچھی دعا ہے کہ جسکی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں قیامت کے دن خوش کردیں گے۔ آپ اس دعا کو فوراً یاد کرکے صبح وشام پڑھنا شروع کریں۔

(۵)۔﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ" ﴾ [۱]

"اس اللہ کے نام کے ساتھ (ہم نے صبح یا شام کی) جس کے نام (کی برکت) سے زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی ہے اور وہ سب کچھ جاننے والا ہے"

پیارے بچو! اس دعا کے بارے میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس دعا کو صبح کو تین مرتبہ یا شام کو تین مرتبہ پڑھتا ہے تو اسکو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر صبح کو پڑھے تو شام تک اور شام کو پڑھے تو صبح تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ یہ بھی کیسی اچھی دعا ہے کہ جس کے پڑھنے سے دن رات میں کوئی چیز نقصان نہین پہنچائے گی۔ آپ بھی اس دعا کو یاد کریں شاباش۔

(۶) ﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا

---

[۱] (ابوداؤد ۲/ ۳۳۸، ترمذی ۲/ ۱۷۶)

اَنْتَ﴾ [1]

ترجمہ: ''اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، آپ ہی نے مجھے پیدا فرمایا ہے، میں آپ ہی کا بندہ ہوں۔ میں اپنے کئے ہوئے برے عمل سے آپ کی پناہ لیتا ہوں اور مجھ پر جو آپکی نعمتیں ہیں میں ان کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ اس لیے آپ مجھے معاف کر دیجئے کیونکہ گناہوں کو آپکے علاوہ کوئی معاف نہیں کرسکتا ہے۔''

پیارے بچو! اس دعا کا نام سید الاستغفار ہے۔ حدیث میں اس دعا کی بڑی فضیلت آتی ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اگر اس کو اسی دن موت آ گئی تو شہید ہوا اور اگر یہ دعا رات کو پڑھی اور رات ہی کو موت آ گئی تو شہید ہوا۔ [2]

دیکھا بچو! آیئے کتنی اچھی دعا ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص طور پر یہ دعا سکھائی ہے اور اسکو سیکھنے کا حکم فرمایا ہے [3] آپ اس دعا کو یاد کریں اور روزانہ صبح شام پڑھا کریں۔

۷۔ سورۃ الاخلاص یعنی قل هو الله احد

سورۃ الفلق یعنی قل اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ

سورۃ الناس یعنی قل اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ

---

[1] (ابوداؤد ۲/۳۴۳) [2] (حوالہ بالا) [3] (بخاری ۲/۹۳۳)

یہ تینوں سورتوں صبح شام تین مرتبہ پڑھنی چاہیئے۔

ف۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ان سورتوں کو تین تین مرتبہ صبح اور تین تین مرتبہ شام پڑھتا ہے تو یہ اس کے لئے ہر بری چیز سے حفاظت کا ذریعہ ہونگی۔[1]

(۸) ﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اَنْتَ عَلَيْکَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْم مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَلَمْ يَشَأْلَمْ يَكُنْ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم ، اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَا صِيَتِها، اَنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْم ﴾[2]

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی میرے رب ہیں آپکے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، آپ ہی پر میرا بھروسہ ہے، آپ ہی عرش عظیم کے رب ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ ہوا اور جو اللہ تعالیٰ نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ بڑی قدرت رکھنے والے ہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا علم ہر چیز پر محیط ہے، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے نفس کے شر اور ہر زمین پر چلنے والے کے شر سے کہ آپ ہی اس پر قبضہ رکھتے ہیں پناہ چاہتا ہوں بلاشبہ میرے رب سیدھے راستے پر ہیں۔

[1] (مشکوۃ ص۱۸۸) [2] (طبرانی فی الدعا رقم ۳۴۳)

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے تو اسکے گھر والوں اور مال کو کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی۔

(۹) ﴿فَسُبْحَانَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَہُ الْحَمْدُ فِیْ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْھِرُوْنَ . یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتَ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا وَکَذٰلِکَ تُخْرِجُوْنَ﴾ [1]

ترجمہ: تم لوگ جب شام کرو اور صبح کرو تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کیا کرو اور تمام آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہوتی ہے۔ تم سہ پہر اور ظہر کے وقت (بھی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرو) وہ اللہ تعالیٰ زندہ کو مردہ سے نکالتے ہیں اور مردہ کو زندہ سے نکالتے ہیں اور (وہی) زمین کو مردہ یعنی خشک ہونے کے بعد زندہ یعنی سرسبز و شاداب کرتے ہیں اسی طرح تم لوگ (بھی قیامت کے دن قبروں سے) نکالے جاؤ گے۔

پیارے بچو! یہ بھی بڑی اچھی دعا ہے آپ اسکو یاد کر کے صبح شام پڑھا کریں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے تو اس سے اس دن کے جو معمولات چھوٹ جائیں گے اس کا ثواب اسکو مل جائے گا۔

(۱۰) روزانہ صبح شام دس مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ اسکی حدیث میں

---

[1] (ابوداؤد۔۲/۳۴۰)

بہت فضیلت آئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اس شخص کی شفاعت فرمائیں گے۔ [1]

پیارے بچو! جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنا جائے تو درود شریف پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ہے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا احسان کہ ہمیں دنیا اور آخرت کی ساری خبریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے ملی ہیں اسلئے اس احسان کے بدلے ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر خوب درود شریف پڑھنا چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ درود شریف کے بہت فضائل آئے ہیں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور پڑھنے والے کے اعمال بڑے پیمانے میں تلیں گے [2] مجلس میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے تو درود شریف پڑھنا ہے اور اگر کئی مرتبہ لیا جائے تو ایک مرتبہ پڑھنا واجب اور ہر مرتبہ پڑھنا مستحب ہے۔ [3]

---

[1] (طبرانی) [2] (تفصیل کیلئے دیکھیں حاشیہ عمل الیوم، واللیلہ، لابن سنی مرقاۃ۔ ۱/۳۴۷)
[3] (مرقاۃ ۱۰/۳۴۷)

سونے کے آداب

پیارے بچو! آپ سارے دن کے جاگے ہوتے ہیں۔اب آپکے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔اسلیئے اب ہم آپکو سونے کے آداب بتاتے ہیں تاکہ یہ سونا بھی آپ کا دین بن جائے اور اس سونے سے بھی آپ اللہ تعالیٰ کو راضی کریں۔

پیارے بچو! یہ نیند بھی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں نیند کی نعمت کو احسان کے طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے تمہارا رات کو سونا (بھی ایک نشانی) ہے [1] اسی طرح ایک جگہ فرمایا ''ہم نے تمہارے لئے نیند کو آرام کی چیز بنایا ہے۔'' [2] کتنے لوگ ہیں جن کو نیند نہیں آتی ہے اور ساری رات بے چینی میں جاگ کر گزارتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں نیند عطا فرمائی ہے۔

اس شکر گزاری کیلیئے ہمیں سونے میں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کیا ہیں؟ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے وقت کن اعمال کو کرنے اور کن دعاؤں کو پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سونے میں کیا معمول تھا۔ آیئے اب ہم آپکو سونے کے مسنون

[1] (سورۃ روم آیت ۲۳) [2] (سورۃ سبا آیت ۹)

آداب بتاتے ہیں جس سے آپکا یہ سونا بھی دین بنے گا اور آخرت میں بڑی کامیابی کا ذریعہ ہوگا۔ غور سے سنیئے اور عمل کیجئے۔

☆ سونے کے بارے میں پیارے بچو! ایک بات ضرور یاد رکھیں عشاء کے بعد جلدی سو جانا چاہئے۔ اگر کوئی کام نہ ہو تو فوراً عشاء کے بعد سو جانا چاہئے اگر کسی کو کوئی مجبوری ہو کوئی کام ہو تو کام سے فارغ ہو کر پھر سو جانا چاہئے۔ [۱] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا ضرورت عشاء کے بعد بات چیت میں مشغول ہونے کو منع فرمایا ہے۔ [۲]

اس سے معلوم ہوا کہ رات کو زیادہ دیر کھیلنا، گھر سے باہر رہنا یا ایسی دعوتوں میں جانا جہاں بہت دیر ہو جائے اچھی بات نہیں ہے۔ اس سے بچنا چاہئے۔

سونے سے پہلے کیا کام کرنے چاہئے

ا...... بچو! سونے سے پہلے وضو کرنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص باوضو سوئے اور اس رات اس کا انتقال ہو جائے تو وہ شہادت کی موت مرتا ہے۔ بچو یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ اسلام میں شہید کا کتنا اونچا درجہ ہے(۱)۔ اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ جو باوضو سوتا ہے ایک فرشتہ رات بھر اس کے اٹھنے تک اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے(۲)۔ اسی طرح احادیث میں وضو کے ساتھ سونے کے بہت سے فضائل آئے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے سونے سے

---

[۱] (حاشیہ ابوداؤد ۲/۳۰۱) [۲] (ابوداؤد ۲/۳۳۲)

وضو کرنا چاہئے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ بھی وضو کر کے سوئیں گے ناں (۳)۔

☆ یہاں ہر بچے کو شہید کے کچھ فضائل سنا دیں جیسا کہ شہید کے خون کے پہلے قطرہ کے گرتے ہی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ دو حوروں (جنت کی خوبصورت عورتوں) سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے، اس کے گھرانے کے ستر افراد کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔ قیامت تک اس کا اعمال نامہ جاری رہے گا۔ صبح شام اس کو رزق دیا جائے گا۔ [۱]

اب یہاں پر بچوں سے ارادہ کروائیں۔

۲ سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سونے سے پہلے بستر کو جھاڑ لیا کرتے تھے۔ اسی طرح اگر رات کو بستر سے اٹھ کر جائیں تو واپس آ کر دوبارہ جھاڑ لینا چاہئے (۱)۔ [۲]

۳ کپڑے تبدیل کر کے سونا چاہیئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی رات کو سونے سے پہلے کپڑے تبدیل فرماتے تھے۔ [۳]

۴ **قل یا ایھا الکافرون، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق** اور **قل اعوذ بالرب الناس** تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرنا چاہئے۔ [۴]

۵ سونے سے پہلے مسواک کر کے سونا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی

[۱] (طبرانی عن ابن عباس فتح الباری: ۱۱/۱۰۹) [۲] (ابن سنی عمل الیوم واللیلۃ، رقم: ۷۶۵)
[۳] (سبل الہدیٰ: ۷/۵۷۰) [۴] (بخاری: ۲/۹۳۵، ابوداؤد: ۲/۳۳۳، ترمذی:

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے۔ [1]

۶۔ سونے سے پہلے اگر بال بکھرے ہوئے ہوں تو کنگھی کر لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سونے کیلئے تشریف لاتے تو مسواک کرتے، وضو فرماتے اور کنگھی فرماتے تھے۔ [2]

۷۔ سونے سے پہلے سرمہ لگانا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے سرمہ لگاتے تھے۔ سرمہ لگانے کے مختلف طریقے ہیں۔ (ا) دائیں اور بائیں آنکھ میں دو دو سلائی لگائی جائے اور تیسری سلائی دونوں آنکھوں میں ایک مرتبہ لگائی جائے دائیں آنکھ میں تین بائیں آنکھ میں دو سلائی لگائی جائے۔ [3]

۸۔ مسواک کو سرہانے رکھ کر سونا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب سوتے تو مسواک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے ہوتی تھی اور جب آپ اٹھتے تو پہلے مسواک فرماتے تھے۔ [4]

۹۔ سونے سے پہلے گھر کا دروازہ بند کر دینا چاہئے۔ برتن کو ڈھانک دینا چاہئے اور بتی بجھا کر سونا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔ [5]

---

[1] (کنز العمال: ۹/۲۰۲) [2] (سیرۃ الشامی ۷/۵۷ بحوالہ شمائل کبریٰ ۱/۳۴۱) [3] (زاد المعاد بحوالہ شمائل کبریٰ ۱/۳۴۲) [4] (مسند احمد ۲/۱۱۷ بحوالہ شمائل کبریٰ ۱/۳۳۹) [5] (مطالب عالیہ ۲/۳۹۶ بحوالہ شمائل کبریٰ ۱/۳۳۹)

سونے سے پہلے تلاوت اور دعائیں پڑھنا

☆ سونے سے پہلے آیۃ الکرسی پڑھ کر سونا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر فرماتے ہیں جو شیطان کو اس کے پاس آنے نہیں دیتا ہے [1] اسی طرح جو آیۃ الکرسی بستر پر لیٹ کر پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پڑوسیوں اور آس پاس کے کئی گھروں کی حفاظت فرماتے ہیں۔ [2]

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کسی عقلمند مسلمان کو نہیں سمجھتا کہ وہ آیۃ الکرسی بغیر پڑھے سو جائے۔

دیکھا بچو! آیۃ الکرسی کے کتنے فضائل ہیں۔ اب آپ بھی ہمیشہ آیۃ الکرسی پڑھ کر سوئیے گا۔ انشاء اللہ۔

☆ سونے سے پہلے سورۃ ملک (تبارک والذی) اور سورۃ الم سجدہ پڑھ لینا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تک دونوں سورتیں نہ پڑھ لیتے سوتے نہیں تھے۔ [3]

پیارے بچو! تھوڑی تھوڑی کر کے آپ یہ سورتیں یاد کر لیں اور سونے سے

---

[1] (بخاری عن ابی ہریرۃ، کتاب الاذکار، ص:۹۱) [2] (شعب الایمان:۲/۴۵۸)

[3] (دارمی ۲/۵۴۸)

پہلے ان کو پڑھ کر سویا کریں۔ یاد کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ پہلے کوئی سورۃ روزانہ دیکھ کر پڑھ لیا کریں کچھ عرصے تک ایسا کرنے سے وہ سورۃ یاد ہو جائے گی پھر دوسری سورۃ اسی طرح شروع کر دیں۔ سورۃ الملک کی فضیلت دوسری احادیث میں بھی آئی ہے کہ اسکے پڑھنے والے کو قبر کو عذاب نہیں ہوگا۔ [۱]

☆ سورۃ کافرون (قل یاایها الکافرون) پڑھ کر سونا چاہئے۔ حدیث میں آیا ہے جو شخص سونے سے پہلے سورہ کافرون پڑھ لے گا وہ شرک سے محفوظ رہے گا۔ [۲]

☆ قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں پر دم کرنا چاہئے پھر انہیں بدن کے اگلے حصہ پر ہاتھ پھیر لینا چاہئے۔ شروع سر سے کرنا چاہئے پھر چہرے اور پھر بدن کے اگلے حصہ پر پھیرنا چاہئے۔ [۳] پھر بدن کے پچھلے حصہ پر جہاں تک ہاتھ جائے پھیرنا چاہئے۔ [۴] ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ [۵]

☆ ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا چاہئے۔ حدیث میں اسکی بڑی فضیلت آئی ہے۔ [۶]

---

۱ (ابوداؤد ۱/۱۹۹) ۲ (ابوداؤد ۲/۳۳۳) ۳ (زادالمعاد ۱/۵۶)
۴ (فتوحات ربانیہ ۳/۱۶۷) ۵ (بخاری ۲/۹۵۳) ۶ (بخاری ۲/۲۵۱، ابوداؤد ۲/۳۳۳)

☆ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھ کر سونا چاہئے۔ (آمن الرسول سے آخر سورۃ تک) حدیث میں اسکی بڑی فضیلت آئی ہے یہ اپنے پڑھنے والے کیلئے کافی ہو جائیں گی۔ [1]

کافی ہو جائیں گی کا مطلب یہ ہے کہ ہر مسلمان کا حق ہے کہ قرآن کا کچھ حصہ رات کو پڑھے تو یہ آیتیں اس حق کی ادائیگی کیلئے کافی ہو جائیں گی، یا تہجد میں قرآن پڑھنے کے بدلے کافی ہو جائیں گی یا شیطان کے شر کے مقابلے میں کافی ہو جائیں گی۔ [2]

☆ سوتے وقت ان الفاظ سے استغفار پڑھنا چاہئے۔

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ الیه . تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے بستر پر (سونے کیلئے) جائے اور یہ دعائیں تین مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسکے گناہ معاف فرما دیتے ہیں خواہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں یا ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں۔ [3]

سونے کیلئے لیٹنے کا سنت طریقہ اور دعائیں

☆ دائیں کروٹ پر لیٹ کر سونا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ

---

[1] (بخاری ۱/ ۹۷، مسلم ۱/ ۲۷۰) [2] (فتح الباری ۹/ ۵۶، فیض الباری ۴/ ۲۶۷)

[3] (کتاب الاذکار ص ۹۳)

وسلم دائیں کروٹ پر لیٹ کر سوتے تھے۔ [1] اور ہمیں بھی دائیں کروٹ پر سونے کا حکم فرمایا ہے۔ [2]

☆ دائیں کروٹ لیٹ کر دائیں رخسار کے نیچے دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعائیں تین مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ " [3]

☆ اسی طرح سوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

بِاسْمِکَ اَللّٰهُمَّ اَمُوْتُ وَاَحْیَا " [4]

سونے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیند کی ابتداء دائیں طرف سے کی جائے پھر بائیں طرف لیٹا جائے پھر دائیں جانب لیٹا جائے۔ [5]

پیارے بچو! سوتے وقت ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں بتائیں ہیں۔ ہم آپ کو چند دعائیں اور بتاتے ہیں۔ آپ ان کو یاد کریں اور روزانہ سوتے وقت ان دعاؤں کے پڑھنے کا اہتمام کریں۔

(۱) ﴿**اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ ، وَوَجَّهْتُ اِلَیْکَ ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَیْکَ ، لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ**

[1] (بخاری ۲/۹۳۴) [2] (ابوداؤد ۲/۸) [3] (ابوداؤد ۲/۳۳۲) [4] (بخاری ۲/۹۳۴)
[5] (فتح الباری ۱۱/۱۱۰، مرقاۃ ۵/۱۶۸)

الَّذِیْ أَرْسَلْتَ﴾ [1]

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دعا کے پڑھنے کے بعد اگر وہ مرگیا تو اسکی موت اسلام پر ہوگی۔

۲۔ بِاسْمِکَ اَللّٰھُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ أَرْفَعُهٗ، اِنْ أَمْتَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ. [2]

سونے کے ممنوع طریقے اور جگہیں

☆ پیٹ کے بل (الٹے) نہیں سونا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند نہیں فرمایا ہے [3] بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ یہ جہنمی کا سونا ہے، یعنی اس طرح جہنمی آدمی سوتا ہے۔ [4]

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ اس طرح سونا اللہ تعالیٰ کو ناپسند نہیں ہے۔ [5]

☆ بعض بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ منہ کے بل الٹے لیٹتے ہیں اور سوتے ہیں بچو! یہ بہت ہی بری بات ہے اس سے بچنا چاہئے۔

☆ چت لیٹ کر ایک پیر کو کھڑا کر کے دوسرے پیر کو اس پر رکھ کر سونا نہیں چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا

---

[1] (بخاری۲/۹۳۳، مسلم۲/۳۴۸) [2] (بخاری۲/۹۳۵، مسلم۲/۳۴۹) [3] (مسند احمد۲/۳۰۴ بحوالہ شمائل کبریٰ۱/۳۴۶) [4] (ابن ماجہ۲۶۴) [5] (ترمذی۲/۱۰۵)

ہے۔ [1]

☆ اگر لوگ بیٹھے ہوں تو ان کے درمیان بھی نہیں سونا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ [2] اس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

☆ ایسی چھت پر بھی نہیں سونا چاہئے جس کی منڈیر نہ ہو۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے آدمی سے بیزارگی کا اظہار فرمایا ہے۔ [3]

اسکی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات نیند میں آدمی کو احساس نہیں ہوتا اور کسی وجہ سے وہ گر جاتا ہے اسلئے حفاظت کی وجہ سے ایسی چھت پر نہیں سونا چاہئے۔

☆ کھانے کے بعد ہاتھ پر جو چکنائی لگی رہ جاتی ہے اسکو دھوئے بغیر نہیں سونا چاہئے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی کیڑا یا جانور اس ہاتھ پر لگی چکنائی کو سونگھ کر آتا ہے اور کوئی نقصان پہنچا دیتا ہے۔ اس نقصان پہنچنے کا ذریعہ اس انسان کی خود ہی لاپرواہی ہے۔ اسی لئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہاتھ پر لگی چکنائی کو دھوئے بغیر سو جائے تو اگر اسے کوئی نقصان پہنچے (یعنی کوئی کیڑا وغیرہ کاٹ لے تو) وہ خود کو ہی برا کہے۔ [4]

☆ جس گھر میں روشنی کا کوئی انتظام نہ ہو وہاں بھی رات کو نہیں سونا چاہئے۔ [5]

☆ رات کے کھانے کے فوراً بعد بھی نہیں سونا چاہئے۔ ہمارے پیارے نبی صلی

[1] (شرح زرقانی علی المواہب۔ ۵/۶۹ بحوالہ شمائل کبریٰ ۱/۳۴۵) [2] (مجمع الزوائد ۷/۱۰۰، شمائل کبریٰ ۱/۳۴۷) [3] (ابوداؤد) [4] (ابوداؤد) [5] (سبل الہدیٰ والرشاد/ سیرۃ الشامی ۷/۳۲۹ بحوالہ شمائل کبریٰ ۱/۳۵۰)

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اپنے کھانے کو نماز اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ ہضم کرو کھانا کھا کر فوراً سویا نہ کرو یہ (فوراً سونا) تمہارے دلوں کو سخت کردے گا۔[1]

اس سے معلوم ہوا ہے کہ فوراً کھانا کر نہیں سونا چاہیئے۔ کچھ نہ کچھ اللہ تعالیٰ کا ذکر وغیرہ کر لینا چاہیئے۔

اگر نیند نہ آئے تو کونسی دعا پڑھنی چاہیئے

پیارے بچو! رات کی نیند اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام اور دن کو کام کیلئے بنایا ہے۔ اگر رات کو نیند نہ آئے تو دن کے کام خراب ہو جاتے ہیں۔ پیارے بچو! رات کو وقت پر سونا اور جلدی سونے کی عادت بنانی چاہیئے تا کہ صبح سویرے اٹھیں اور جب آپ مدرسہ، اسکول جائیں تو آپ کو وہاں نیند نہ آئے تا کہ آپکی پڑھائی میں کوئی رکاوٹ اور خرابی نہ آئے۔

پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ رات کو سونے کے لئے لیٹتے ہیں لیکن رات کو نیند نہیں آتی ہے۔ اس موقع پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے جس کو پڑھ کر ہم اپنے پیارے اللہ تعالیٰ سے نیند کو مانگیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں نیند عطا فرمائیں۔ اب ہم آپکو وہ دعا بتاتے ہیں۔ غور سے سنیئے:

(اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ، وَ أَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ، لَاتَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَأَنْعِمْ عَيْنِيْ)[2]

---

[1] (بیہقی شعب الایمان ۱۲۳/۵) [2] (طبرانی فی المعجم الکبیر ۱۲۴/۵)

ترجمہ: اے اللہ! (آسمان پر) ستارے بھی چھپ گئے اور (زمین پر) آنکھیں بھی (نیند میں) ڈوب گئیں ہیں، آپ ہی (ہمیشہ) زندہ رہنے والے اور (سب کو) قائم رکھنے والے نگہبان ہیں۔ آپ کو نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے۔ اے حی قیوم (پروردگار) آپ میری رات کو بھی پرسکون بنا دیجئے اور میری آنکھوں کو بھی نیند عطا فرما دیجئے۔

نیند میں ڈر جانے یا گھبراہٹ ہو تو کون سی دعا پڑھنی چاہئے

پیارے بچو! کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آپ رات کو کسی وجہ سے ڈر جاتے ہیں یا گھبراتے ہیں۔ کبھی کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا یا کوئی قصہ یاد آ گیا، جس کی وجہ سے ڈر لگا یا گھبراہٹ ہوتی ہے۔ کبھی نیند ہی نہیں آتی ہے گھبراہٹ ہوتی ہے اس موقع پر ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔

(أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ، وَأَنْ يَحْضُرُوْنِ .[1]

ترجمہ: ''میں اللہ تعالیٰ کے غصے، ان کی سزا، ان کے بندوں کے شر، شیاطین کے وسوسوں اور شیاطین کے میرے پاس آنے سے اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں۔''

---

[1] (احمد فی مسند ۴/۵۷)

خواب کے آداب

پیارے بچو! کبھی آپ سوتے وقت دیکھتے ہیں کہ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ خوب کھیل کود رہے ہوتے ہیں اور خوب مزے اڑا رہے ہوتے ہیں۔ جب آپ کے مزے اپنی انتہا کو پہنچ رہے ہوتے ہیں تو اچانک آپکی آنکھ کھل جاتی ہے۔تو آپ کہتے ہیں ارے یہ کیا یہ تو خواب تھا۔ ارے بھئی سارا مزا ہی خراب ہو گیا۔

ایسے ہی کبھی آپ کوئی ڈرانے والا خواب دیکھ رہے ہوتے ہیں اور جب بہت ہی ڈرنے لگتے ہیں بلکہ کبھی تو ڈر کی وجہ سے آپکی چیخ بھی نکل جاتی ہے تو جب ایسے وقت آپ کی آنکھ کھلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اچھا ہوا یہ خواب تھا۔ پیارے بچو! اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ پتہ ہے آپ کو یہ بات ہمیں کس نے بتائی ہے۔ غور سے سنیئے یہ بات ہمیں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے۔ [1]

پیارے بچو! خواب اچھا ہو یا برا اگر آپ کوئی اچھا خواب دیکھیں تو آپ کو کیا کرنا چاہئے اگر برا خواب دیکھیں تو کیا کرنا چاہئے۔ اب ہم آپ کو اچھا یا برا خواب دیکھنے کے آداب بتاتے ہیں۔

---

[1] (بخاری ۲/۳۴)

اچھا خواب دیکھنے کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کوئی اچھا خواب دیکھیں تو آپ کو تین کام کرنے چاہئے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ الحمد للہ کہنا چاہئے۔

۲۔ اس خواب کی اچھی تعبیر لینی چاہئے۔

۳۔ اچھا خواب اپنے والدین کو بتانا چاہئے (حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا تو اپنے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام کو خواب بتایا تھا) یا کسی بہت ہی اچھے دوست کو بتانا چاہئے۔

برا خواب دیکھنے کے آداب

پیارے بچو! جب آپ کوئی برا خواب دیکھیں تو

۱۔ برا خواب دیکھ کر یہ دعا پڑھیں۔

﴿أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ وَسَيِّئَاتِ الْاَحْلَامِ﴾

ترجمہ: ”اے اللہ! میں شیطان کے عمل اور برے خواب سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔“

۲۔ یا تین مرتبہ ﴿أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ﴾ “[1]

[1] (حصن حصین ص ۹۳)

۳۔ بائیں طرف تھتکارنا چاہئے۔

۴۔ کسی سے بیان نہیں کرنا چاہئے۔ [1]

ان میں سے کوئی ایک عمل بھی کافی ہے۔ [2]

[1] (فتح الباری ۳/۳۷۰ شرح مسلم نووی ۲/۲۴۱) [2] (شرح مسلم نووی ۲/۲۴۱)

مآخذ ومراجع

اسمائے کتب	مصنفین کرام	مکتبہ
ابن خزیمہ	محمد بن اسحاق نیشاپوری	المکتب الاسلامی بیروت
ابن ماجہ	محمد بن یزید ابن ماجہ	قدیمی کتب خانہ کراچی
ابوداؤد	سلیمان بن اشعث ابوداؤد	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
احادیث قدسیہ		مؤسسۃ الایمان ودار الرشید بیروت
احیاء العلوم	ابوحامد غزالی	دار الاحیاء الکتب العربیہ
آداب المتعلمین	قاری صدیق احمد	مجلس نشریات الاسلام کراچی
آداب مساجد	مفتی محمد شفیع	مکتبہ دار العلوم کراچی
آداب معاشرت	اشرف علی تھانوی	
ادب المفرد	محمد بن اسماعیل بخاری	مکتبہ الاثریہ سانگلہ ہل شیخوپورہ
اسلامی آداب	محمد زبیر عبدالمجید	دار الھدیٰ کراچی
اسوۂ رسول اکرم (ﷺ)	ڈاکٹر عبدالحئی عارفی	ایچ
اصلاح انقلاب امت	اشرف علی تھانوی	ادارۃ المعارف کراچی
اکابر دیوبند کیا تھے	محمد تقی عثمانی	ادارۃ المعارف کراچی
بحر الرائق	زین الدین ابن نجیم	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
بخاری	محمد بن اسماعیل بخاری	قدیمی کتب خانہ کراچی
بذل المجہود	خلیل احمد سہارنپوری	مکتبہ الشیخ کراچی
بہشتی زیور	اشرف علی تھانوی	مکتبہ امدادیہ ملتان
تذکرۃ السامع والمتکلم	ابوالفضل سعد اللہ ابن جماعہ	دار الکتب العلمیہ بیروت
ترغیب وترہیب	علامہ منذری	دار الفکر بیروت
ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
تعلیم الاسلام	کفایت اللہ دہلوی	
تعلیم المتعلم	امام برہان الاسلام	قدیمی کتب خانہ کراچی
تکملہ فتح الملہم	محمد تقی عثمانی	مکتبہ دار العلوم کراچی

سنن کبریٰ نسائی	احمد بن شعیب نسائی	نفیس اکیڈمی لاہور
حصن حصین مترجم	مولانا عاشق الٰہی	تاج کمپنی کراچی
درس ترمذی	محمد تقی عثمانی	مکتبہ دارالعلوم کراچی
دلائل النبوۃ	ابونعیم اصبہانی	
سعایہ	عبدالحئ لکھنوی	نفیس اکیڈمی لاہور
سنن کبریٰ نسائی	احمد بن شعیب نسائی	دارالکتب العلمیہ بیروت
سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	شبلی نعمانی	سید سلیمان ندوی۔ دارالاشاعت
شامی	محمد امین ابن عابدین	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
شرح مسلم نووی	یحییٰ بن شرف نووی	قدیمی کتب خانہ کراچی
شعب الایمان بیہقی	ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی	دارالکتب العلمیہ بیروت
شمائل کبریٰ	ارشاد احمد قاسمی	زمزم پبلشرز کراچی
طحطاوی	احمد بن محمد بن اسلام طحطاوی	قدیمی کتب خانہ کراچی
عالمگیری	مولانا نظام	مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
عمل الیوم واللیلہ ابن سنی	حافظ ابوبکر احمد دینوری ابن سنی	مکتبہ الشیخ کراچی
فتح الباری	حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی	دارالنشر الکتب الاسلامیہ لاہور
فتوحات ربانیہ	علامہ ابن علان شافعی	دارالاحیاء التراث العربی بیروت
فضائل اعمال	محمد زکریا کاندھلوی	کتب خانہ فیضی لاہور
کتاب الاذکار	یحییٰ بن شرف نووی	مکتبہ المامون جدہ
کتاب الدعا طبرانی	سلیمان بن احمد الطبرانی	
کنز العمال	شیخ علی متقی	دارالکتب العلمیہ بیروت
مجمع الزوائد	حافظ علی بن ابوبکر الہیثمی	دارالفکر بیروت
مخزن الاخلاق	رحمت اللہ سبحانی لدھیانوی	سنی پبلیکیشنز لاہور
مرقاۃ	ملا علی قاری	مکتبہ امدادیہ ملتان
مسلم	مسلم بن حجاج القشیری	قدیمی کتب خانہ کراچی
مسند احمد	احمد بن حنبل شیبانی	مؤسسہ قرطبہ مصر

مسند بزار	ابوبکر احمد بن عمرو البزاء	مؤسسۃ علوم القرآن بیروت
مسند طیالسی	سلیمان بن داؤد طیالسی	دار المعرفہ، بیروت
مشکوٰۃ	خطیب تبریزی	قدیمی کتب خانہ کراچی
مصنف عبدالرزاق	عبدالرزاق بن ہمام	المکتب الاسلامی بیروت
مظاہر حق	علامہ نواب محمد قطب الدین	دار الاشاعت کراچی
معارف الحدیث	محمد منظور نعمانی	دار الاشاعت کراچی
معارف السنن	محمد یوسف بنوری	ایچ ایم سعید کمپنی کراچی
معجم طبرانی	سلیمان بن احمد طبرانی	المکتب الاسلامی بیروت
مغنی ابن قدامہ	ابن قدامہ	
مفتاح السعادہ ومصاح السیادۃ	طاش کبریٰ زادہ	دار الکتب التعلیم بیروت
مکارم الاخلاق	محمد بن جعفر للخرائطی	دار الفکر بیروت
نتائج الافکار	ابن حجر عسقلانی	
نور الایضاح	حسن ابن علی البشر بنلالی	کتب خانہ مجیدیہ ملتان

ایک مسلمان مرد ہو یا عورت اُس کے رات، دن کیسے گزریں
اور شب و روز کی زندگی میں اُسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایمان افروز تذکرہ

مسلمان کے شب و روز

مؤلف

مولانا محمد روح اللہ نقشبندی غفوری

ہماری دیگر مطبوعات

الحمد مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ ○ اردو بازار لاہور
۰۴۲_۳۷۲۴۸۰۱۳ — ۰۳۲۱_۴۷۹۰۳۱۳